امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت

امام احمد رضا خان

رنگین شمارہ

ماہنامہ فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)

ذوالقعدۃ الحرام ۱۴۳۹ھ

جولائی/اگست 2018ء

قرآنِ کریم کے پارہ 27، سورۂ حدید کی آیت 10 سے ثابت کہ "تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان جنتی ہیں۔" لہٰذا ان کا ذکر ہمیشہ خیر و بھلائی سے کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارا یہ نعرہ ہے:

ہر صحابیِ نبی جنتی جنتی

ہر صحابیِ نبی جنتی جنتی

دعوتِ اسلامی اور اجتماعی اعتکاف (1439ھ)

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: مَنِ اعْتَکَفَ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَلَہ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ یعنی: جس شخص نے ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیّت سے اعتکاف کیا اس کے پچھلے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (جامع صغیر، ص516، حدیث:8480)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رمضانُ المبارک کا چاند نظر آنے سے پہلے ہی اسلامی بھائیوں کی ایک بڑی تعداد عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں پہنچ جاتی ہے، جن کا مقصد عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے اسلامی بھائیوں کے ساتھ اجتماعی اعتکاف کرنا ہوتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! ہر سال کی طرح اس سال (1439ھ / 2018ء میں) بھی عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ اور دنیا بھر میں دعوتِ اسلامی کے تحت پورے ماہِ رمضان اور آخری عشرے کا سنّت اعتکاف اجتماعی طور پر ہوا۔ عالمی مدنی مرکز میں تو عجب بہار آئی ہوئی تھی، ہر طرف معتکفین ہی نظر آرہے تھے، اس رونق میں مزید اضافہ یوں ہوا کہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے پورا ماہ نمازِ عصر اور تراویح کے بعد مدنی مذاکرہ فرمایا اور عقائد و اعمال، فضائل و مناقب، شریعت و طریقت، تاریخ اور سیرت وغیرہ کے متعلق ہونے والے مختلف سوالات کے حکمت بھرے جوابات ارشاد فرمائے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق رمضان المبارک کے آخری عشرے میں صرف عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں مدنی مذاکروں میں روزانہ کم و بیش نوہزار 9000 اسلامی بھائی شریک ہوتے رہے، جبکہ دیگر مختلف مقامات اور گھروں میں بذریعہ مدنی چینل شریک ہونے والوں کی تعداد اس کے علاوہ ہے۔ **پورے رمضان المبارک کا اعتکاف** رواں سال (1439ھ / 2018ء میں) دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے پورے ماہِ رمضان کے اجتماعی اعتکاف میں پاکستان میں 73 مقامات پر تقریباً نو ہزار چار سو ستتّر 9477 اور دیگر مختلف ممالک میں 76 مقامات پر تقریباً دو ہزار آٹھ سو سینتیس 2837 عاشقانِ رسول شریک ہوئے۔ بیرونِ ممالک میں ہند، نیپال، اٹلی، یوگینڈا اور بنگلہ دیش سمیت کئی ممالک شامل ہیں۔ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں اعتکاف کرنے کے لئے کم و بیش 600 اسلامی بھائی رمضان ایکسپریس اور داتا ایکسپریس کے ذریعے آئے۔ **آخری عشرے کا اعتکاف** پاکستان میں دعوتِ اسلامی کے تحت بابُ المدینہ کراچی، زم زم نگر حیدرآباد، مرکزُ الاولیاء (لاہور)، سردارآباد (فیصل آباد)، مدینۃُ الاولیاملتان، بہاولپور، راولپنڈی، اسلام آباد، واہ کینٹ، پشاور، کوئٹہ، کشمیر سمیت (کم و بیش) 5175 مقامات پر رمضانُ المبارک کے آخری عشرے کا اجتماعی اعتکاف ہوا جس میں تقریباً ایک لاکھ گیارہ ہزار دو سو ننانوے 111299 اسلامی بھائی شریک ہوئے، جن میں سے تقریباً آٹھ ہزار پانچ سو نو 8509 اسلامی بھائیوں نے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) میں اعتکاف کرنے کی سعادت پائی۔ عالمی مدنی مرکز میں عرب شریف، عرب امارات، کویت، یوکے، عمان، آسٹریا، یونان، فرانس، ناروے، جرمنی، ہانگ کانگ، سری لنکا، ملائشیا، تھائی لینڈ، ہند، نیپال، امریکہ (U.S.A)، کینیڈا اور موزمبیق وغیرہ سے آنے والے کئی معتکف اسلامی بھائی بھی شامل تھے۔ پاکستان کے علاوہ عمان، عرب امارات، امریکہ، کینیڈا، یوکے، کینیا، یوگینڈا، تنزانیہ، زامبیا، انڈونیشیا، ملائشیا، ساؤتھ کوریا، سری لنکا، اٹلی، یونان، جرمنی، بیلجیئم، ہند، نیپال، بنگلہ دیش، ایران وغیرہ میں بھی تقریباً 474 مقامات پر آخری عشرے کا اجتماعی اعتکاف ہوا جس میں 9703 اسلامی بھائی شریک ہوئے۔ اعتکاف کے دوران متعدد اسلامی بھائیوں نے مدنی چینل کو تاثرات دیے کہ ہمیں یہاں نمازوں کی پابندی نصیب ہوئی، توبہ کرنے اور گناہوں سے بچنے کا ذہن بنا، یہاں ہمیں محبت بھرا مدنی ماحول نصیب ہوا، بہت سے اسلامی بھائیوں نے نمازیں اور دیگر فرائض ادا کرنے، داڑھی و عمامہ کی سنّت سجانے، فرض علوم سیکھنے اور جامعۃ المدینہ میں داخلہ لینے، مدنی قافلوں میں سفر کرنے اور اپنے علاقوں میں مدنی کام کرنے کی نیتوں کا بھی اظہار کیا۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں — اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہو

ذوالقعدۃ الحرام ۱۴۳۹ھ جلد:2
جولائی/اگست 2018ء شمارہ:8

ماہ نامہ فیضانِ مدینہ دُھوم مچائے گھر گھر
یا ربّ جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ)

ہدیہ فی شمارہ: سادہ:35 رنگین:60
سالانہ ہدیہ مع ترسیلی اخراجات: سادہ:800 رنگین:1100
مکتبۃ المدینہ سے وصول کرنے کی صورت میں:
سادہ:421 رنگین:720
☆ ہر ماہ شمارہ مکتبۃ المدینہ سے وصول کرنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر رقم جمع کرواکر سال بھر کے لئے 12 کوپن حاصل کریں اور ہر ماہ اسی شاخ سے اس مہینے کا کوپن جمع کرواکر اپنا شمارہ وصول فرمائیں۔
ممبر شپ کارڈ (Member Ship Card)
12 شمارے رنگین:725 12 شمارے سادہ:425
نوٹ: ممبر شپ کارڈ کے ذریعے پورے پاکستان سے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے 12 شمارے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔
بکنگ کی معلومات وشکایات کے لئے
Call: +9221111252692 Ext:9229-9231
OnlySms/Whatsapp: +923131139278
Email:mahnama@maktabatulmadinah.com

ایڈریس
ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ پرانی سبزی منڈی محلہ سوداگران باب المدینہ کراچی
فون: 2660 Ext: 2660 +92 21 111 25 26 92
Web: www.dawateislami.net
Email: mahnama@dawateislami.net
Whatsapp:+923012619734
پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

اس شمارے کی شرعی تفتیش دارالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) کے حافظ محمد جمیل عطاری مدنی مُدَّظِلُّہُ العَالِی نے فرمائی ہے۔

https://www.dawateislami.net/magazine
☆ ماہنامہ فیضان مدینہ اس لنک پر موجود ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جس کے پاس میرا ذِکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔ (مسند احمد، 1/429، حدیث:1736)

حمد / مناجات

مِٹا دے ساری خطائیں مِری مٹا یاربّ

مِٹا دے ساری خطائیں مِری مٹا یاربّ
بنادے نیک بنا نیک دے بنا یاربّ

بنادے مجھ کو الٰہی خلوص کا پیکر
قریب آئے نہ میرے کبھی رِیا یاربّ

اندھیری قبر کا دل سے نہیں نکلتا ڈر
کروں گا کیا جو تُو ناراض ہوگیا یاربّ

گناہگار ہوں میں لائقِ جہنّم ہوں
کرم سے بخش دے مجھ کو نہ دے سزا یاربّ

بُرائیوں پہ پشیماں ہوں رحم فرمادے
ہے تیرے قہر پہ حاوی تِری عطا یاربّ

میں کرکے توبہ پلٹ کر گناہ کرتا ہوں
حقیقی توبہ کا کردے شَرَف عطا یاربّ

نہیں ہے نامۂ عطّار میں کوئی نیکی
فقط ہے تیری ہی رحمت کا آسرا یاربّ

وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص78
از شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

نعت / استغاثہ

نہ ہو آرام جس بیمار کو سارے زمانے سے

نہ ہو آرام جس بیمار کو سارے زمانے سے
اُٹھالے جائے تھوڑی خاک ان کے آستانے سے

تمہارے در کے ٹکڑوں سے پڑا پلتا ہے اک عالَم
گزارا سب کا ہوتا ہے اسی محتاج خانے سے

شبِ اسریٰ کے دولھا پر نچھاور ہونے والی تھی
نہیں تو کیا غرض تھی اتنی جانوں کے بنانے سے

نہ کیوں ان کی طرف اللہ سو سو پیار سے دیکھے
جو اپنی آنکھیں ملتے ہیں تمہارے آستانے سے

تمہارے تو وہ احساں اور یہ نافرمانیاں اپنی
ہمیں تو شرم سی آتی ہے تم کو منہ دکھانے سے

زمیں تھوڑی سی دے دے بہرِ مدفن اپنے کوچہ میں
لگادے میرے پیارے میری مٹی بھی ٹھکانے سے

نہ پہنچے ان کے قدموں تک نہ کچھ حسنِ عمل ہی ہے
حسؔن کیا پوچھتے ہو ہم گئے گزرے زمانے سے

ذوقِ نعت، ص149
از برادرِ اعلیٰ حضرت مولانا حسن رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن

کلام

انبیا کو بھی اَجل آنی ہے

اَنبیا کو بھی اَجَل آنی ہے
مگر ایسی کہ فقط آنی ہے

پھر اُسی آن کے بعد اُن کی حیات
مثلِ سابق وہی جسمانی ہے

رُوح تو سب کی ہے زندہ ان کا
جسمِ پُرنور بھی روحانی ہے

اوروں کی رُوح ہو کتنی ہی لطیف
اُن کے اَجسام کی کب ثانی ہے

پاؤں جس خاک پہ رکھ دیں وہ بھی
رُوح ہے پاک ہے نورانی ہے

اُس کی ازواج کو جائز ہے نکاح
اُس کا ترکہ بٹے جو فانی ہے

یہ ہیں حیِّ اَبدی ان کو رضاؔ
صِدقِ وعدہ کی قضا مانی ہے

حدائقِ بخشش، ص372
از امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن

تفسیرِ قرآنِ کریم

اِستقامت

مفتی ابو صالح محمد قاسم عطاری*

اِرشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓىٕكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَ لَا تَحْزَنُوْا وَ اَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ﴾ (پ24، حٰمٓ السجدۃ:30)

ترجمہ: بے شک جنہوں نے کہا: ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر ثابت قدم رہے، ان پر فرشتے اترتے ہیں کہ تم نہ ڈرو اور نہ غم کرو اور اس جنّت پر خوش ہوجاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔

تفسیر آیت میں فرمایا گیا کہ جن لوگوں نے اپنے ایمان کا یوں اِقرار کیا کہ ہمارا رب صرف اللہ تعالیٰ ہے، پھر اس پر ثابت قدم رہے، ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرشتے اترتے، انہیں تسلی و بشارتیں دیتے اور جنّت کی خوش خبری سناتے ہیں۔

اِستقامت پر ہم آخر میں کلام کریں گے، تفہیم کے لئے پہلے آیت کے بقیہ حصّے کی تشریح پیش کرتے ہیں۔ آیت میں اَصحابِ اِستقامت پر فرشتوں کے اُترنے کا تذکرہ ہے۔ فرشتوں کا یہ اُترنا دنیا میں بھی ہوتا ہے اور موت کے وقت بھی۔

دنیا میں فرشتے اتر کر مسلمانوں کے دلوں میں اطمینان، تسلی اور ثابت قدمی اِلقا کرتے ہیں، انہیں ہمّت دِلاتے، حوصلہ بڑھاتے اور دشمن کے مُقابلے میں جوش دلاتے ہیں۔ انہیں باطل کی قوّت و طاقت سے نہ ڈرنے اور راہِ حق میں دی جانے والی جانی، مالی قربانیوں پر رنج و غم نہ کرنے کی تلقین کرتے ہیں، ان کے دل و دماغ میں آخرت کی رغبت، جنّت کی محبّت، رضائے اِلٰہی کی عظمت اور قُربِ اِلٰہی کا شوق بڑھاتے ہیں۔ دنیا میں فرشتوں کے اُترنے کا بیان قرآنِ پاک کی سورۂ اَنفال آیت 12 میں موجود ہے: ﴿اِذْ یُوْحِیْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓىٕكَةِ اَنِّیْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْاؕ سَاُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَ اضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ﴾ (پ9، الانفال:12) ترجمہ: یاد کرو! اے حبیب! جب تمہارا رب فرشتوں کو وحی بھیجتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تم مسلمانوں کو ثابت رکھو۔ عنقریب میں کافروں کے دلوں میں ہیبت ڈال دوں گا تو تم کافروں کی گردنوں کے اوپر مارو اور ان کے ایک ایک جوڑ پر ضربیں لگاؤ۔

دنیا میں فرشتوں کا اُترنا تو واضح ہے لیکن ہر کوئی انہیں دیکھ نہیں سکتا۔ جس پر اللہ تعالیٰ خاص کَرَم فرمائے وہ دیکھ سکتا ہے۔ لیکن موت کے وقت فرشتے اُترتے ہیں تو انسان انہیں دیکھتا ہے اور ان کی آواز بھی سنتا ہے۔ اس وقت فرشتے اسے کہتے ہیں کہ جو دنیا اور دنیا والے تم چھوڑ کر جارہے ہو ان پر غم نہ کرو اور آخرت کی آنے والی منزلوں کا خوف نہ کرو، ہم دنیا و آخرت میں تمہارے دوست ہیں۔ فرشتے مزید کہتے ہیں کہ تمہیں جنّت کی خوش خبری ہو جس کا دنیا میں تم سے وعدہ کیا جاتا ہے اور یہ جنّت کی نعمتیں غفورٌ رَّحیم ربعزّوجلّ کی طرف سے مہمانی ہیں۔ یوں جنّت کی بشارتیں اور فرشتوں کا تسلی آمیز خطاب سنتے ہوئے صاحبِ اِستِقامت دنیا سے رُخصت ہوجاتا ہے۔

اِستقامت کا معنیٰ ایمان، اَعمالِ صالِحہ، گناہوں سے اِجتِناب پر ڈٹے رہنا اِستقامت کہلاتا ہے۔ یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ اِستقامت یہ ہے کہ ایمان ضائع نہ ہو، نیک اَعمال، مثلاً:

* دارالافتاء اہلِ سنّت
عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ ترک نہ ہوں۔ تلاوت، ذِکْر، دُرود، تسبیحات و اذکار، صدقات و خیرات، دوسروں کی خیر خواہی وغیرہا پر ہیشگی ہو۔ تمام گناہوں سے بچنے کی عادت پختہ رہے۔ یہ تمام چیزیں اِستِقامت میں داخل ہیں۔ البتّہ ہر اِستِقامت کا حُکم جُدا ہے، جیسے: صحیح عقائد پر جمے رہنا سب سے بڑا فرض ہے۔ فرائض پر ہیشگی بھی فرض ہے۔ گناہوں سے بچتے رہنا بھی لازم ہے اور مستحبّات کی پابندی بھی اعلیٰ درجے کا مستحب ہے۔

اِستِقامت کی قسمیں

(1) ایمان پر اِستِقامت، جیسے: حضرتِ بلال و ابوذر غفاری، سُمَیّہ، عمار بن یاسر، یاسر اور دیگر کثیر صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین کہ جنہیں ایمان لانے کے بعد شدید آزمائشوں سے گزرنا پڑا لیکن وہ ایمان پر ڈٹے رہے اور آج ایمان پر اِستِقامت کا نام آتے ہی اِن مُبارَک ہستیوں کا تصوّر ذہن میں آجاتا ہے۔ ایمان پر اِستِقامت کی عظمت کے متعلّق نبیِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا بڑا خوب صورت فرمان ہے: تین چیزیں جس شخص میں ہوں وہ ایمان کی مٹھاس پائے گا: (1) جسے اللہ و رسول سب سے زیادہ محبوب ہوں۔ (2) جو کسی آدمی سے خاص اللہ ہی کے لیے محبّت رکھتا ہو۔ (3) جو اسلام قبول کرنے کے بعد پھر کفر میں جانا اتنا ہی ناپسند کرے جتنا آگ میں جھونک دیا جانا ناپسند کرتا ہے۔ (بخاری، 1/17، حدیث:16) **(2) فرائض پر اِستِقامت** یہ ہے کہ کبھی ترک نہ ہوں، جیسے: نماز کے متعلّق قرآن میں فرمایا: ﴿وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ ۝﴾ ترجمہ: اور وہ جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ (پ18، المؤمنون:9) اور فرمایا: ﴿الَّذِیْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآىٕمُوْنَ ۝﴾ ترجمہ: جو اپنی نماز کی ہمیشہ پابندی کرنے والے ہیں۔ (پ29، المعارج:23) **(3) مستحبات پر اِستِقامت** یعنی ان پر ہیشگی ہو، جیسے: تلاوت، ذِکْر، دُرود، صدقہ، حُسنِ اَخلاق، عَفْو و کَرَم اور تہجّد وغیرہا پر اِستِقامت۔ یہ اِستِقامت بھی اللہ تعالٰی کو بہت محبوب ہے۔ چنانچہ نبیِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ایک فرمان میں تہجّد کی ترغیب مُلاحَظہ فرمائیں، ایک مرتبہ کچھ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنھم نے نبیِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سامنے حضرتِ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کا تذکرہ کیا تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: عبدُ اللہ ایک اچھّا شخص ہے، کیا ہی اچھّا ہوتا کہ وہ تہجّد بھی ادا کرتا۔ (مسلم، ص1034، حدیث:6370) ایک موقع پر حضرتِ عبدُ اللہ بن عَمْرو رضی اللہ تعالٰی عنہ کو اِرشاد فرمایا: اے عبدُ اللہ! تم فلاں کی طرح نہ ہونا جو رات میں قِیام کرتا (یعنی نفل نمازیں پڑھتا) تھا پھر اس نے رات میں قِیام کرنا چھوڑ دیا۔ (مسلم، ص452، حدیث:2733) مستحبات پر اِستِقامت کے حوالے سے نبیِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: اللہ تعالٰی کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل وہ ہے جسے ہمیشہ کیا جائے اگرچہ وہ قلیل ہی کیوں نہ ہو۔ (بخاری، 4/237، حدیث:6464)

اپنا محاسبہ

اِستِقامت کا لفظ ہم بارہا سنتے، پڑھتے ہیں لیکن اپنی ذات پر غور بھی کرنا چاہیے کہ کیا ہمیں نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے پر اِستِقامت حاصل ہے؟ وقتی جذبات میں آکر نوافل، تلاوت، ذِکْر و دُرود اور درس و مطالعہ سب شروع کرتے ہیں لیکن چند ہی دنوں بعد جذبات ٹھنڈے اور اعمال غائب ہوجاتے ہیں۔ یونہی ماہِ رمضان میں یا نیک اجتماع میں یا مرید ہوتے وقت گناہ چھوڑنے کا پختہ ارادہ کرتے ہیں اور چند دن جوش و خروش سے خود کو گناہوں سے بچا بھی لیتے ہیں لیکن تھوڑے دنوں بعد وہی گناہوں کا بازار گرم ہوتا ہے اور ہم سر سے پاؤں تک گناہوں میں لتھڑے ہوتے ہیں۔ نیک ارادوں پر استقامت کا ذہن بنانے اور ثابت قدمی دکھانے میں سب سے مفید و اہم چیز قوتِ ارادی اور ہمت نہ ہارنا ہے۔ اس بنیادی نکتے کو ذہن میں بٹھالیں، اِنْ شَآءَ اللہ اِستِقامت نصیب ہوجائے گی۔

(اِستِقامت پانے کے طریقے اگلے ماہ کے مضمون میں ملاحظہ فرمائیں۔)

حدیث شریف اور اس کی شرح

اصلِ مُراد حاضری اُس پاک در کی ہے

ابو سلمان عطاری مدنی*

رسولِ ذیشان، رحمتِ عالمیان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ شفاعت نشان ہے: مَنْ زَارَ قَبْرِی وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِی یعنی جس نے میری قبر کی زیارت کی اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

(سنن دار قطنی، 2/351، حدیث:2669)

شرح اس حدیثِ پاک میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے روضۂ اطہر کی زیارت کے لئے حاضر ہونے والوں کو شفاعت کی بشارت عطا فرمائی ہے۔

جلیلُ القدر محدّث امام تقیُّ الدّین سُبکی شافعی علیہ رحمۃ اللہ القوی (وفات:756ھ) حدیثِ پاک کے لفظ "وَجَبَتْ" کے تحت فرماتے ہیں: اس کا معنٰی یہ ہے کہ جو حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی قبرِ انور کی زیارت کرے اُس کیلئے شفاعت ثابت اور لازم ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ حدیث شریف کے لفظ "لَہٗ" کے فوائد ذکر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں: (1) زائرینِ روضۂ انور کو ایسی شفاعت کے ساتھ خاص کیا جائے گا جو دوسروں کو نہ عمومی طور پر نصیب ہوگی نہ ہی خصوصی طور پر۔ (2) زائر کو اس شفاعت کے ذریعے دوسروں کو حاصل ہونے والی شفاعت سے ممتاز کردیا جائے گا۔ (3) زیارتِ قبرِ انور کرنے والے شفاعتِ مصطفٰے کے حقدار قرار پانے والوں میں لازمی طور پر شامل ہوں گے۔ (4) زائر کا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔

امام تقیُّ الدّین سبکی علیہ رحمۃ اللہ القوی "شَفَاعَتِی یعنی میری شفاعت" کے تحت فرماتے ہیں: شفاعت کی نسبت اپنی جانب فرمانے میں یہ شرف ہے کہ "فرشتے، انبیا اور مؤمنین" بھی شفاعت کریں گے مگر روضۂ انور کی زیارت کرنے والے کی شفاعت میں خود کروں گا۔ شافع (شفاعت کرنے والے) کی عظمت کی وجہ سے اس کی شفاعت بھی ویسی ہی عظیم ہوتی ہے جیسے ہمارے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تمام انبیائے کرام علیہمُ السَّلام سے افضل ہیں اسی طرح آپ کی شفاعت بھی دوسروں سے افضل ہے۔ (شفاء السقام، ص103ملخصاً)

حاشیہ ابنِ حجر ہیتمی میں ہے: یہ حدیث حیاتِ مبارک میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اور بعدِ وصال قبرِ انور کی زیارت کو شامل ہے نیز یہ حکم دور و نزدیک کے ہر مرد و عورت کے لئے ہے۔ پس اس حدیثِ پاک سے روضۂ انور کی طرف سامان باندھنے کی فضیلت اور زیارت کے لئے سفر کے مستحب ہونے پر استدلال کیا گیا ہے۔

(حاشیۃ ابن حجر الہیتمی علی شرح الایضاح، ص481ملخصاً)

پہلے حج یا زیارتِ مدینہ صدرُ الشریعہ حضرت مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: حج اگر فرض ہے تو حج کرکے مدینہ طیبہ حاضر ہو۔ ہاں اگر مدینہ طیبہ راستہ میں ہو تو بغیر زیارت حج کو جانا سخت محرومی و قساوتِ قلبی ہے اور اس حاضری کو قبولِ حج و سعادتِ دینی و دنیوی کے لیے ذریعہ و وسیلہ قرار دے اور حج نفل ہو تو اختیار ہے کہ پہلے حج سے پاک صاف ہوکر محبوب کے دربار میں حاضر ہو یا سرکار میں پہلے حاضری دے کر حج کی مقبولیت و نورانیت کے لیے وسیلہ کرے۔ غرض جو پہلے اختیار کرے اسے اختیار ہے مگر نیتِ خیر درکار ہے کہ: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَلِکُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰی (بخاری، 1/5، حدیث:1) اعمال کا مدار نیّت پر ہے اور ہر ایک کے لیے وہ ہے، جو اُس نے نیّت کی۔ (بہارِ شریعت، 1/1222) مزید فرماتے ہیں: زیارتِ اقدس قریب بواجب ہے۔ (بہارِ شریعت، 1/1221)

اللہ کریم ہمیں بار بار اس پاک در کی حاضری نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

*ذمہ دار شعبہ فیضانِ صحابہ واہلبیت المدینۃ العلمیہ باب المدینہ کراچی

حساب و کتاب

محمد عدنان چشتی عطاری مدنی*

عقیدہ حساب حق ہے، یعنی قراٰن و سنّت اور اجماع سے ثابت ہے۔ مومن، کافر، انسان اور جنّات سب کا حساب ہو گا سوائے اُن کے جن کا اِسْتِثْناء کیا گیا ہے۔(تحفۃ المرید علی جوہرۃ التوحید، ص413ملتقطاً) حساب کا منکر کافر ہے۔(شرح الصاوی علی جوہرۃ التوحید، ص378) **حساب کیا ہے؟** حساب کا لغوی معنٰی ہے "شمار (Count) کرنا" اور اصطلاحی معنٰی ہے "اللہ تعالٰی کا لوگوں کو محشر سے پلٹنے سے پہلے اُن کے اعمال پر آگاہ کرنا۔" (شرح الصاوی علی جوہرۃ التوحید، ص376) **حساب کی کیفیت** ہر ایک سے حساب کی کیفیت مختلف ہوگی، کسی کا آسانی سے، کسی کا سختی سے، کسی کا خُفیہ، کسی کا اعلانیہ، کسی کا ڈانٹ ڈپٹ کے ساتھ اور کسی کا فضل تو کسی کا عدل کے ساتھ حساب لیا جائے گا۔(تحفۃ المرید علی جوہرۃ التوحید، ص414) **حساب کی سختی** فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: ایک شخص کو حساب کتاب کے لئے کھڑا کیا جائے گا تو اسے اس قدر پسینہ آئے گا کہ اگر 1000 پیاسے اونٹ اسے پئیں تو اچھی طرح سیر اب ہو جائیں۔(مسند احمد، 1/652، حدیث: 2771) **اعمال میں سب سے پہلے کس چیز کا حساب ہو گا؟** فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: قیامت کے دن سب سے پہلے لوگوں کے درمیان خون بہانے کے متعلّق فیصلہ کیا جائے گا۔ (مسلم، ص711، حدیث: 4381) جبکہ ایک فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں ہے: سب سے پہلے بندے سے نماز کا حساب لیا جائے گا۔ (نسائی، ص 652، حدیث: 3997) حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: خیال رہے کہ عبادات میں پہلے نماز کا حساب ہو گا اور حقوقُ العباد میں پہلے قتل و خون کا یا نیکیوں میں پہلے نماز کا حساب ہے اور گناہوں میں پہلے قتل کا۔ (مراٰۃ المناجیح، 2/306) **نعمتوں میں پہلے کس کا حساب؟** فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: قیامت میں نعمتوں کے متعلّق بندے سے پہلا سوال جو ہو گا وہ یہ کہ اس سے کہا جائے گا: کیا ہم نے تیرے جسم کو صحت نہیں بخشی اور کیا ہم نے تجھے ٹھنڈے پانی سے سیر نہیں کیا؟ (ترمذی، 5/236، حدیث: 3369) حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: یعنی دوسری نعمتوں کے مقابلہ میں ان نعمتوں کا حساب پہلے ہو گا۔ (مراٰۃ المناجیح، 7/31) **حساب سے جلد نجات پانے والا** سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اس کی دہشتوں (یعنی گھبراہٹوں) اور حساب کتاب سے جلد نجات پانے والا شخص وہ ہو گا جس نے تم میں سے مجھ پر دُنیا کے اندر بکثرت درود شریف پڑھے ہوں گے۔ (فردوس الاخبار، 5/277، حدیث: 8175) **بلا حساب جنّت میں داخلہ** نبیِّ پاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: میری اُمّت سے 70 ہزار بے حساب جنّت میں داخل ہوں گے اور ان کے طفیل میں ہر ایک کے ساتھ 70 ہزار اور اللہ کریم ان کے ساتھ تین جماعتیں اور کردے گا، معلوم نہیں ہر جماعت میں کتنے ہوں گے، اس کا شمار وہی جانے۔

(بہارِ شریعت، 1/143 بحوالہ مسند احمد، 1/419، حدیث: 1706 مفہوماً)

*رکن مجلس المدینۃ العلمیہ باب المدینہ کراچی

حج شریف کے ثواب کا تحفہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے مُبَلِّغَۂ دعوتِ اسلامی.... کی خدمت میں بلکہ دنیا بھر کی تمام اسلامی بہنوں کی خدمت میں مَعَ السَّلام عرض ہے: مَدَنی انعامات کے ذریعے اپنی آخرت کی بہتریاں جمع کرتی رہیں۔ جو اسلامی بہن، اسلامی بھائی، مَدَنی منّے اور مَدَنی منّیاں مَدَنی انعامات[1] پر عمل کرکے ان کے فارم (مدنی انعامات کا رسالہ) ہر مَدَنی ماہ (کی پہلی تاریخ کو، کم از کم 12 ماہ تک) اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کی سعادت حاصل کریں گے ان کو میری طرف سے اس سال (1420ھ) کے سفرِ مدینہ اور حج شریف کا ثواب تحفۃً پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

وَالسَّلَام مَعَ الْاِکْرَام

۱۱ ذوالحجۃ الحرام ۱۴۲۰ھ

[1] اسلامی بھائیوں کیلئے 72، اسلامی بہنوں کیلئے 63، طَلَبۂ عِلمِ دین کیلئے 92، دینی طالبات کیلئے 83، مَدَنی مُنّوں اور مَدَنی مُنّیوں کیلئے 40، خصوصی اسلامی بھائیوں (گونگے بہروں) کیلئے 27، جیل میں بند قیدیوں کیلئے 52 اور حج و عمرہ کرنے والوں کیلئے 19 مَدَنی انعامات ہیں۔

مدنی رسائل کے مطالعہ کی دھوم دھام

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے جون 2018ء میں درج ذیل مَدَنی رسائل پڑھنے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے والوں کو دُعاؤں سے نوازا: ① یاربَّ المصطفٰے! عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جو کوئی رسالہ "سفرِ مدینہ کے متعلّق سوال جواب" کے 36 صفحات پڑھ لے، اُسے بار بار سفرِ مدینہ کی سعادت عنایت فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 20523 اسلامی بھائیوں جبکہ تقریباً 84346 اسلامی بہنوں نے یہ رسالہ پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔ ② یاالٰہی! جو کوئی رسالہ "مسجدیں خوشبودار رکھئے" کے 23 صفحات پڑھ یا سُن لے، اُسے محبوبِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پسینۂ خوشبودار کے صدقے بے حساب بخش دے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 39268 اسلامی بھائیوں اور تقریباً 82706 اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا۔ ③ یااللہ! جو کوئی رسالہ "کباب سموسے کے نقصانات" کے 11 صفحات پڑھ لے اُسے خطرناک بیماریوں سے محفوظ رکھ۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 34028 اسلامی بھائیوں اور تقریباً 86448 اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کرنے کا شرف پایا۔ ④ یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی رسالہ "آدابِ دُعا" کے 47 صفحات کا مطالعہ کرلے اُسے مُسْتَجَابُ الدَّعوات بنا۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 27996 اسلامی بھائیوں اور تقریباً 68952 اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کرنے کی سعادت پائی۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے چند سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جا رہے ہیں۔

قربانی کے گوشت کے تین حصّے

سوال کیا قربانی کے گوشت کے تین حصے کرنا ضروری ہے؟

جواب مستحب ہے کہ قربانی کے گوشت کے تین حصے کئے جائیں: ایک حصہ اپنے لئے، ایک حصہ رشتے داروں کے لئے اور ایک حصہ غریبوں کے لئے۔(ماخوذ از فتاویٰ ھندیہ، 5/300) اگر کوئی ایسا نہیں کرتا بلکہ سارا گوشت اپنے لئے رکھ لیتا ہے تب بھی جائز ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

احرام کی چادر پر دوسری چادر اوڑھنا کیسا؟

سوال کیا حالتِ احرام میں سوتے ہوئے احرام کی چادر کے اوپر کوئی اور چادر اوڑھ کر سو سکتے ہیں؟

جواب اوڑھ سکتے ہیں، البتہ چہرے اور سر پر چادر وغیرہ اوڑھنا حرام ہے۔(ماخوذ از بہارِ شریعت، 1/1078)

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

مرغ کب بانگ دیتا ہے؟

سوال میں نے سنا ہے کہ مرغ فرشتے کو دیکھ کر بانگ (یعنی اذان) دیتا ہے؟

جواب جی ہاں! مرغ فرشتہ دیکھ کر بولتا ہے،(بخاری، 2/405، حدیث: 3303) اس وقت کی دعا پر فرشتے کے آمین کہنے کی امید ہے۔(مراٰۃ المناجیح، 4/32) مرغ کی بانگ سن کر یہ دعا بھی پڑھ سکتے ہیں: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ یعنی اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

مُزدَلِفَہ کے معنٰی

سوال مُزدَلِفَہ کے معنٰی بتادیجئے۔

جواب مفسرِ شہیر، حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: اس کے معنٰی ہیں: "قُرب کی جگہ" چونکہ حاجی یہاں پہنچ کر اللہ سے قریب ہوتا ہے۔(مراٰۃ المناجیح، 4/140)

پھر میسر ہو مجھے کاش! وقوفِ عرفات
جلوہ میں مزدلفہ اور منیٰ کا دیکھوں

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص260)

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

میت کے زخم سے خون نکل رہا ہو تو کیا کریں؟

سوال اگر میت کے زخم سے خون نکل رہا ہو تو اس صورت میں کفن کو ناپاک ہونے سے کیسے بچایا جائے؟

جواب مکتبۃ المدینہ نے "تجہیز و تکفین کا طریقہ" کے نام سے ایک کتاب چھاپی ہے، اس کے صفحہ نمبر 92 پر دارالافتاء اہلِ سنّت کے حوالے سے لکھا ہے: غسلِ میت کے بعد اگر خون جاری ہو جائے اور اس سبب سے کفن ناپاک ہو جائے تو نہ غسل (دوبارہ) دیا جائے گا اور نہ ہی کفن تبدیل کیا جائے بلکہ اس طرح کا

کوئی بھی معاملہ ہو جائے تو غسل اور تکفین میں سے کچھ بھی دوبارہ نہ کیا جائے البتہ بہتر ہے کہ جہاں سے خون بہہ رہا ہو وہاں زیادہ روئی رکھ دیں کہ کفن خراب نہ ہو۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

خواب میں مسواک

سوال خواب میں مسواک دیکھنا کیسا ہے؟

جواب جس نے خواب دیکھا کہ اس نے مسواک اٹھائی اور منہ میں ڈالی تو یہ اتباعِ سنّت (یعنی سنت کی پیروی) کی دلیل ہے۔

(تعطیر الانام فی تعبیر المنام، ص166)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

تالیاں بجانا کیسا؟

سوال خوشی کے موقع پر تالیاں بجانا کیسا ہے؟

جواب تالیاں بجانا منع ہے۔ تفسیرِ کبیر میں ہے: حضرتِ سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں کہ کفارِ قریش برہنہ (بے لباس) ہو کر خانۂ کعبہ کا طواف کرتے تھے اور سیٹیاں اور تالیاں بجاتے تھے۔ (تفسیرِ کبیر، پ9، الانفال، تحت الآیۃ:35، 5/481)

بہارِ شریعت میں ناچنا اور تالی بجانا وغیرہ کو ناجائز فرمایا ہے۔

(ماخوذ از بہارِ شریعت، 3/511)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

بیٹھ کر اذان دینا کیسا؟

سوال کیا بیٹھ کر اذان دے سکتے ہیں؟

جواب بہارِ شریعت میں ہے: بیٹھ کر اَذان کہنا مکروہ ہے، اگر کہی اِعادہ کرے (یعنی دوبارہ دے)۔ (بہارِ شریعت، 1/468)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

نقصان پر ثواب

سوال اگر کسی کی جیب یا والیٹ سے پیسے یا کوئی قیمتی چیز گر جائے تو کیا بندہ مؤمن کو اس پر ثواب دیا جاتا ہے؟

جواب مسلمان کا جو نقصان ہو، چاہے ڈکیتی پڑ جائے یا چوری ہو جائے یا جیب سے کوئی چیز گر جائے یا کوئی بھی تکلیف پہنچے تو اس پر اسے ثواب ملتا ہے، اگر اس پر صبر کریں گے تو اب صبر کرنے پر بھی جداگانہ ثواب ملے گا۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

کارٹون دیکھنا کیسا؟

سوال بچوں کا کارٹون دیکھنا کیسا ہے؟

جواب آجکل کے کارٹون میوزک، واہیات و خرافات، مار دھاڑ سے بھرپور اور گناہ کے کام سکھانے والے ہوتے ہیں، ان کے دیکھنے سے بچوں کے ذہن پر بُرا اثر پڑتا ہے لہٰذا بچوں کو ایسے کارٹون نہ دیکھنے دیئے جائیں بلکہ ان کو "غلام رسول کے مدنی پھول" دکھائے جائیں جو میوزک و مار دھاڑ سے پاک اور اچھی اور دینی باتوں پر مشتمل ہوتے ہیں تاکہ ان کی اچھی تربیت ہو۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

کیا حافظِ قراٰن پر تہجد کی نماز پڑھنا فرض ہے؟

سوال بعض لوگ کہتے ہیں کہ حافظِ قراٰن پر تہجد کی نماز پڑھنا فرض ہے، کیا یہ بات درست ہے؟

جواب جی نہیں! حافظِ قراٰن پر تہجد کی نماز پڑھنا فرض نہیں ہے، تہجد کی نماز صاحبِ قراٰن، رحمتِ عالمیان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم پر فرض تھی۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے کسی اُمّتی پر تہجد کی نماز پڑھنا فرض نہیں ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

Dar-ul-ifta Ahl-e-sunnat

دارالافتاء اہلِ سنّت

دارالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریراً، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک وبیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے 5 منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

(1) شراب پینے سے کب وضو ٹوٹے گا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا شراب کا ایک قطرہ پینے سے بھی وضو ٹوٹ جائے گا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَاب

شراب کا ایک قطرہ پینا بھی حرام ہے اور شراب ناپاک بھی ہوتی ہے لہٰذا منہ یا لباس یا جسم کا جو بھی حصّہ مجموعی یا متفرق طور پر اتنا آلودہ ہو کہ درہم کی مقدار کو پہنچے تو نماز پڑھنا جائز ہی نہ ہو گا اور پڑھ لی تو اِعادہ واجب ہو گا اور اگر آلودہ حصّہ درہم کی مقدار سے زیادہ ہوا تو اصلاً نماز ہی نہ ہو گی۔ رہی بات وضو ٹوٹنے کی تو کسی خارجی ناپاکی کے لگنے سے وضو نہیں ٹوٹتا بلکہ جسم سے ناپاک چیز نکلنے پر وضو ٹوٹا کرتا ہے اپنی تفصیل کے ساتھ۔ البتہ اتنی مقدار میں شراب یا کسی نشہ آور چیز کا پینا یا استعمال کرنا جسے لینے کے بعد اتنا نشہ چڑھ جائے کہ چلنے میں پاؤں لڑکھڑائیں وضو کو توڑ دیتا ہے۔ واضح رہے کہ شراب پینا حرام ہے اور پینے والے پر اس سے بچنا اور توبہ کرنا ضروری ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُجِیْب	مُصَدِّق
محمد طارق رضا عطاری	ابو محمد علی اصغر عطاری

(2) کیا نفلی طواف کے بعد بھی نوافل پڑھنا ضروری ہیں؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ طوافِ عمرہ کے علاوہ جو نفلی طواف کیا جائے اس کے بعد بھی مقامِ ابراہیم پر نوافل ادا کرنا ضروری ہے اور کسی اور جگہ یہ نوافل پڑھے جاسکتے ہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَاب

طواف یعنی کعبہ شریف کے گرد سات چکر بہ نیتِ عبادتِ طواف لگانے پر دو رکعت نمازِ طواف پڑھنا واجب ہے چاہے وہ کوئی بھی طواف ہو لہٰذا نفلی طواف کے بعد بھی دو رکعت نمازِ طواف ادا کرنا واجب ہے، یہ نماز مقامِ ابراہیم پر ہی پڑھنا ضروری نہیں ہے البتہ افضل یہ ہے کہ مقامِ ابراہیم کے قُرب میں اس کے پیچھے کھڑا ہو کر پڑھے کہ مقامِ ابراہیم اس کے اور کعبہ شریف کے درمیان ہو۔ مقامِ ابراہیم کے بعد اس نماز کے لئے سب سے افضل جگہ خاص کعبۂ معظمہ کے اندر پڑھنا ہے، پھر حطیم میں میزابِ رحمت کے نیچے، اس کے بعد حطیم میں کسی اور جگہ، پھر کعبۂ معظمہ سے قریب تر جگہ میں، پھر مسجد الحرام میں کسی جگہ، پھر حرمِ مکّہ کے اندر جہاں بھی ہو، اس کے بعد کسی جگہ کو فضیلت نہیں البتہ اگر بیرونِ حرم پڑھ لی تب بھی ادا ہو جائے گی مگر کراہتِ تنزیہی کے ساتھ۔ (شرح لباب المناسک لملا علی قاری، ص156) فی زمانہ طواف کا دائرہ بہت وسیع ہوتا ہے اور مقامِ ابراہیم کے مقابل نمازِ طواف پڑھنا رَش کے اوقات میں بہت ہی مشکل ہوتا ہے بعض لوگ تو صرف اس فضیلت کو

حاصل کرنے کے لئے طواف کرنے والوں کے درمیان ہی کھڑے ہو کر نیت باندھ لیتے ہیں جس سے طواف کرنے والوں کو دھکے پڑتے ہیں اور لوگ گر بھی جاتے ہیں۔ ایک عمل میں جب وُسعت رکھی گئی ہے اور پوری مسجدِ حرام میں کہیں بھی نمازِ طواف پڑھنے کی رخصت ہے تو رَش کے اوقات میں رخصت پر عمل کیا جائے ہاں جب رَش نہ ہو اور موقع ملے تو مقامِ ابراہیم پر پڑھنے کی سعادت حاصل کی جائے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبــــــــــــــہ

ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

(3) کیا ہر انسان کے کندھوں پر فرشتے ہوتے ہیں؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا ہر انسان کے کندھوں پر فرشتے ہوتے ہیں؟ میں نے سُنا ہے کہ صرف مسلمان کے کندھوں پر فرشتے ہوتے ہیں غیر مسلم کے کندھوں پر نہیں ہوتے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جی ہاں! ہر انسان کے ساتھ فرشتے ہوتے ہیں چاہے وہ مسلمان ہو یا کافر، فرشتے اس کے اچھے بُرے ہر عمل کو لکھتے ہیں اور قیامت کے دن ہر ایک کو اس کا نامۂ اعمال دیا جائے گا جس کو وہ پڑھے گا، مسلمان کا نامۂ اعمال سیدھے ہاتھ میں اور کافر کا اُلٹے ہاتھ میں دیا جائے گا۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبــــــــــــــہ

ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

(4) مِنیٰ میں پانچ نمازیں اور حج سے قبل وقوف کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ مِنیٰ میں وقوف اور پانچ نمازیں پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

آٹھ ذوالحجہ کی نمازِ ظہر سے لے کر نویں ذوالحجہ کی نمازِ فجر تک پانچ نمازیں مِنیٰ میں پڑھنا اور آٹھ اور نو ذوالحجہ کی درمیانی رات مِنیٰ میں گزارنا سنتِ مؤکدہ ہے۔ اگر کوئی اس سنّت کو ترک کردے تو وہ اِساءت کا مرتکب ہوگا۔ فی زمانہ بعض مُعلّم عرفہ کی پوری رات مِنیٰ میں گزارنے اور فجر کی نماز مِنیٰ میں پڑھنے کا موقع نہیں دیتے رات ہی میں عرفات پہنچا دیتے ہیں بوڑھے افراد یا فیملی والوں کا اپنے طور پر اگلے دن فجر پڑھ کر عرفات کے لئے جانا بہت سخت دِقّت کا کام ہے۔ جوان افراد میں سے بھی جو پہلی بار گیا ہے وہ بھی اکیلا عرفات پہنچ کر اپنے خیمہ تک پہنچ جائے یہ بہت مشکل ہوتا ہے لہٰذا ایسی صورت میں بامرِ مجبوری قافلے کے ساتھ ہی عرفات کی طرف نکلا جاسکتا ہے۔ واضح ہو کہ یہاں حرج کی وجہ سے سنّتِ مؤکدہ کے ترک کی خاص موقع پر اجازت دی گئی ہے۔ حج کے بعد بہت سارے لوگ محض آرام طلبی کے لئے مِنیٰ کی راتیں عزیزیہ یا اپنے ہوٹل میں کہیں اور گزارتے ہیں وہ بُرا کرتے ہیں وہاں رخصت کی گنجائش نہیں۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبــــــــــــــہ

ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

(5) یہ جملہ کہنا کیسا ”اللہ کے یہاں دیر ہے اندھیر نہیں“

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ”اللہ تعالٰی کے یہاں دیر ہے اندھیر نہیں“ کہنا کیسا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مذکورہ جملہ بولنے میں کوئی مضائقہ نہیں، اس سے مراد یہ لیا جاتا ہے کہ اللہ تعالٰی بعض اوقات بندے کی دُعا دیر سے قبول فرماتا ہے کسی بھی وجہ سے، لیکن بندہ جب بعد میں اس دُعا کی قبولیت کو پاتا ہے تو اسے احساس ہوتا ہے کہ اس کی دُعا رَدّ نہیں گئی۔ اِسی طرح مزید بھی کئی مختلف اعتبار سے اس جملہ کی درست تعبیریں ممکن ہیں۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبــــــــــــــہ

ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

روشن مستقبل

سونے کا جانور

مَدَنی مُنّوں اور مَدَنی مُنّیوں کے لئے

محمد بلال رضا عطاری مدنی*

فِرعون کے "دریائے نیل" میں ڈوب جانے کے بعد جب حضرتِ سیّدنا موسیٰ علیہ السّلام بنی اسرائیل کے ساتھ "مِصْر" آئے تو اللہ پاک نے آپ علیہ السّلام کو "تورات شریف" عطا کرنے کا وعدہ فرمایا اور اس کے لئے "کوہِ طُور" پر 40 دن ٹھہرنے کا حکم دیا، چنانچہ آپ علیہ السّلام "کوہِ طُور" پر تشریف لے گئے۔[1] **سامری کون تھا؟** بنی اسرائیل میں "سامری" نام کا ایک شخص تھا جسے اُس کی ماں نے پیدا ہوتے ہی ایک غار میں چھوڑ دیا تھا، بچپن میں اسے حضرتِ سیّدنا جبریل علیہ السّلام اپنی اُنگلی سے دودھ پلاتے تھے جس کی وجہ سے سامری اُنہیں پہچانتا تھا۔ یہ نہایت گمراہ اور گمراہ کُن (یعنی گمراہ کرنے والا) آدمی تھا۔[2] اسے سونا چاندی ڈھالنے (یعنی انہیں پگھلا کر چیزیں بنانے) کا کام آتا تھا، لوگ اس کی بات کو اہمیت دیتے اور عمل کرتے تھے۔ **سونے چاندی کا بچھڑا** حضرتِ سیّدنا موسیٰ علیہ السّلام کے جانے کے 30 دن بعد سامری نے بنی اسرائیل سے زیورات جمع کئے اور انہیں پگھلا کر ایک بچھڑا بنا دیا۔ اس کے پاس اُس جگہ کی مٹّی تھی جس جگہ حضرتِ سیّدنا جبریل علیہ السّلام کے گھوڑے نے قدم رکھا تھا۔ اس نے جیسے ہی وہ مٹّی بے جان بچھڑے میں ڈالی تو وہ گائے کی طرح آواز نکالنے لگا۔[3] **بچھڑے کی پوجا** اِس کے بعد سامری نے لوگوں کو بہکانا شروع کر دیا کہ یہ بچھڑا تمہارا اور موسیٰ علیہ السّلام کا خدا ہے،[4] چنانچہ اس کے بہکاوے میں آکر بنی اسرائیل میں سے 12 ہزار لوگوں کے سوا سب نے بچھڑے کی پُوجا شروع کر دی۔ **بچھڑے کا حشر** حضرتِ سیّدنا موسیٰ علیہ السّلام (جب کوہِ طور سے) واپس تشریف لائے تو شدید غصّے میں تھے، کیونکہ آپ کو سامری کی حَرَکت کے بارے میں خبر مل چکی تھی۔

چنانچہ آپ علیہ السّلام نے قوم کو سَرزَنِش کی (یعنی ڈانٹا)[5] اور سامری سے بہکانے کی وجہ پوچھی، وہ بولا: میرا دل چاہا اِس لئے میں نے ایسا کیا۔ یہ سُن کر آپ علیہ السّلام نے فرمایا: دفع ہو جا! تیری سزا یہ ہے کہ جو بھی تجھ سے ملنا چاہے گا تو تُو کہے گا: "کوئی مجھے نہ چھوئے" مزید آپ نے اُسے آخرت کے عذاب کی بھی خبر دی[6] اور بچھڑے کو توڑ پھوڑ کر جلانے کے بعد ریزہ ریزہ کر کے دریا میں بہا دیا۔[7] **سامری کی سزا** لوگوں کو سامری سے ملنا، بات چیت کرنا وغیرہ منع ہو گیا، اگر کسی کا جسم اتّفاقاً اس کے جسم سے چھو جاتا تو دونوں کو شدید بخار ہو جاتا، وہ جنگل میں یہی شور مچاتا پھرتا تھا کہ "کوئی مجھے نہ چھوئے"۔[8] **قوم کی سزا** بچھڑے کی پُوجا کرنے والوں میں سے کچھ لوگوں کو قوم کے ہاتھوں قتل ہونے کی سزا ملی۔ یہ دیکھ کر آپ علیہ السّلام نے اللہ پاک سے باقی افراد کو معاف کرنے کی اِلتجا کی جو قبول ہوئی، چنانچہ باقی افراد کو معاف کر دیا گیا۔[9]

حکایت سے حاصل ہونے والے مدنی پھول

پیارے مَدَنی مُنّو اور مَدَنی مُنّیو! ❀ اللہ پاک کے نبی شفیق و مہربان ہوتے ہیں ❀ ان کی شفاعت سے اُمّت کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں ❀ نبی کی نافرمانی سے گناہ ملتا اور عذاب آتا ہے ❀ ہمیں چاہئے کہ نبیِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے فرمانبردار غلام اور سچے عاشق بنیں، تاکہ دنیا و آخرت میں ہمارا مستقبل روشن ہو۔

---

(1) صراط الجنان، 1/124-125 ملخصاً (2) عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص 114 ملخصاً (3) صراط الجنان، 3/434-435 ملخصاً (4) ایضاً، 6/230 ملخصاً (5) ایضاً، 3/435 ملخصاً (6) ایضاً، 6/236 ملخصاً (7) عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص 115-116 ملخصاً (8) صراط الجنان، 6/236 ملخصاً (9) ایضاً، 1/126 ملخصاً۔

* ذِمّہ دار شعبہ فیضانِ امیرِ اہلِ سنّت، المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

بچّو! ان سے بچو

محمد عباس عطاری مدنی*

ہمارے پیارے وطن پاکستان میں گرمی کے موسم میں دو یا اس سے زیادہ مہینوں کیلئے بشمول ”دارُالمدینہ (دعوتِ اسلامی)“ اسکولوں میں چھٹیاں دی جاتی ہیں، کچھ علاقوں میں سردی زیادہ پڑتی ہے وہاں سردیوں میں چھٹیاں دی جاتی ہیں۔

پیارے مَدَنی مُنّو اور مَدَنی مُنّیو! کچھ باتیں ایسی ہیں جن سے ہمیں چھٹیوں میں بچنا چاہئے:

1 ”چھٹیوں کے کام میں سُستی کرنا“ ٹیچرز چھٹیوں کا کام (Vacations Home Work) دیتے ہیں، ہمیں وہ کام پورا کرنا چاہئے، دن کا کچھ ٹائم فکس کرلیں کہ میں روزانہ اس ٹائم میں اتنا ہوم ورک کروں گا، اس کے بعد ہی کوئی اور کام کروں گا۔

2 ”گھومنے پھرنے کی ضِد کرنا“ چھٹیوں میں زیادہ گھومنے پھرنے کی ضِد نہ کریں، چھٹیاں ہمیں ملی ہیں ابّو یا بڑے بھائی کو نہیں، اُنہیں کام پر جانا ہوتا ہے، اگر ہم گھومنے پھرنے کی ضِد کریں گے تو اُنہیں پریشانی ہوگی۔

3 ”شرارتیں کرنا اور گھر والوں کو تنگ کرنا“ چھٹیوں میں کچھ بچوں کی شرارتیں بہت بڑھ جاتی ہیں، طرح طرح کی شرارتیں اور حرکتیں کرتے ہیں اور گھر والوں کی ناک میں دَم کردیتے ہیں، چھوٹے بہن بھائیوں کو تنگ کرتے ہیں، گھر کی چیزیں خراب کردیتے ہیں، وغیرہ وغیرہ۔ یہ بہت غلط بات ہے، اس سے ہمارے بہن بھائیوں کو اور گھر والوں کو تکلیف ہوتی ہے، ہمیں چھٹیوں میں اور چھٹیوں کے علاوہ بھی شرارتوں سے اور دوسروں کو تکلیف دینے سے بچنا چاہئے۔

4 ”چھٹیوں کے بعد نئی اسٹیشنری اور نئے اسکول بیگ کی ضِد کرنا“ جب چھٹیاں ختم ہوتی ہیں اور دوبارہ کلاسز لگتی ہیں تو کچھ بچے امّی ابّو سے ضِد کرتے ہیں کہ ہمیں نیا بیگ دِلائیں، پنسل شارپنر وغیرہ نیا دِلائیں، حالانکہ یہ سب چیزیں پہلے سے موجود ہوتی ہیں، بیگ بھی بالکل صحیح سلامت ہوتا ہے۔ اچّھے بچّوں کو ایسی ضِد نہیں کرنی چاہئے بلکہ جو سامان ہمارے پاس پہلے سے موجود ہے اُسی کو استعمال کریں۔

5 ”چھٹیوں میں کتابوں، کاپیوں اور اسٹیشنری کی حفاظت نہ کرنا“ چھٹیوں میں اپنی کتابوں، کاپیوں، پینسل، ربڑ، شارپنر وغیرہ سب چیزوں کی حفاظت کریں، بے پروائی سے اِدھر اُدھر نہ ڈالیں، ورنہ وہ چیزیں گُم ہوجاتی ہیں یا خراب ہوجاتی ہیں، پھر جب اسکول لگتے ہیں تو ایک ایک چیز ڈھونڈنی پڑتی ہے یا نئی خریدنی پڑتی ہے۔

6 ”چھٹیوں کے بعد اور چھٹیاں کرنا“ چھٹیاں ختم ہونے کے بعد جب اسکول کھلتے ہیں اور کلاسز لگنا شروع ہوجاتی ہیں تو کچھ بچے اپنی طرف سے مزید چھٹیاں کرتے ہیں، ایسا نہیں کرنا چاہئے اس سے پڑھائی میں حرج ہوتا ہے اور ریکارڈ بھی خراب ہوتا ہے۔

7 ”دوبارہ اسکول جانے میں سستی کرنا“ چھٹیوں کے بعد جب اسکول کھل جاتے ہیں تو بعض اوقات کئی دن تک سُستی کا مظاہرہ کیا جاتا ہے، صبح دیر تک سونا، دیر سے اسکول جانا وغیرہ وغیرہ۔ یہ اچھا انداز نہیں ہے، دنیا میں وہی لوگ کامیاب ہوتے ہیں جو وقت کی پابندی کرتے ہیں۔

اے ہمارے پیارے اللہ! ہمیں اچھے انداز میں چھٹیاں گزارنے کی توفیق عطا فرما اور ہمیں دین و دنیا کی کامیابی عطا فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مَغرُور چیونٹی اور چینی کا دانہ

ابو معاویہ عطّاری مدنی*

ایک بوڑھی چیونٹی جس کا نام ڈولی تھا، غرور و تکبر کی وجہ سے اکیلی رہتی اور کسی سے سیدھے منہ بات نہیں کرتی تھی۔ ایک دن دوپہر کے وقت اسے بھوک لگی، وہ کھانے کی تلاش میں گھر سے باہر نکلی تو راستے میں چینی کا ایک بڑا دانہ نظر آیا جسے دیکھتے ہی اس کے منہ میں پانی آگیا۔ بس پھر کیا تھا، وہ جلدی سے آگے بڑھی اور اسے اپنے گھر کی طرف کھینچنے لگی۔ اس دوران جو چیونٹی اس کے پاس سے گزرتی یہ تکبر کی وجہ سے اپنا منہ دوسری طرف پھیر لیتی اور بات نہ کرتی، لیکن اتنا بڑا چینی کا دانہ اور اوپر سے تیز دھوپ! مغرور چیونٹی جلد ہی تھک گئی۔ اچانک اسے پڑوسن چیونٹی کے دو بچے چُنّو مُنّو اپنی جانب آتے دکھائی دیئے۔ جب وہ دونوں اس کے پاس پہنچے تو احتراماً اس کا حال چال پوچھا۔ اس نے بجائے جواب دینے کے تکبر کی وجہ سے منہ بنا کر کہا: "اونہہ" اور بڑ بڑانے لگی: بڑے آئے حال پوچھنے! خیریت دریافت کرنے کے بہانے میرا چینی کا دانہ لینے کے چکر میں ہیں۔ ڈولی چینی کے دانہ کے ساتھ اپنے گھر کی طرف تھکی ہاری جارہی تھی۔ گھر سے تھوڑے فاصلے پر اس کا پیر مڑ گیا اور پاؤں میں موچ آگئی، درد کی وجہ سے اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور وہ راستے میں ہی چینی کے دانے سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔ اسی حالت میں اسے دوپہر سے شام ہوگئی۔ شام کو چُنو مُنو جب اپنے دوستوں کے ساتھ کھیل کر واپس آرہے تھے تو انہوں نے دیکھا کہ ڈولی ابھی تک اپنے چینی کے دانے کے ساتھ راستے میں بیٹھی ہوئی ہے۔ جب وہ اس کے پاس سے گزر کر آگے جانے لگے تو ان کے کانوں میں کسی کے رونے کی آواز آئی۔ دونوں نے گردن گھما کر اِدھر اُدھر دیکھا تو کوئی اور نظر نہیں آیا اچانک انہیں ڈولی کی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو نظر آئے۔ دونوں آگے بڑھے اور بولے: ارے آنٹی! آپ کی آنکھوں میں یہ آنسو کیسے؟ ڈولی روتے ہوئے بولی: میرے پیر میں موچ آگئی ہے جس کی وجہ سے میں دوپہر سے یہیں بیٹھی ہوں اور گھر بھی نہیں جاسکتی۔ چُنو جلدی سے بولا: آپ فکر مت کریں، ہم دوسروں کو لے کر ابھی آتے ہیں۔ یہ کہہ کر دونوں گھر کی طرف بھاگے اور کچھ ہی دیر میں اپنی امی، باجی اور برابر والی خالہ (چیونٹیوں) کو لے کر آپہنچے۔ ان سب نے ڈولی کو اُٹھایا اور اس کے گھر لے آئے اور آرام سے لٹادیا۔ خالہ نے ڈولی کے پاؤں پر مرہم لگا کر پٹی باندھ دی، دوسری طرف چُنو مُنو چینی کے دانے کو اپنے دوستوں کے ساتھ اٹھا لائے اور گھر کے ایک کونے میں رکھ دیا، ڈولی اپنے پچھلے سلوک پر بہت شرمندہ تھی اور سب سے اپنے بُرے انداز کی معافیاں مانگنے لگی۔ سب نے اسے معاف کردیا، آج اسے معلوم ہوگیا کہ اچھے اخلاق اور ملنساری میں بہت فائدہ ہے، غرور و تکبر میں کچھ نہیں رکھا۔

پیارے پیارے مدنی منّو اور مدنی منّیو! ہمیں بھی اچھے اخلاق والا اور ملنسار ہونا چاہئے۔ سب سے مسکرا کر ملنا چاہئے، مسکرانا ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بہت ہی پیاری سنّت ہے جبکہ غرور کرنا اور منہ چڑھا کر سب سے الگ تھلگ رہنا اچھی بات نہیں ہے۔ ہمیں چاہئے کہ غرور و تکبر کی بری عادت سے خود کو بچائیں اور اچھے اخلاق کو اپنائیں۔

* مُدَرِّس جامعۃ المدینہ، فیضانِ ابو حنیفہ، باب المدینہ کراچی

بچوں کی فرضی کہانی

ابو عبید عطاری مدنی*

دوست کی مدد

چھٹیاں ختم ہونے کے بعد اسکول میں پہلا دن تھا سب بچے نئے یونیفارم اور نئے جوتے پہنے ہوئے تھے ٹیچر جونہی کلاس رُوم میں داخل ہوئے سب بچے اِحتراماً کھڑے ہوگئے، پڑھائی کا آغاز ہونے کے کچھ دیر بعد پرنسپل صاحب نے حامد کو اپنے آفس میں بلوالیا، **پرنسپل:** سب بچے نیا یونیفارم اور نئے جوتے پہن کر آئے ہیں آپ کا یونیفارم اور جوتے نئے کیوں نہیں ہیں؟ **حامد:** میری امّی نے کہا تھا کہ کچھ دن بعد یونیفارم اور جوتے خرید لیں گے، **پرنسپل:** یہ چیزیں تو پہلے سے خریدنی تھیں، کیا آپ کے والدین کو آپ کا کوئی احساس نہیں ہے؟ **حامد:** پچھلے مہینے ایکسیڈنٹ میں ابّو کی ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی پلاسٹر کھلنے میں 3 مہینے لگیں گے، **پرنسپل:** اپنی امّی کے ساتھ جاکر خریداری کرلیں! آپ کے پاس 2 دن کا وقت ہے، **حامد:** مگر میری بات تو سنئے!!! **پرنسپل:** 2دن بعد آپ کو کلاس رُوم میں بیٹھنے کی اجازت نہیں ہوگی، اب آپ جاسکتے ہیں۔ حامد خاموشی سے سَر جھکائے آفس سے باہر آگیا، ہاف ٹائم میں سب بچے کھیل کود اور کھانے پینے میں مصروف تھے لیکن حامد کلاس رُوم میں بیٹھا رو رہا تھا، اتنے میں سلیم اندر داخل ہوا، **سلیم:** حامد میرے دوست کیوں رو رہے ہو؟ **حامد:** میرے ابّو کی ٹانگ پر پلاسٹر بندھا ہوا ہے جس کی وجہ سے ابّو کام پر نہیں جارہے، گھر میں جو کچھ جمع ہے اسی سے تھوڑا تھوڑا کرکے کھا رہے ہیں، مگر نیا یونیفارم اور نئے جوتے 2 دن تک نہ آئے تو کلاس میں بیٹھنے نہیں دیا جائے گا، اب میری سمجھ میں نہیں آرہا کہ کیا کروں؟ سلیم حامد کی بات سُن کر کافی اَفْسُردہ ہوگیا۔ شام کی چائے کے وقت سلیم نے اپنے ابّو سے کہا: ابّو! میرا نیا یونیفارم اور جوتے آپ نے کتنے میں خریدے تھے؟ **ابّو:** 1500 روپے کے، لیکن آپ کیوں پوچھ رہے ہیں؟ سلیم نے ابّو کو ساری بات بتادی **سلیم:** میں چاہتا ہوں کہ آپ حامد کے لئے کچھ کریں، **ابّو:** ہم امیر نہیں ہیں، پھر اس کی مدد کیسے کرسکتے ہیں؟ **سلیم:** مدد کیلئے امیر ہونا ضروری تو نہیں ہے، آپ کوشش کریں تو شاید اتنی گنجائش نکل آئے کہ اس کی مدد ہوجائے؟ **ابّو:** بیٹا! آپ جانتے ہیں کہ میں جاب کرتا ہوں، اس مہینے آپ اور آپ کے بہن بھائیوں کے یونیفارم، کتابیں کاپیاں وغیرہ خریدنے پر کافی رقم خرچ ہوگئی ہے اس لئے حامد کی مدد کرنا میرے لئے مشکل ہے، **سلیم:** ابّو! آپ مَکْتَبۃُ المدینہ کی ایک کتاب ”بہتر کون“ لائے تھے، اس میں ہے کہ حضرتِ سیّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے بارگاہِ رسالت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں عرض کی: یارسولَ اللہ! جنّت کی وادیوں میں اللہ پاک کی رَحمت کے قُرب میں کون ہوگا؟ پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو میری سنّت کو زندہ کرے اور میرے پریشان اُمّتی کی تکلیف دور کرے۔(بہتر کون، ص:129) ابّو! آپ ہی تو ہمیں سمجھاتے ہیں کہ پریشان حالوں کی مدد کرنا اور ان کی پریشانیاں دور کرنا اچھے لوگوں کا طریقہ ہوتا ہے اور آپ یہ بھی کہتے ہیں کہ جب کسی غریب انسان کی مدد کی جاتی ہے تو مدد کرنے والے کو ایسی خوشی ملتی ہے جسے الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا اور اسے وہی سمجھ سکتا ہے جسے یہ سعادت ملے۔ سلیم کی باتیں سُن کر ابّو کو بہت خوشی ہوئی کہ ان کی مَدَنی تربیت کی جھلک ابھی سے نظر آرہی تھی، ابّو نے سلیم کی امّی کی طرف دیکھا، **امّی:** سلیم ٹھیک کہہ رہا ہے، ہم امیر نہیں تو کیا ہوا لیکن اتنے غریب بھی نہیں ہیں کہ کسی کی تھوڑی سی بھی مدد نہیں کرسکتے، ابّو ایک جھٹکے سے کھڑے ہوئے اور سلیم کا ہاتھ پکڑ کر بولے: چلو سلیم بیٹا! ہم آج ہی حامد کیلئے نیا یونیفارم اور جوتے خریدیں گے، نیک کام میں دیر نہیں کرنی چاہئے۔ کچھ دیر بعد سلیم اور اس کے ابو حامد کے گھر کے دروازے کی بیل بجارہے تھے۔

* ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ، کراچی

حرمینِ طیبین کا ادب کیجئے

ابو محمد عطاری مدنی*

خانۂ کعبہ کی زیارت و طواف، روضۂ رسول پر حاضر ہو کر دست بستہ صلوٰۃ و سلام پیش کرنے کی سعادت، حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن کے دیگر مقدس و بابرکت مقامات کے پُرکیف نظاروں کی زیارت سے اپنی روح و جان کو سیراب کرنا ہر مسلمان کی خواہش ہوتی ہے، لہٰذا جس خوش نصیب کو بھی یہ سعادت میسر آئے تو اسے چاہئے کہ وہ ہر قسم کی خُرافات و فضولیات سے بچتے ہوئے اس سعادت سے بہرہ وَر ہو۔ ذیل میں حرمین طیبین کی حاضری کے بارے میں 22 اہم مدنی پھول پیش کئے جارہے ہیں، جن پر عمل کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ زیارتِ حرمین کا خوب کیف و سرور حاصل ہو گا۔

حرمِ مکہ[1] کے آداب

1 جب حرمِ مکہ کے پاس پہنچیں تو شرمِ عصیاں سے نگاہیں اور سر جھکائے خشوع و خضوع سے حرم میں داخل ہوں۔ 2 اگر ممکن ہو تو حرم میں داخل ہونے سے پہلے غسل بھی کرلیں۔ 3 حرمِ پاک میں لَبَّیْك و دُعا کی کثرت رکھیں۔ 4 مکۃُ المکرّمہ میں ہر دم رَحمتوں کی بارِشیں برستی ہیں۔ وہاں کی ایک نیکی لاکھ نیکیوں کے برابر ہے مگر یہ بھی یاد رہے کہ وہاں کا ایک گناہ بھی لاکھ کے برابر ہے۔ افسوس! کہ وہاں بدنِگاہی، داڑھی مُنڈانا، غیبت، چغلی، جھوٹ، وعدہ خِلافی، مسلمان کی دِل آزاری، غصّہ و تلخ کلامی وغیرہا جیسے جَرائم کرتے وَقت اکثر لوگوں کو یہ اِحساس تک نہیں ہوتا کہ ہم جہنّم کا سامان کر رہے ہیں۔

مسجد الحرام کے آداب

5 جب خانۂ کعبہ پر پہلی نظر پڑے تو ٹھہر کر صدقِ دل سے اپنے اور تمام عزیزوں، دوستوں، مسلمانوں کے لئے مغفِرت وعافیت اور بِلاحساب داخلۂ جنّت کی دُعا کرے کہ یہ عظیم اِجابت وقبول کا وقت ہے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: چاہیں تو یہ دعا مانگ لیجئے کہ ”یااللہ میں جب بھی کوئی جائز دعا مانگا کروں اور اس میں بہتری ہو تو وہ قبول ہوا کرے“۔ علّامہ شامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی نے فقہائے کرام رحمہم اللہ السَّلام کے حوالے سے لکھا ہے: کعبۃُ اللہ پر پہلی نظر پڑتے وقت جنت میں بے حساب داخلے کی دُعا مانگی جائے اور درود شریف پڑھا جائے۔ (ردالمحتار، 3/575، رفیق الحرمین، ص91) 6 وہاں چونکہ لوگوں کا جمِّ غفیر ہوتا ہے اس لئے اِستِلام کرنے یا مقامِ ابراہیم پر یا حطیمِ پاک میں نوافل ادا کرنے کے لئے لوگوں کو دھکے دینے سے گُریز کریں اگر بآسانی یہ سعادتیں میسر ہو جائیں تو صحیح، ورنہ ان کے حصول کے لئے کسی مسلمان کو تکلیف دینے کی اجازت نہیں۔ 7 جب تک مکّۂ مکرمہ میں رہیں خوب نفلی طواف کیجئے اور نفلی روزے رکھ کر فی روزہ لاکھ روزوں کا ثواب لُوٹیے۔

مسجدِ نبوی شریف کی احتیاطیں

8 مدینۂ منوّرہ پہنچ کر اپنی حاجتوں اور کھانے پینے کی ضرورتوں سے فارغ ہو کر تازہ وضو یا غسل کرکے دُھلا ہوا یا نیا لباس زیبِ تن کیجئے، سرمہ اور خوشبو لگایئے اور روتے ہوئے مسجد میں داخل ہو کر سنہری

[1] عام بول چال میں لوگ ”مسجدِ حرام“ کو حرم شریف کہتے ہیں، اس میں کوئی شک نہیں کہ مسجد حرام شریف حرم محترم ہی میں داخل ہے مگر حرم شریف مکہ مکرمہ سمیت اس کے ارد گرد میلوں تک پھیلا ہوا ہے اور ہر طرف اس کی حدیں بنی ہوئی ہیں۔ (رفیق الحرمین، ص89)

* ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

جالیوں کے رُوبرُو مواجَھَہ شریف میں(یعنی چہرۂ مبارک کے سامنے)حاضِر ہوکر دونوں ہاتھ نماز کی طرح باندھ کر چار ہاتھ (یعنی تقریباً دو گز) دُور کھڑے ہو جائیے اور بارگاہ رسالت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں خوب صلوٰۃ و سلام پیش کیجئے، پھر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق و سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہُما کی خدمت سراپا اقدس میں سلام پیش کیجئے۔ (9) سنہری جالی مُبارَک کو بوسہ دینے یا ہاتھ لگانے سے بچئے کہ یہ خِلافِ اَدَب ہے۔ (10) اِدھر اُدھر ہرگز نہ دیکھئے۔ (11) دُعا بھی مُواجَھَہ شریف ہی کی طرف رُخ کئے مانگئے۔ بعض لوگ وہاں دُعا مانگنے کے لئے کعبے کی طرف مُنہ کرنے کو کہتے ہیں، اُن کی باتوں میں آکر ہرگز ہرگز سنہری جالیوں کی طرف آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو یعنی کعبے کے کعبے کو پیٹھ مت کیجئے۔ (12) یہاں آواز اونچی ہرگز نہ کیجئے۔ (13) صلوٰۃ و سلام کے صیغے اور دعائیں زَبانی یاد کرلینا مناسِب ہے، کتاب سے دیکھ کر وہاں پڑھنا عجیب سا لگتا ہے۔ (14) مدینۂ منورہ میں روزہ نصیب ہو خُصوصاً گرمی میں تو کیا کہنا کہ اس پر وعدۂ شفاعت ہے۔ (15) مدینے میں ہر نیکی ایک کی پچاس ہزار لکھی جاتی ہیں۔لہٰذا نماز و تلاوت اور ذکر ودرود میں ہی اپنا وقت گزاریئے۔ (16) قراٰنِ مجید کا کم سے کم ایک ختم مکّۂ مکرمہ اور ایک مدینۂ طیبہ میں کرلیجئے۔

زیاراتِ حرمین طیبین کی احتیاطیں

(17) فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اپنی مسجدوں کو (ناسمجھ) بچوں اور پاگلوں سے محفوظ رکھو۔ (ابن ماجہ، 1/415، حدیث:750ملخصاً) مساجد میں شور کرنا گناہ ہے اور ایسے بچوں کو لانا بھی گناہ ہے جن کے بارے میں یہ غالب گمان ہو کہ پیشاب وغیرہ کردیں گے یا شور مچائیں گے، لہٰذا زائرین سے عرض ہے کہ حدیث میں بیان کردہ شرعی حکم پر عمل کرتے ہوئے چھوٹے بچوں کو ہرگز مسجدَینِ کریمَین (یعنی مسجد حرام اور مسجد نبوی) میں نہ لائیں۔ (18) مسجدِ حرام و مسجدِ نبوی میں موبائل کے بے جا استعمال، بے مقصد سیلفیاں لینے یا فضول گوئی میں مگن ہونے کے بجائے وہاں خود کو ہر دنیاوی تعلق سے علیحدہ کرکے بَیْتُ اللہ شریف اور گنبدِ خضرا کی زیارت، خشوع و خضوع کے ساتھ عبادت اور ذکر و دُعا وغیرہ میں مشغول رہیں کہ پھر نہ جانے یہ سعادتیں میسر ہوں نہ ہوں۔ (19) وہاں کئی مقاماتِ مقدّسہ ہیں کہ جن کی زیارت سے روحِ ایمان کو جِلا ملتی ہے، لیکن کچھ محروم لوگ یہ زیارتیں کرنے کے بجائے شاپنگ سینٹرز یا تفریحی مقامات کی زینت بن جاتے ہیں، کم اَز کم وہاں حتَّی الْامکان ان فضولیات سے بچنے کی کوشش کریں۔ (20) مکے مدینے کی زیارتیں کرتے وقت کسی سے بحث مباحثہ یا دھکم پیل سے گُریز کریں اور جس قدر سہولت کے ساتھ میسر ہو اسی پر اکتفا کریں۔ (21) مکے مدینے کی گلیوں میں جہاں کوڑے دان رکھے ہیں انہیں استعمال کیجئے۔ اس کے علاوہ عام راستوں اور گلیوں میں تھوکنے یا کچرا وغیرہ پھینکنے سے بچیں کہ ان گلیوں کو ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے نسبت ہے۔ (22) جنّت البقیع و جنّت المَعْلٰی کے کئی مزارات شہید کردیئے گئے ہیں اور اندر داخل ہونے کی صورت میں کسی عاشقِ رسول کے مزار پر پاؤں پڑ سکتا ہے جبکہ شرعی مسئلہ یہ ہے کہ عام مسلمان کی قبر پر بھی پاؤں رکھنا ناجائز ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 5/349ملخصاً) لہٰذا ان دونوں متبرک مقامات پر باہر ہی سے سلام عرض کیجئے۔

نوٹ یاد رکھئے! وہاں قدم قدم پر علمائے کرام کی راہنمائی کی حاجت ہوتی ہے لہٰذا مفتیانِ کرام و علمائے اہلِ سنّت کی صحبت کو لازم رکھیں یا ان سے رابطے میں رہیں تاکہ مسائلِ شرعیہ سیکھنے اور وہاں کے ادب و تعظیم کے تقاضے بھی پورے کرنے میں مدد حاصل ہو (فون کے ذریعے بھی مفتیانِ کرام یا دارالافتاء اہلِ سنّت سے ہاتھوں ہاتھ مسائل پوچھے جاسکتے ہیں)۔

مدنی پھولوں کا گلدستہ

بُزرگانِ دین رحمہم اللہ المُبین، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
اور امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مدنی پھول

انسانی قد اور عَقل کس عُمر تک بڑھتی ہے؟

1 ارشادِ حضرت سیّدنا علیُ المرتضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم: انسان کا قد 22 سال جبکہ عقل 28 سال کی عمر تک بڑھتی ہے، اس کے بعد مرتے دم تک تجرِبات کا سلسلہ رہتا ہے۔ (الکواکب الدریۃ، 1/102)

ہنستے ہوئے داخلِ جنّت ہونے کا نسخہ

2 ارشادِ حضرت سیّدنا ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ: جو چاہتا ہے کہ وہ ہنستا ہوا جنّت میں داخل ہو اسے چاہئے کہ اپنی زبان کو ہمیشہ اللہ پاک کے ذِکر سے تر رکھے۔ (الکواکب الدریۃ، 1/117)

گناہ کا چھوٹا ہونا نہ دیکھو

3 ارشادِ حضرت سیّدنا بلال بن سعد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: گناہ کا صغیرہ ہونا نہ دیکھو بلکہ یہ دیکھو کہ نافرمانی کس کی ہے۔ (الکواکب الدریۃ، 1/242)

انسانی قَلب کے لئے نفع بخش بات

4 ارشادِ سیّدنا احمد بن حرب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: نیکوں سے محبت رکھنا، ان کے پاس بیٹھنا، ان کی صحبت میں رہنا، ان کے اَفعال واَقوال دیکھ کر عمل کرنا، انسانی قَلب (دل) کیلئے اس سے زیادہ کوئی بات نافع (نفع بخش) نہیں۔ (تنبیہ المغترین، ص41 مفہوماً)

مشورہ کیا دیں؟

5 ارشادِ سیّدنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: جب کوئی شخص تم سے مشورہ طلب کرے تو اسے اسی بات کا مشورہ دو جس کے متعلق تمہیں علم ہو۔ (مناقب امام اعظم للکردری، 2/118)

غصّے کو اپنے اوپر سوار کرنے کا نتیجہ

6 ارشادِ سیّدنا امام غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی: غصّے کو اپنے اوپر سوار کرنے سے دل میں نامناسب اُمور پیدا ہو جاتے ہیں، مثلاً چھچھوراپن، تکبُّر، گھمنڈ، خودپسندی اور گالی گلوچ کرنا، لوگوں کا مذاق اڑانا، انہیں حقیر جاننا اور ظلم جیسی بُری صِفات جَنم لیتی ہیں۔ (احیاء العلوم، 3/14)

دورانِ گفتگو کس بات کا خیال کریں؟

7 ارشادِ سیّدنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: دورانِ گفتگو اس بات کا خیال رکھنا کہ نہ تیری آواز ضَرورت سے زیادہ بلند ہو اور نہ گفتگو میں چیخ و پکار ہو۔ (مناقب امام اعظم للکردری، 2/116)

دنیا آخرت کی کھیتی ہے

8 ارشادِ سیّدنا امام غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی: دنیا آخرت کی کھیتی اور ہدایت حاصل کرنے کی جگہ ہے۔ (احیاء العلوم، 3/7)

احمد رضا کا تازہ گُلستاں ہے آج بھی

جنات سے گفتگو کی خواہش

1 جنّوں سے مُکالَمہ (گفتگو) کی خواہش اور مُصاحَبت (صحبت، company) کی تمنّا (میں) اصلاً خیر نہیں (کوئی بھلائی نہیں)، کم سے کم جو اس کا ضَرَر (نقصان) ہے یہ کہ آدمی مُتکبِّر ہو جاتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 21/606)

علمائے کرام کی ضَرورت

2 علمائے شریعت کی حاجت ہر مسلمان کو ہر آن ہے اور طریقت میں قدم رکھنے والے کو اور زیادہ۔

(فتاویٰ رضویہ، 21/535)

اپنی تعریف کو پسند کرنے کی آفت

3 حُبِّ ثنا(اپنی تعریف کو پسند کرنا) غالباً (اکثر)خصلتِ مَذمُومہ (بُری صفت) ہے اور کم از کم کوئی خصلتِ محمودہ(اچھی صفت) نہیں اوراس کے عواقِب(نتائج)خطرناک ہیں۔

(فتاویٰ رضویہ، 21/596)

مَرد وعورت کی ایک دوسرے سے مشابہت

4 کسی ایک بات میں بھی مرد کو عورت، عورت کو مرد کی وَضْع لینی (مشابہت اختیار کرنی) حرام و مُوجِبِ لعنت ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، 21/602)

غلطی کو معاف کرنے میں تاخیر

5 معافیِ تَقصِیر(غلطی کو معاف کرنے)میں کبھی تاخیر ہی مصلحت ہوتی ہے۔(فتاویٰ رضویہ، 21/606)

علمِ دین کے بغیر عبادت وریاضت کرنا

6 بے علم مجاہدہ(علمِ دین کے بغیر عبادت و ریاضت کرنے والوں کو شیطان انگلیوں پر نچاتا ہے، منہ میں لگام، ناک میں نکیل ڈال کر جدھر چاہے کھینچے پھرتا ہے وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا اور وہ اپنے جی میں سمجھتے ہیں کہ ہم اچھا کام کر رہے ہیں۔(پ16، الکہف:104) (فتاویٰ رضویہ، 21/528)

زمین پر دستر خوان بچھا کر کھانا افضل ہے

7 (پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی)عادتِ کریمہ زمین پر دستر خوان بچھا کر کھانا تناوُل فرمانا تھی اور یہی افضل۔

(فتاویٰ رضویہ، 21/629)

عطّار کا چمن، کتنا پیارا چمن!

شرعی مسائل کا جواب اٹکل سے دینا

1 شرعی مُعاملات میں اپنی اٹکل (یعنی اندازے) سے کسی چیز کے جائز یا ناجائز ہونے کا حکم نہیں لگانا چاہئے۔

(مَدَنی مذاکرہ، 9محرم الحرام1437ھ)

چائے نوشی کی کَثرت کا نقصان

2 چائے زیادہ پینے سے بچنا چاہئے کہ اس سے گُردوں کو نقصان پہنچتا ہے۔(مَدَنی مذاکرہ، 12صفر المظفر1438ھ)

بڑے بہن بھائیوں کا احترام کریں

3 بڑے بہن بھائی بے جا رُعب ڈالیں تو بھی چھوٹے بہن بھائیوں کو اُن کی عزت کرنی چاہئے البتہ بڑوں کو چاہئے کہ وہ چھوٹوں سے پیار کریں، نرمی سے پیش آئیں اور شفقت بھرا سُلوک کریں۔(مَدَنی مذاکرہ، 9رمضان المبارک1437ھ)

سوشل میڈیا پر مذہبی بحث میں حصہ لینا

4 سوشَل میڈیا پر مذہبی اَبحاث (Religious Discussions) میں شرکت نہ کی جائے، لَاعِلْمی یا کم عِلْمی کی وجہ سے نقصان کا اندیشہ ہے۔(مَدَنی مذاکرہ، 9محرم الحرام1438ھ)

بُرائی کرنے والے کے ساتھ رَویہ

5 کوئی شخص ہماری بُرائی کرے تو اس سے ناراض ہونے یا کسی کے سامنے مَعَاذَ اللہ اس کی بُرائی بیان کرنے کے بجائے صَبر کریں بلکہ اسے تحفہ روانہ کردیں، اِنْ شَآءَ اللہ اچھے نتائج سامنے آئیں گے۔(مَدَنی مذاکرہ، 14رمضان المبارک1437ھ)

حرام کام کی اُجرت لینا

6 حرام کام کرنا اور اس کی اجرت لینا، دونوں ہی حرام اور جہنم میں لے جانے والے کام ہیں۔

(مَدَنی مذاکرہ، 26جمادی الاولیٰ1437ھ)

(حکایت)

ایک کلمے کا ثواب نہ ملا

ابو یوسف عطاری مدنی*

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں نے سحری کے وقت اپنے کمرے میں سورۂ طٰہٰ کی تلاوت کی، جب میں نے اسے ختم کیا تو مجھ پر اونگھ طاری ہوگئی۔ میں نے دیکھا کہ ایک شخص آسمان سے اُترا جس کے ہاتھ میں ایک سفید رنگ کا صحیفہ (رجسٹر) تھا، اس نے وہ میرے سامنے رکھ دیا، میں نے اس میں سورۂ طٰہٰ لکھی ہوئی پائی اور سوائے ایک کلمہ کے تمام کلمات کے نیچے دس دس نیکیوں کا ثواب لکھا ہوا دیکھا، میں نے اس کلمے کی جگہ لکھ کر مٹا دینے کے اثرات دیکھے تو مجھے صدمہ ہوا، لہٰذا میں نے اس شخص سے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے اس کلمہ کو بھی پڑھا تھا، لیکن میں اس کا ثواب لکھا ہوا پا رہا ہوں نہ ہی اس کلمے کو! تو اس شخص نے جواب دیا: آپ سچ کہہ رہے ہیں، آپ نے واقعی اسے پڑھا تھا اور ہم نے بھی اسے لکھ لیا تھا مگر ہم نے ایک ندا دینے والے کو یہ کہتے سنا کہ اسے مٹا دو! اور اس کا اجر و ثواب بھی کم کر دو! چنانچہ ہم نے اسے مٹا دیا۔ یہ سن کر مَیں خواب میں رونے لگا اور پوچھا: تم نے ایسا کیوں کیا؟ تو وہ بولا: ایک شخص دورانِ تلاوت آپ کے پاس سے گزرا تو آپ نے اس کی خاطر اپنی آواز بلند کرلی تھی، لہٰذا ہم نے اسے مٹا دیا۔

(قوت القلوب، 1/112)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بعض گناہ صرف اعضاء سے ہوتے ہیں مثلاً زبان سے گالی دینا، آنکھ سے بے حیائی کے مناظر دیکھنا، مگر بعض گناہ ایسے بھی ہوتے ہیں جو اعضاء کے ذریعے بھی ہو سکتے ہیں اور نیت میں شامل ہو کر ثواب کو کم یا عمل کو برباد کر سکتے ہیں ان میں سے ایک گناہ ریاکاری و دِکھلاوا بھی ہے۔ یہی ریاکاری کبھی ایمانی معاملات میں داخل ہو کر انسان کو منافقت کے مقام پر لا کھڑا کر دیتی ہے، تو کبھی فرائض کی نیت میں شامل ہو کر ثواب سے محروم کر دیتی ہے اور کبھی نفلی نماز، حج و عمرہ اور صدقہ و خیرات کے عمل کو تباہ و برباد کر دیتی ہے۔

ریاکاری کی اقسام ظاہر اور پوشیدہ ہونے کے اعتبار سے ریاکاری کی دو قسمیں ہیں: ریائے جَلی اور خَفی۔ ریائے جلی سے مراد وہ ریا ہے جو عمل پر اُبھارے اور اس کی ترغیب دے۔ یہ بہت واضح اور ظاہر ریا ہے جبکہ ریائے خفی سے مراد وہ ریا ہے جو پوشیدہ ہو۔ (الزواجر، 1/81) نبیِّ اکرم نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ریا کی ایک قسم وہ ہے جو چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ خفیف ہوتی ہے۔ (مجمع الزوائد، 10/384، حدیث: 17669)

ریائے خفی سے بچنا بے حد دُشوار ہے اس کی کچھ اقسام یہ ہیں: (1) بندے پر ریاکاری کی وجہ سے عمل کرنا آسان ہو جائے مثلاً کوئی شخص چندہ دیتے ہوئے دل پر بوجھ محسوس کرتا ہے اور جب اس کے ساتھ دوست وغیرہ موجود ہو تو اسے دِکھانے کے لئے کہ میں اس معاملہ میں کھلے دل کا مالک ہوں، خوشدلی سے چندہ دے۔ (2) لوگوں کو اس کی عبادت کا پتا چلے تو بندہ اپنے دل میں خوش ہو (3) دل میں تو خوش نہ ہو مگر اپنے عمل کے بدلے یہ امید رکھے کہ لوگ اس کی عزت و تعظیم کریں، اس کے کام خود کر دیا کریں، اس کی تعریف کریں۔ ریاکاری کے بارے میں تفصیلی معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کی 164 صفحات کی کتاب "ریاکاری" پڑھ لیجئے۔

* ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

فضیلت والے اعمال

اویس یامین عطاری مدنی*

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان حضور نبیِّ رَحمت، شفیعِ امّت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے اللہ پاک کے پسندیدہ اور فضیلت والے اعمال کے بارے میں سوالات کرتے اور حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مختلف لوگوں کے حالات و معاملات اور مواقع و ضرورت کے اعتبار سے جوابات ارشاد فرماتے۔ ایسے ہی افضل و پسندیدہ اعمال کے بارے میں چند احادیثِ مبارکہ ملاحظہ کیجئے:

سچی نیت شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین صَلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔ (جامع الاحادیث، 2/19، حدیث:3554)

حضرتِ علّامہ عبدالرءُوف مناوی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: کیونکہ نیت میں ریاکاری داخل نہیں ہوتی جس کی وجہ سے نیت باطل ہو جائے۔

(فیض القدیر، 2/57، تحت الحدیث: 1284)

اللہ کریم کو پیارا عمل حضرتِ سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے سوال کیا: اللہ کو کون سا عمل سب سے زیادہ پسند ہے؟ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اَلصَّلَاۃُ عَلٰی وَقْتِہَا“ نماز وقت پر ادا کرنا۔ میں نے عرض کیا: پھر کون سا؟ فرمایا: ”بِرُّ الْوَالِدَیْنِ“ ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرنا۔ میں نے عرض کیا: پھر کون سا؟ فرمایا: ”اَلْجِہَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللہِ“ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ حضرتِ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے مجھے یہ باتیں بتائیں، اگر میں زیادہ پوچھتا تو زیادہ بتاتے۔ (بخاری، 1/196، حدیث:527)

حدیثِ پاک میں مذکور ترتیب کی حکمت حضرتِ علّامہ عبدالرءُوف مناوی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: والدین کے ساتھ بھلائی کے ذِکْر سے پہلے نماز کا ذکر اس لئے فرمایا کہ نماز میں بندے کا ربّ کے ساتھ تعلق قائم ہوتا ہے، جبکہ والدین کے ساتھ بھلائی میں بندے کا مخلوق کے ساتھ واسِطہ پڑتا ہے۔ بہتر یہی تھا کہ زیادہ اہم کو پہلے ذکر کیا جائے۔ مزید فرماتے ہیں: جہاد کا ذکر جس میں جان کی بازی لگتی ہے آخِر میں اس لئے فرمایا کہ وقت پر نماز کی ادائیگی پر صبر اور والدین کی پابندی سے خدمت ایک ایسا کام ہے جو بار بار ہوتا ہے اور سانسوں کے چلنے تک قائم رہتا ہے اور حکمِ الٰہی کی دیکھ بھال پر صبر صرف صدیقین ہی کر سکتے ہیں۔

(فیض القدیر، 1/214، تحت الحدیث: 196 ملخصاً)

سجدوں کی کثرت کرو حضرت سیّدنا ثَوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے سوال کیا کہ مجھے ایسے عمل کے بارے میں بتائیے جسے کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مجھے جنّت میں داخل فرما دے۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ

جواب دیجئے!

ذوالقعدۃ الحرام ۱۴۳۹ھ

سوال 01: مکۃ المکرّمہ میں ایک نیکی کتنی نیکیوں کے برابر ہے؟

سوال 02: حضرتِ ابوایوب انصاری کا مزار کہاں پر ہے؟

☆جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی پچھلی جانب لکھئے۔ ☆کوپن بھرنے (یعنی Fill) کرنے کے بعد بذریعہ ڈاک (Post) نیچے دیئے گئے پتے (Address) پر روانہ کیجئے، ☆یا مکمل صفحے کی صاف تصویر بنا کر اس نمبر پر واٹس اپ (Whatsapp) کیجئے۔ +923012619734 جواب درست ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی 400 روپے کے تین ”مدنی چیک“ پیش کئے جائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ (یہ مدنی چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر کتابیں اور رسائل وغیرہ حاصل کئے جاسکتے ہیں۔)

پتا: ماہنامہ فیضانِ مدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، پرانی سبزی منڈی باب المدینہ کراچی

(ان سوالات کے جواب ماہنامہ فیضان مدینہ کے اسی شمارہ میں موجود ہیں)

* ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی رضا کے لئے سجدوں کی کثرت کو لازم کرلو کیونکہ تم اللہ کے لئے ایک سجدہ کروگے تو وہ تمہارا ایک درجہ بلند فرمائے گا اور ایک خطا مٹادے گا۔

(مسلم، ص199، حدیث:1093 ملتقطاً)

حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنَّان حدیثِ پاک کے اِس حصے ”اللہ کی رضا کے لئے سجدوں کی کثرت کو لازم کرلو“ کے تحت فرماتے ہیں: اس طرح کہ نوافل زیادہ پڑھو اور تلاوتِ قرآن کثرت سے کرو، سجدۂ شکر زیادہ کرو۔ ”تم اللہ کے لئے ایک سجدہ کروگے تو وہ تمہارا ایک درجہ بلند فرمائے گا اور ایک خطا مٹادے گا“ کے تحت فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ سجدہ گناہوں کا کفّارہ ہے مگر گناہوں سے مراد حُقُوقُ اللہ کے گناہِ صغیرہ ہیں، حُقُوقُ الْعِباد ادا کرنے سے اور گناہِ کبیرہ توبہ سے معاف ہوتے ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح،2/85)

افضل جہاد حضرتِ سیّدَتُنا اُمِّ اَنس رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں: میں نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوکر عرض کی: اللہ کریم جب آپ کو جنت کے اعلیٰ درجے میں جگہ عطا فرمائے تو مجھے آپ کا ساتھ عطا فرمائے! اور عرض کی: یا رسولَ اللہ! مجھے کوئی ایسا نیک عمل بتائیے جو میں کیا کروں! ارشاد فرمایا: نماز قائم رکھا کرو کیونکہ یہ افضل جہاد ہے، گناہوں کو چھوڑے رکھو کیونکہ یہ افضل ہجرت ہے، اور ذکرُ اللہ کثرت سے کیا کرو کیونکہ یہ اللہ تعالٰی کو سب سے پیارا عمل ہے کہ تو اس طرح اسے مخاطب کرے۔ (معجم کبیر،25/ 149،حدیث: 359)

حضرتِ سیِّدُنا علّامہ عبدالرءُوف مناوی علیہ رحمۃ اللہ الکافی فرماتے ہیں: نماز کو افضل جہاد اس لئے فرمایا کہ یہ سب سے بڑے دشمن کے خلاف جہاد ہے۔ گناہ چھوڑنا افضل ہجرت اس لئے ہے کہ اس میں بلادِ کفر سے بلادِ اسلام کی طرف ہجرت کرنے سے زیادہ ثواب ہے۔ (فیض القدیر، 4/ 441، تحت الحدیث: 5505)

صبر وسماحت حضرتِ سیِّدُنا عُبادہ بن صامِت رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے سرکارِ دوعالَم، شفیعِ معظّم صَلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی: یارسولَ اللہ! کون سا عمل افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: اَلصَّبْرُ وَالسَّمَاحَۃُ یعنی صبر اور سماحت، اس شخص نے پھر عرض کی: اس سے افضل عمل کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: یہ کہ تم تقدیر کے کسی معاملے میں اللہ پاک پر بدگمانی نہ کرو۔

(شعب الایمان، 7/123، حدیث: 9714)

صبر وسماحت کیا ہے؟ حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے صبر اور سماحت کی یہ شرح بیان کی ہے کہ صبر اللہ تعالٰی کے حرام کردہ کاموں سے رکنا ہے اور سماحت سے مُراد اللہ پاک کے فرائض کو پورا کرنا ہے۔ (جامع العلوم والحکم، ص50)

سب سے پیارا عمل بدری صحابی حضرت سیدنا حَکَم بن عُمَیر رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک کو سب سے پیارا عمل کسی بھوکے مسکین کو کھانا کھلانا، اس کو قرض سے نجات دلانا یا اس کا غم دور کرنا ہے۔ (معجم کبیر،3/218، حدیث:3187)

نیک بننے کا جذبہ پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہوجانا مفید ترین ہے۔

اللہ کریم ہمیں خوب خوب نیکیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

جواب یہاں لکھیے ذوالقعدۃ الحرام ۱۴۳۹ھ

جواب(1): --

جواب(2): --

نام: ------------------ ولد: ------------------

مکمل پتہ: --

فون نمبر: --

نوٹ: ایک سے زائد دُرست جوابات موصول ہونے کی صورت میں قرعہ اندازی ہوگی۔ اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

محمد ناصر جمال عطاری مدنی*

دینِ اسلام نے ہمیں زندگی گزارنے کے اُصول بیان کئے اور کسی بھی مسئلے کے بارے میں راہنمائی حاصل کرنے کے لئے اہلِ علم کی طرف رجوع کرنا اور اپنی ضرورت کے مسائل سیکھنا لازم قرار دیا ہے۔ شرعی مسائل کیسے سیکھیں؟ اس سلسلے میں یہ مدنی پھول ملاحظہ کیجئے:

(1) مطالعے کا معمول بنائیے فقہی کتابوں کا مطالعہ کرتے رہنا شرعی مسائل سیکھنے کا ایک ذریعہ ہے۔ ابتدا میں مطالعے کا آغاز اسلامی بھائی ”نماز کے احکام“ اور اسلامی بہنیں ”اسلامی بہنوں کی نماز“ سے کریں۔ پھر مکتبۃُ المدینہ کی شائع شدہ ”بہارِ شریعت“ کا مطالعہ شروع کیجئے، یاد رکھئے! بہارِ شریعت کی ترتیب نہایت عمدہ اور اعلیٰ ہے، اس کی ترتیب کے مطابق مسائل سیکھنے کی برکت سے علمِ دین کا انمول خزانہ ہاتھ آتا ہے۔ فقہی ذوق اور غور و فکر کی صلاحیت بڑھانے کے لئے ”فتاویٰ رضویہ“ کا مطالعہ حد درجہ مفید ہے۔

(2) علما کی صحبت سے فیض پائیے کئی مسائل ایسے ہوتے ہیں جو صرف مطالعے (Study) سے سمجھ نہیں آتے، ان مسائل کو سیکھنے اور سمجھنے کے لئے علمائے اہلِ سنّت سے مربوط (Connected) رہئے تاکہ مسئلے کو بَروقت حل کیا جاسکے۔ مدنی چینل بھی علمائے کرام کی صحبت پانے کا ذریعہ ہے۔ مدنی چینل کے ایسے سلسلے بھی ہیں جن میں شرعی مسائل کے حل بیان کئے جاتے ہیں، بالخصوص ہفتہ وار ”مدنی مذاکرہ“ اور ”دارُالافتاء اہلِ سنّت“ شرعی مسائل کو عام فہم انداز میں بیان کرنے میں اپنی مثال آپ ہے۔ اِن سلسلوں کو دیکھنا اور اِن میں بیان کردہ شرعی مسائل کو لکھ کر محفوظ کرلینا علم میں اضافے کا سبب بنے گا۔ کسی بھی چھوٹے یا بڑے مسئلے کے حل کے لئے مفتیانِ کرام کی بارگاہ میں ہاتھوں ہاتھ حاضر ہونے یا رابطہ کرنے کی عادت بن گئی تو اللہ پاک کی رحمت سے دنیا و آخرت میں بہت آسانی رہے گی۔ اس سلسلے میں دعوتِ اسلامی کی مجلس آئی ٹی کی جانب سے پیش کی جانے والی ایپلی کیشنز مثلاً دارُ الافتاء اہلِ سنّت، مدنی مذاکرہ وغیرہ اور مکتبۃُ المدینہ سے شائع ہونے والی کتابیں بھی مفید ثابت ہوں گی۔

(3) ہمّت مت ہاریئے ہمیشہ یاد رکھئے کہ سیکھنے کا تعلّق حاضر دماغی، مسلسل کوشش اور مستقل مزاجی پر ہے اور یہ تینوں چیزیں آپ کی ہمّت اور حوصلے سے جُڑی ہیں لہٰذا شرعی مسائل سیکھنے میں ہمّت مت ہاریئے، اِس راہ میں بچھائے جانے والے مشکلات کے کانٹوں کو حکمت کے ہاتھوں سے نکال لیجئے اور بارگاہِ الٰہی میں آسانی کی دُعا کرتے ہوئے آخری دَم تک شرعی مسائل سیکھنے کے عمل کو جاری رکھئے، اِس مسلسل کوشش کے نتیجے میں آپ کا ذوق و شوق بھی سلامت رہے گا اور علم میں اضافے کے سبب عمل میں بھی دُرستی قائم رہے گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

*ذمہ دار شعبہ فیضان اولیاو علما، المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

محمد آصف عطاری مدنی*

فی زمانہ اسلامی تعلیمات پر بحیثیتِ مجموعی عمل کمزور ہونے کی وجہ سے اخلاقی ومعاشرتی برائیاں اتنی عام ہوگئی ہیں کہ لوگوں کی اکثریت ان کو بُرا سمجھنے کو بھی تیار نہیں، انہی میں سے ایک خیانت بھی ہے۔ یہ ایسا بدترین گناہ ہے کہ اسے منافق کی علامت قرار دیا گیا ہے، نبی پاک، صاحبِ لَولاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ منافق کی تین علامتیں ہیں: اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ یعنی جب بات کرے جھوٹ بولے، وعدہ کرے تو خلاف کرے، امانت دی جائے تو خیانت کرے۔(بخاری، 1/24، حدیث:33) یعنی یہ منافقوں کے کام ہیں، مسلمان کو اس سے بچنا چاہئے۔(مراٰۃ المناجیح، 1/74)

خیانت کسے کہتے ہیں؟ خیانت امانت کی ضد ہے۔ خفیۃً (یعنی پوشیدہ طور پر) کسی کا حق مارنا خیانت کہلاتا ہے خواہ اپنا حق مارے یا اللہ رسول کا یا اسلام کا یا کسی بندہ کا! ربّ تعالٰی فرماتا ہے: ﴿لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ وَ تَخُوْنُوْۤا اَمٰنٰتِكُمْ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ(۲۷)﴾ (ترجمۂ کنزالایمان: اللہ اور رسول سے دغا نہ کرو اور نہ اپنی امانتوں میں دانستہ خیانت۔ (پ9، الانفال:27) (مراٰۃ المناجیح، 4/62)

عام طور پر خیانت کا مفہوم مالی امانت کے ساتھ خاص سمجھا جاتا ہے کہ کسی کے پاس مال امانت رکھوایا پھر اس نے واپس کرنے سے انکار کر دیا تو کہا جاتا ہے کہ اس نے خیانت کی، یقیناً یہ بھی خیانت ہی ہے لیکن خیانت کا شرعی مفہوم بڑا وسیع ہے چنانچہ حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان لکھتے ہیں: خیانت صرف مال ہی میں نہیں ہوتی، راز، عزت، مشورے تمام میں ہوتی ہے۔(مراٰۃ المناجیح، 1/212)

خیانت کی مختلف صورتیں احادیث مبارکہ میں خیانت کے کئی انداز بیان کئے گئے ہیں، چنانچہ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے:

(1) جو اپنے بھائی کو کسی معاملے میں مشورہ دے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ دُرستی اس کے علاوہ میں ہے اس نے اس کے ساتھ خیانت کی۔(ابوداؤد، 3/449، حدیث:3657)

یعنی اگر کوئی مسلمان کسی سے مشورہ حاصل کرے اور وہ دانستہ غلط مشورہ دے تاکہ وہ مصیبت میں گرفتار ہوجائے تو وہ مشیر پکا خائن (یعنی خیانت کرنے والا) ہے۔(مراٰۃ المناجیح، 1/212)

(2) ہم تم میں سے جسے کسی کام پر عامل بنائیں پھر وہ ہم سے سوئی یا اس سے زیادہ چھپالے تو یہ بھی خیانت ہے جسے وہ قیامت کے دن لائے گا۔(مسلم، ص787، حدیث:4743)

یعنی خیانت چھوٹی ہو یا بڑی قیامت میں سزا اور رُسوائی کا باعث ہے خصوصًا جو خیانت زکوٰۃ وغیرہ میں کی جائے کیونکہ یہ عبادت میں خیانت ہے اور اس میں اللہ کا حق مارنا ہے اور فقیروں کو ان کے حق سے محروم کرنا۔(مراٰۃ المناجیح، 3/15)

(3) مجالس امانت ہیں سوائے تین کے: (۱) جس مجلس میں کسی کو ناحق قتل کرنے کا منصوبہ بنایا گیا ہو (۲) حرام کاری کا منصوبہ بنا ہو (۳) ناحق مال لینے کا منصوبہ بنا ہو۔

(ابوداؤد، 4/351، حدیث:4869)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان "**مجالس امانت ہیں**" کی وضاحت میں لکھتے ہیں: یعنی جب کوئی خاص مجلس یا میٹنگ کی جائے، وہاں جو کچھ طے ہو اسے مشتہر (یعنی عام) نہ کرو

* مُدیر (Chief Editor) ماہنامہ فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

بلکہ صیغہ راز میں رکھو کہ وہاں جو کچھ پاس ہوا وہ امانت ہے۔

(مراٰۃ المناجیح، 630/6)

(4) قیامت کے دن اللہ پاک کے نزدیک سب سے بڑی خیانت یہ ہے کہ مرد اپنی بیوی کے پاس جائے، بیوی اس کے پاس آئے اور پھر وہ اپنی بیوی کا راز ظاہر کردے۔

(مسلم، ص579، حدیث:3543)

خیانت سے پناہ مانگی ہمارے صادق وامین آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم دعا کیا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِيْعُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ یعنی الٰہی میں بھوک سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ یہ بری بستر کی ساتھی ہے اور خیانت سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ یہ بدترین مشیر کار ہے۔ (ابوداؤد، 130/2، حدیث:1547)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خیانت ہمارے معاشرے کا وہ ناسُور ہے جس کی گرفت سے شاید ہی کوئی شعبۂ زندگی بچا ہوا ہو مگر دینی معلومات کی کمی کی وجہ سے ہمیں اس کا شعور نہیں ہوتا۔ کاروبار ہو یا ملازمت! رازداری ہو یا وراثت! خیانت اور دھوکے کا چلن عام ہے، مثلاً کاروباری دنیا میں ❀ تولنے ماپنے میں کمی بیشی ❀ اچھی کوالٹی کی چیز دکھا کر گھٹیا کوالٹی کی تھما دینا ❀ نقلی دودھ، گھی، آئل وغیرہ بیچنا ❀ دونمبر اشیا کو ایک نمبر بتانا ❀ مردہ جانور کا گوشت، پانی کے پریشر والا گوشت فروخت کرنا ❀ نقلی وجعلی دوائیاں بیچنا ❀ پھلوں کو سکرین کے رنگ دار انجکشن لگا کر میٹھا کرنا ❀ ہوٹلوں میں باسی کھانے کو خوشبودار مصالحوں کے ذریعے تازہ کی سی شکل دے کر گاہکوں کو کھلانا ❀ اسی طرح ملازمت میں ڈیوٹی کا وقت پورا نہ کرنا مگر تنخواہ پوری لینا ❀ ادارے کی گاڑی، بجلی، کمپیوٹر، اے سی اور دیگر چیزوں کا ناجائز وغلط استعمال کرنا ❀ یونہی وراثت کی تقسیم میں شرعی اصولوں کی جگہ مَن مانیاں کرنا اور حقداروں کا ان کا حق نہ دینا، وغیرہ۔ اس طرح کی سینکڑوں مثالیں ہمارے معاشرے میں مل جائیں گی۔

گلے پر چھری چل گئی ایک گوشت فروش نے اپنے گھر جانور ذبح کیا، ذبح کرنے کے بعد اُس نے اپنے بھائی کو جانور کے پاس کھڑا کیا اور خود جانور میں پانی بَھرنے کی نیت سے موٹر کا بٹن دبانے کے لئے آگے بڑھا، تو اُسی جانور کے نکلے ہوئے خون میں پاؤں پِھسلا اور جس چھری سے اُس نے کچھ دیر پہلے جانور ذبح کیا تھا، وہی چھُری اُس کے گلے میں پیوست ہوگئی اور وہ موت کے گھاٹ اُتر گیا۔

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سُو نمونے
مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بُو نے
کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تُو نے
جو آباد تھے وہ محل اب ہیں سُونے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے،
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

اللہ تعالٰی ہمیں خیانت اور دھوکے سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" شوال المکرم 1439ھ کے سلسلہ "جواب دیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین **خوش نصیبوں** کا نام نکلا: "محمد ارسلان نواز عطاری (رحیم یار خان)، محمد ارباب عطاری (چکوال)، عمر دراز عطاری (منڈی بہاؤالدین)" انہیں مدنی چیک روانہ کردیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات** (1) حضرتِ سیّدنا عمرو بن عاص رضی اللہ تعالٰی عنہ (2) نورُ الدین زنگی علیہ رحمۃ اللہ القوی **درست جوابات بھیجنے والوں میں سے 12 منتخب نام** (1) احمر عطاری (منڈی بہاؤالدین)، (2) ذوالقرنین عطاری (نوشہرو فیروز)، (3) محمد اسامہ عطاری (باب المدینہ کراچی)، (4) عطاء المصطفٰی (ضیاء کوٹ، سیالکوٹ)، (5) بنتِ محمد یعقوب (سردارآباد، فیصل آباد)، (6) محمد عثمان (اسلام آباد)، (7) عبد العزیز عطاری (میانوالی)، (8) محمد کلیم (بہاولنگر)، (9) نوید اقبال عطاری (مرکز الاولیاء لاہور)، (10) منصور علی (میرپور خاص)، (11) رضوان عطاری (ڈیرہ غازی خان)، (12) غلام ربانی عطاری (کشمیر)

سمجھدار ماں (قسط:1)

کیسا ہونا چاہئے؟

راشد علی عطاری مدنی*

تم نے مال ضائع نہیں کیا حضرتِ سیّدُنا رَبیعہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ابھی اپنی والدہ کے شکمِ مبارک میں ہی تھے کہ آپ کے والدِ محترم حضرتِ سیّدُنا ابو عبدالرحمٰن فَرُّوخ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سرحدوں کی حفاظت کے لئے جہاد کی غرض سے خُراسان چلے گئے اور چلتے وقت زوجہ کے پاس تیس(30)ہزار دینار چھوڑ گئے۔ 27سال کے بعد آپ واپس مدینۂ منورہ اپنے گھر آئے اور دروازہ دھکیل کر کھولا۔ حضرتِ سیّدُنا رَبیعہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فوراً باہر نکلے اور کہا:" اللہ کے بندے! کیا میرے گھر پر حملہ کرنا چاہتے ہو؟" آپ نے فرمایا: " نہیں! مگر یہ بتاؤ کہ تمہیں میرے گھر میں داخل ہونے کی جراَت کیسے ہوئی؟ " پھر دونوں میں تلخ کلامی ہونے لگی۔ اتنے میں حضرت ابوعبدالرحمٰن کی زوجۂ محترمہ بھی آگئیں، انہوں نے اپنے شوہر کو دیکھا تو حضرت رَبیعہ سے فرمایا کہ یہ تمہارے والد اور میرے شوہر ہیں۔ یہ سُن کر دونوں باپ بیٹے گلے ملے اور ان کی آنکھوں سے خوشی کے آنسو چھلک پڑے۔ حضرتِ سیّدُنا ابو عبدالرحمٰن فَرُّوخ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ خوشی خوشی گھر میں داخل ہوئے۔ جب اطمینان سے بیٹھ گئے تو کچھ دیر بعد اُن کو وہ تیس ہزار دینار یاد آئے جو بیوی کو سونپ گئے تھے۔ بیوی سے پوچھا تو سمجھدار بیوی نے عرض کی:"میں نے انہیں سنبھال چھوڑا ہے۔" حضرتِ سیّدُنا رَبیعہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اس دوران مسجدِ نبوی شریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پہنچ کر اپنے حلقۂ درس میں بیٹھ چکے تھے اور تلامذہ کا ایک ہجوم آپ کے گرد جمع تھا جن میں امام مالک بن اَنَس جیسے جلیل القدر بزرگ بھی شامل تھے۔ حضرتِ سیّدُنا فَرُّوخ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نماز پڑھنے کے لئے مسجدِ نبوی شریف میں آئے تو اپنے بیٹے کا یہ عظیم مقام و منصب دیکھ کر فرطِ مُسرّت میں ان کی زبان سے یہ جملہ نکلا کہ "لَقَدْ رَفَعَ اللّٰہُ اِبْنِی یقیناً اللہ ربُّ العزّت نے میرے بیٹے کو بڑا عظیم مرتبہ عطا فرمایا ہے!" نماز سے فراغت کے بعد خوشی خوشی گھر آئے اور زوجہ سے فرمایا: "میں نے تمہارے لختِ جگر کو آج ایسے عظیم مرتبے پر فائز دیکھا کہ اس سے پہلے میں نے کسی علم والے کو ایسے مرتبے پر نہیں دیکھا۔" زوجۂ محترمہ نے پوچھا:"آپ کو اپنے تیس ہزار دینار چاہئیں یا اپنے بیٹے کی یہ عظمت ورفعت!" آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مجھے اپنے نورِ نظر کی شان درہم ودینار سے زیادہ پسند ہے۔ وہ کہنے لگیں: میں نے وہ سارا مال آپ کے بیٹے کی تعلیم وتربیت پر خرچ کردیا ہے۔ یہ سُن کر آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے زندہ دلی سے فرمایا: "خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تم نے اس مال کو ضائع نہیں کیا۔" (تاریخ بغداد، 8/421)

سُبحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! نیک بخت ماں نے کس طرح اپنے بیٹے کی تعلیم وتربیت کا اہتمام کیا اور اس کی دینی تعلیم پر دینار خرچ کرکے اُسے اپنی اور اس کے والد کی آنکھوں کا تارا بنا دیا۔ بچوں کی صحیح اسلامی تربیت اور ان کی دنیا و آخرت کی بھلائی کے اقدامات ماں اور باپ دونوں کے ذمّہ ہیں، بہت ساری ذمّہ داریاں ماں اور باپ دونوں کے سپرد ہیں جن کا بیان **"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** شعبان المعظم، رمضان المبارک اور شوال المکرم 1439ھ کے شماروں میں باپ کی ذمّہ داریوں کے تحت قسط وار ہوا، جبکہ بچّوں کی تربیت کے بہت سارے پہلو ایسے ہیں جن میں ماں کا امتیازی کردار شامل ہوتا ہے۔ اولاد کی صحیح مَدَنی تربیت کے لئے ایک ماں کا کردار کیسا ہونا چاہئے؟ اس حوالے سے درج ذیل **مدنی پھولوں** کو غور سے

*ناظم ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

پڑھئے: **بچپن میں تربیت اور ماں کی ذمّہ داریاں** ❀ بچّوں کے اثر لینے کا سلسلہ حمل ہی سے شروع ہو جاتا ہے لہٰذا ماں کو چاہئے کہ دورانِ حمل بھی فلموں، ڈراموں سے دُور رہے اور عبادت، تلاوت، ذِکر و دُرُود میں خود کو مشغول رکھے تاکہ بچّے پر مثبت اثرات ہی پڑیں۔ ❀ پیدائش کے بعد بچّے کا جس شخصیت سے زیادہ رابطہ رہتا ہے وہ ماں ہی ہے۔ اگر ماں بچّے کو دودھ پلانے کے عرصہ میں بھی شرعی اور اَخلاقی اقدار کی پابندی کرے تو بچّے پر مثبت اثرات پڑتے ہیں۔ دودھ پلاتے وقت باوُضو ہونا، ذکرِ خدا کرنا یہ سب بچّے کے کردار کو اچھا بنانے میں اَہم کردار ادا کرسکتے ہیں۔ ❀ اکثر مائیں لوری تو دیتی ہی ہیں مگر اُنہیں چاہئے کہ اس میں غلط اور فضول الفاظ کے بجائے حمد، نعت اور منقبت سنائیں کہ اس سے بھی اولاد پر مثبت اثرات مرتّب ہونگے۔ بچّے جب روتے ہیں تو بعض مائیں چُپ کرانے کے لئے مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ موبائل یا ٹی وی وغیرہ پر میوزک چلادیتی ہیں، ایسا کرنا جہاں گناہ ہے وہیں بچّوں کا مستقبل برباد کرنے کا اقدام ہے کیونکہ بچّوں کا دماغ خالی تختی کی مانند ہوتا ہے، جیسا دیکھیں اور سنیں گے وہی نقش ہوگا۔ ❀ بچّہ بولنا شروع کرے تو ماں کو چاہئے کہ سب سے پہلے اللہ کا نام سکھائے، اذان کی طرف متوجّہ کرے، کلمۂ طیبہ، بِسمِ اللہ، الحمدُللہ اور السلامُ علیکم جیسے چھوٹے اور بابرکت الفاظ نہ صرف سکھائے بلکہ مناسب موقعوں پر انہیں دہراتی بھی رہے۔ ❀ بعض مالدار مائیں اپنے بچّوں کو نوکروں، خادماؤں اور ڈرائیوروں کے سپرد کرکے اپنی ذمّہ داری سے سُبکدوش ہونے کی کوشش کرتی ہیں۔ اگرچہ ان لوگوں کا تعاون حاصل کرنا بعض دفعہ مجبوری ہوسکتا ہے مگر بچّوں کو اپنی محبت سے محروم کردینا عقلمندی نہیں۔ جو حقیقی پیار، محبت، مُوَدَّت اور شفقت ماں باپ کی آغوش میں اولاد کو مل سکتی ہے، وہ پرائے ہاتھوں میں کہاں؟ مائیں بچّوں کا خود خیال رکھیں اور مجبوری کے وقت نوکروں اور خادماؤں سے مدد لیں۔ ❀ چھوٹے بچّے عموماً ماں کے ہاتھ سے کھاتے ہیں یا پھر ماں کے پاس کھاتے ہیں، اس لئے ماں کو چاہئے کہ انہیں بِسمِ اللہ شریف پڑھ کر شروع کرنے اور سیدھے ہاتھ سے کھانے کی تربیت دے اور کھانا گرانے سے بچنے کا ذہن بنائے۔ ❀ بچّوں پر چیخنا چلّانا، چھوٹی چھوٹی شرارتوں پر اُنہیں مارنا، ہر چھوٹی بڑی بات پر بچّوں کے باپ سے شکایتیں کرنا اور ڈانٹ پلوانا بہت نامناسب ہے، اس طرح بچّوں کے دل سے ماں کے ساتھ ساتھ باپ کا بھی رُعب و لحاظ جاتا رہتا ہے۔ ❀ آج کی ماؤں کی ایک تعداد ایسی بھی ہے جو بچّوں کو کم اور اسمارٹ فون، سوشل میڈیا وغیرہ کو زیادہ وقت دیتی ہیں، نتیجۃً بچّے بھی ماں کے بغیر وقت گزارنا سیکھ جاتے اور بعض اوقات تو غلط صحبت میں پڑ جاتے ہیں۔ لہٰذا ماں کو چاہئے کہ موبائل وغیرہ کا استعمال ضروری حد تک رکھے تاکہ بچّوں کی درست مَدَنی تربیت کرسکے اور اپنا بُڑھاپا سُکون سے گزار سکے۔ ❀ بچّے شرارتیں کیا ہی کرتے ہیں، ماں کو چاہئے کہ انہیں پیار محبت سے سمجھائے، کبھی بھی لَعن طَعن اور پھٹکار نہ کرے، کیا پتا کون سا وقت مقبولیت کا ہو! **ٹانگ کٹ گئی** منقول ہے ”زَمَخْشَری“ (جوکہ معتزلی فرقے کا عالم تھا اس) کی ایک ٹانگ کٹی ہوئی تھی، لوگوں کے پوچھنے پر اُس نے بتایا کہ یہ میری ماں کی بددُعا کا نتیجہ ہے، ہوا یوں کہ میں نے بچپن میں ایک چڑیا پکڑی اور اُس کی ٹانگ میں دھاگا باندھ دیا، اِتفاق سے وہ میرے ہاتھ سے چھوٹ کر اُڑتے اُڑتے ایک دیوار کی دَراڑ (Crack) میں گُھس گئی، مگر دھاگا باہر ہی لٹک رہا تھا، میں نے دھاگا پکڑ کر بے دردی سے کھینچا تو چڑیا پھڑکتی ہوئی باہر نکل پڑی، مگر بے چاری کی ٹانگ دھاگے سے کٹ چکی تھی، میری ماں یہ دیکھ کر بہت ناراض ہوئی اور اُس کے منہ سے میرے لئے یہ بددعا نکل گئی: ”جس طرح تونے اِس بےزُبان کی ٹانگ کاٹی ہے، اللہ تعالٰی تیری ٹانگ کاٹے۔“ بات آئی گئی ہوگئی، کچھ عرصے بعد تعلیم حاصل کرنے کے لئے میں نے ”بخارا“ شہر کا سفر کیا، راستے میں سواری سے گر پڑا، ٹانگ پر شدید چوٹ لگی، ”بخارا“ پہنچ کر کافی علاج کیا مگر تکلیف نہ گئی اور ٹانگ کٹوانی پڑی۔ (اور یوں ماں کی بددعا پوری ہوئی)

(حیاۃ الحیوان، 2/163)

(بقیہ اگلے ماہ کے شمارے میں)

پریشانیوں کا سامنا کرنے کا ایک طریقہ

ابورجب عطّاری مدنی*

انسانی زندگی دُکھ سُکھ کا مجموعہ ہے، انسان کبھی خوشی سے نہال ہوتا ہے تو کبھی پریشانی سے بدحال، لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ نہ خوشی ہمیشہ رہتی ہے نہ پریشانی! پھر کیا وجہ ہے انسان پریشانی میں اکثر اپنے ہوش وحواس کھو بیٹھتا ہے! شاید اس کا سبب یہ ہے کہ اس کی نظر صرف پریشانی پر ہوتی ہے، وہ یہ نہیں دیکھتا کہ ماضی میں کتنی پریشانیاں آئیں اور بالآخر چلی گئیں! دوسرے لفظوں میں یوں کہہ لیجئے کہ پریشانی کا ایک اختتامی وقت(End Time) ہوتا ہے مگر یہ پہلو ہماری نظر سے اوجھل رہتا ہے۔ اس بات کو ایک حکایت سے سمجھئے:

40منٹ کی فلائٹ دو دوست جہاز کے سفر پر روانہ ہوئے تو ان کے درمیان والی سیٹ پر موٹے اور بھدے جسم کا ایک مسافر بیٹھ گیا جس کے منہ سے ناگوار بُو بھی آرہی تھی۔ ایک دوست کھڑکی کی طرف سمٹ گیا اور سارے راستے شدید ٹینشن میں رہا، جب کہ اس کے برعکس دوسرے دوست نے اپنی پسندیدہ کتاب کھولی اور اسے پڑھنے میں مصروف ہوگیا، یہ کسی طرح بھی پریشان دکھائی نہیں دیتا تھا حالانکہ وہ موٹے مسافر کی وجہ سے آدھی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ 40منٹ بعد جب سفر ختم ہوا تو ٹینشن میں رہنے والے دوست نے دوسرے سے پوچھا کہ تم بڑے مزے سے کتاب پڑھ رہے تھے جیسے کسی لائبریری میں بیٹھے ہوئے ہو! کیا تمہیں اس مسافر کی وجہ سے پریشانی نہیں ہوئی! وہ کہنے لگا: شروع میں ہوئی تھی مگر میری عادت ہے کہ جب کوئی ٹینشن ہوتی ہے تو میں حساب لگا لیتا ہوں کہ اس کا دورانیہ(Duration) کتنا ہو سکتا ہے؟ یہی کام میں نے یہاں بھی کیا، جب میں نے دیکھا کہ یہ پریشانی صرف 40منٹ کی ہے اس کے بعد وہ مسافر اپنی راہ لے گا اور ہم اپنی! تو میں نے یہ چالیس منٹ گزارنے کے لئے خود کو کتاب پڑھنے میں مصروف کرلیا اور یوں ٹینشن سے قدرے بچا رہا۔

میرے نوجوان اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی اس انداز کو اپنا لیں تو ٹینشن سے کافی حد تک نجات(Salvation) پاسکتے ہیں۔ خیال رہے پریشانیوں کی نوعیت کے مطابق ان کا دورانیہ مختلف ہوسکتا ہے۔ ”بائیک کی چابی نہیں مل رہی“، ”بائیک پنکچر ہوگئی ہے“، ”بائیک چوری ہوگئی ہے“ ان تینوں پریشانیوں کی نوعیت مختلف ہے لہٰذا ان کی ایکسپائری ڈیٹ بھی مختلف ہوگی۔ اگر ہم اپنا یہ ذہن بنالیں کہ یہ مشکل وقت بھی گزر جائے گا تو پریشانیوں کا سامنا کرنے میں زیادہ تکلیف نہیں ہوگی۔ اس کے برعکس اگر ہم پریشانی کو اپنے ذہن پر سوار کئے رکھیں گے تو سوائے ٹینشن بڑھنے کے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ ایک استاذ صاحب نے کلاس کے سامنے پانی کا گلاس اٹھایا اور پوچھا کہ اگر میں اسے دو منٹ اٹھائے رکھوں تو کیا ہوگا؟ طلبہ نے کہا: کچھ خاص نہیں ہوگا۔ ”اگر دو گھنٹے اٹھائے رکھوں تو؟“ استاذ نے پوچھا تو طلبہ کہنے لگے: آپ کے بازو میں درد ہونے لگے گا۔ استاذ صاحب نے پوچھا: اور یہی گلاس میں دو دن تک اٹھائے رکھوں تو؟ طلبہ فوراً بولے: آپ کا بازو اکڑ جائے گا۔ اب استاذ صاحب نے پوچھا: اب مجھے یہ بتاؤ، اس دوران گلاس کا پانی کم یا زیادہ ہوگا؟ طلبہ کا جواب تھا ”نہیں“۔ استاذ صاحب نے سمجھایا کہ مشکلات بھی اس گلاس کی مانند ہوتی ہیں اگر ہم ان کو اپنے ذہن پر سوار کئے رکھیں گے تو ہماری ٹینشن بڑھتی ہی چلی جائے گی اور ہمارے بدن کو بھی نقصان ہوگا حالانکہ اس سے مشکلات میں کمی نہیں آتی! اور اگر ہم انہیں اپنے ذہن سے جھٹک دیں تو کم از کم مزید پریشانی سے تو بچے رہیں گے۔

اللہ تعالٰی ہمیں پریشانیوں سے نجات عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* مُدَرِّس مرکزی جامعۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

قرض کی ادائیگی

محمد حامد سراج عطاری مدنی*

"مال" انسان کی بنیادی ضَروریات میں سے ایک ہے۔ جب تک بقدرِ ضَرورت مال میسر رہے، زندگی مسکراتی ہوئی گزرتی ہے، لیکن جب جیب خالی ہونے لگے اور طلوع ہونے والا سورج ایک نیا خرچہ لئے نمودار ہو تو زندگی کی گاڑی کا پہیہ رکنے لگتا ہے۔ ایسے میں کبھی تکمیلِ ضَروریات کے لئے قَرض جیسے "شجرِ خاردار" تلے بھی پناہ لینی پڑتی ہے۔ اسلام نے جس طرح غریبوں، کمزوروں اور محتاجوں کی مدد کیلئے صدقات و خیرات اور زکوٰۃ و عطیات کا بہترین نظام (System) دیا ہے اسی طرح ضَرورت مندوں کو قرض دینے کی بھی خوب حوصلہ افزائی فرمائی ہے۔ بلکہ صدقہ کا ثواب دس گُنا اور قرض کے ثواب کو اٹھارہ گُنا رکھا، کیونکہ صدقہ تو غیر حاجت مند بھی لیتا ہے مگر قرض ضَرورت مند ہی لیتا ہے۔(ابن ماجہ، 3/154، حدیث: 2431 ملتقطاً وماخوذاً)

قرض دینے کے فضائل (1) ہر قرض صَدَقہ ہے۔(شعب الایمان، 3/284، حدیث: 3563) (2) جو مسلمان کسی مسلمان کو دو مرتبہ قرض دیتا ہے تو وہ ایسے ہوتا ہے جیسے ایک مرتبہ صَدَقہ کیا ہو۔(ابن ماجہ، 3/153، حدیث:2430)

قرض دینا کارِ دشوار ہے آج قرض دبا لینے والوں کی بہتات اور باوجود قُدرت کے واپس نہ کرنے اور جُھوٹے بہانے تراش کر قرض خواہ کو تنگ کرنے اور بار بار چکر لگوانے کے باعث یہ نیک عمل "کارِ دشوار" بن چکا ہے۔ سوچئے کہ ایک شخص احسان کرے اور ضَرورت میں کام آئے اور بدلہ یہ پائے کہ اپنی ہی چیز کو پانے کے لئے سرگرداں رہے، یہ کتنی بڑی ناانصافی ہے؟

اولین ترجیح قرض سے بچنا اولین ترجیح ہونی چاہئے۔ آمدنی کے مطابق دانشمندی سے بقدرِ ضَرورت خرچ کرنا ہی بہترین حکمتِ عملی ہے جبکہ بے جا رسم و رواج اور فضول خواہشات کی تکمیل کے لئے اخراجات بڑھا لینا اور قرضوں کے بوجھ میں دبتے چلے جانا بے وقوفی ہے۔ قرض لینا اگرچہ جائز ہے مگر اس سے بچنے میں عافیت ہے۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم قرض سے اللہ تعالٰی کی پناہ مانگتے۔ کسی نے وجہ دریافت کی تو فرمایا: آدمی جب قرض دار ہو تو بات کرتے ہوئے جُھوٹ بولتا ہے، وعدہ کرتا ہے تو توڑ دیتا ہے۔ (بخاری، 2/108، حدیث: 2397 ملخصاً) قرض لینے سے پہلے کچھ باتوں کا خیال رکھنا بے حد ضروری ہے:

معاہدہ اور گواہوں کی موجودگی قراٰنی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے قرض کی مکمل تفصیلات تحریری صورت میں لانے کے ساتھ اس پر گواہ ضَرور بنانے چاہئیں تاکہ کل ضَرورت پڑنے پر وہ گواہی دے سکیں۔

واپسی کی پکی نیّت قرض لے کر اسے ہڑپ کرنے کی بجائے واپسی کی پکی نیّت ہو۔ بندے سے نیّت پوشیدہ ہے مگر اللہ تعالٰی دلوں کے حال سے خوب واقف ہے۔ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے ادا کرنے کی نیّت سے قرض لیا اللہ تعالٰی اس کی طرف سے ادا فرما دیتا ہے اور جس نے نقصان پہنچانے کی نیت سے قرض لیا اللہ تعالٰی اسے ہلاک کر دیتا ہے۔ (بخاری، 2/105، حدیث:2387)

ادائیگی کیسے ہوگی؟ یہ بہت ضَروری ہے کہ قرض لینے سے پہلے واپسی کا طریقۂ کار بنا لیا جائے۔ ایسا نہ ہو کہ ذرائع آمدن کچھ نہ ہوں مگر قرض دینے والے کو جُھوٹے آسرے دیئے ہوئے ہوں۔ ایسی صورت میں

* شعبہ فیضان صحابہ واہل بیت، المدینۃ العلمیہ باب المدینہ کراچی

نتیجہ تعلقات کی خرابی کی صورت میں نکل سکتا ہے۔ **واپسی کی تاریخ مُقرّر ہو** قرض لیتے وقت ادائیگی کی تاریخ متعین کرنا مفید ہے۔ تاریخ ایسی مقرر کی جائے جو مزید تاریخ کی محتاج نہ ہو۔ تاریخ پر تاریخ لینا ناخوشگوار حالات سے دوچار کرسکتا ہے اور ایسا کرنا بہترین ادائیگی سے بھی بہت دور ہے۔ بہتر یہ ہے کہ وقت پر خود جاکر قرض ادا کیا جائے۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرض اچھی طرح ادا کرے۔ (بخاری، 2/107، حدیث:2393) **اچھے طریقے سے ادائیگی** جب قرض لیا جائے تو اچھے طریقے سے ادا کیا جائے۔

ایسا نہ ہو کہ قرض خواہ کو خوب تنگ کرنے کے بعد قرض واپس کیا جائے۔ قرض میں بِلا وجہ تاخیر کرکے، بدنامی کا طوق گلے میں ڈالنے اور دوست احباب کی "ملامت" کے بعد قرض واپس کیا بھی تو کیا کمال کیا! فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: (قرض دار) غنی کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔

(بخاری، 2/109، حدیث: 2400، عمدۃ القاری، 8/646، تحت الحدیث: 2287)

اللہ تعالٰی ہمیں قرض کے بوجھ سے محفوظ رکھے اور جن پر قرض ہے انہیں جلد لَوٹانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ہر صحابیِ نبی جنّتی جنّتی

فرمانِ باری تعالٰی ہے: ﴿لَا یَسْتَوِیْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قٰتَلَؕ-اُولٰٓىٕكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَ قٰتَلُوْاؕ-وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰىؕ-وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ۠(۱۰)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: تم میں برابر نہیں وہ جنہوں نے فتحِ مکہ سے قبل خرچ اور جہاد کیا، وہ مرتبہ میں ان سے بڑے ہیں جنہوں نے بعد فتح کے خرچ اور جہاد کیا اور ان سب سے اللہ جنّت کا وعدہ فرما چکا اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

(پ27، الحدید:10)

اس آیتِ مقدسہ میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی دو اقسام کی گئیں اور ان سب کے لئے حُسْنٰی یعنی جنت کا وعدہ کیا گیا۔

وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰىؕ کے تحت شیخ احمد صاوی مالکی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: "معنی یہ ہے کہ وہ تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان جو فتحِ مکہ سے پہلے ایمان لائے اور راہِ خدا میں خرچ کیا اور جنہوں نے فتحِ مکہ کے بعد ایمان لاکر راہِ خدا میں خرچ کیا، اللہ پاک نے ان تمام سے حُسْنٰی یعنی جنت کا وعدہ فرمالیا ہے۔" (تفسیر صاوی، 6/2104)

حکیم الامّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الحَنّان اس کے تحت فرماتے ہیں: ان (صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) کے درجے اگرچہ مختلف ہیں مگر ان سب کا جنتی ہونا بالکل یقینی ہے کیونکہ رب وعدہ فرما چکا ہے۔ تمام صحابہ عادل و متقی ہیں کیونکہ سب سے رب نے جنت کا وعدہ فرمالیا، جنت کا وعدہ فاسق سے نہیں ہوتا۔ جو تاریخی واقعہ ان میں سے کسی کا فِسق ثابت کرے وہ جھوٹا ہے، قرآن سچا ہے۔ (نور العرفان، آیتِ مذکورہ کے تحت)

ہر صحابیِ نبی جنّتی جنّتی ہر صحابیِ نبی جنّتی جنّتی

کافروں کے استعمال شدہ کپڑے بیچنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ میرا پرانے کپڑوں کا ٹھیلہ ہے اور اس میں کافروں کے بھی استعمال شدہ کپڑے ہوتے ہیں، ہو سکتا ہے کہ پاک کے ساتھ ساتھ ناپاک کپڑے بھی ہوتے ہوں تو کیا اس طرح کپڑوں کو بیچنا جائز ہے؟ اگر بالفرض کسی کپڑے کا ناپاک ہونا مجھے معلوم بھی ہو تو اس کو بیچنا کیسا ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: کپڑے پاک ہوں یا ناپاک دونوں صورتوں میں ان کا بیچنا جائز ہے البتہ جب تک کپڑوں کا ناپاک ہونا معلوم نہ ہو ان کو پاک ہی سمجھا جائے گا۔ رہی بات کہ کسی کپڑے کے بارے میں آپ کو یقین کے ساتھ ناپاک ہونے کا علم ہے تب بھی اس کی خرید و فروخت تو جائز ہوگی لیکن خریدار کو ضرور بتایا جائے تاکہ وہ اسے پاک کئے بغیر استعمال نہ کرے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

جمعہ کی کونسی اذان کے بعد کاروبار بند کرنے کا حکم ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ جمعہ کے دن کونسی اذان پر کاروبار بند کرنے کا حکم ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: جمعہ کی پہلی اذان ہوتے ہی کاروبار بند کرنا اور جمعہ کے لئے سعی کرنا واجب ہے۔ اذان ہونے کے بعد خرید و فروخت کرنا ناجائز و گناہ ہے۔ صدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی ارشاد فرماتے ہیں: ”پہلی اذان کے ہوتے ہی سعی واجب ہے اور بیع وغیرہ ان چیزوں کا جو سعی کے مُنافی ہوں چھوڑ دینا واجب، یہاں تک کہ راستہ چلتے ہوئے اگر خرید و فروخت کی تو یہ بھی ناجائز اور مسجد میں خرید و فروخت تو سخت گناہ ہے۔“ (بہار شریعت، 1/775)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مسائل سیکھے بغیر تجارت یا ملازمت کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر کوئی شخص تجارت کے مسائل سیکھے بغیر تجارت کرتا ہے یا کوئی ملازم اجارے کے مسائل سیکھے بغیر ملازمت کرے تو اس کی کمائی حلال ہوگی یا نہیں؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: تجارت کرنے والے کے لئے تجارت کے اور ملازمت کرنے والے کے لئے ملازمت و اجارہ کے ضروری مسائل سیکھنا فرض ہے اور نہ سیکھنا گناہ ہے۔ البتہ کوئی بغیر مسائل جانے کاروبار یا نوکری کرتا ہے تو اگر کوئی ایسی بات نہیں پائی جاتی جس سے روزی حرام ہو جاتی ہو تو ایسے شخص کی آمدنی کو حلال ہی کہیں گے۔ اور اگر کوئی ایسی بات پائی جائے جس سے روزی حرام ہو جاتی ہے مثلاً کاروبار میں کم تول کر پورے پیسے لئے یا ملازمت میں چھٹی کرنے کے باوجود جھوٹی حاضری لگا کر تنخواہ لی تو اب اس قدر روزی حرام ہوگی جتنی قیمت کم تول کر اضافی وصول کی یا جو رقم جھوٹی حاضری کے

*دار الافتاء اہلِ سنّت نور العرفان، کھارادر، باب المدینہ کراچی

دن کی اسے ملی۔ ضروری مسائل نہ جاننے والے کی مطلقاً پوری روزی حرام نہیں ہوتی۔ البتہ یہ بات ہے کہ دینی مسائل نہ جاننے والے غلطیوں کے زیادہ مرتکب ہوتے رہتے ہیں۔ بسا اوقات روزی بھی حرام ہوجاتی ہے لیکن انہیں معلوم ہی نہیں پڑتا۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ذخیرہ اندوزی کی تعریف اور اس کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ اِحتِکار کا حکم کیا ہے اور اِحتِکار کس کو کہتے ہیں؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: اِحتِکار سخت ممنوع، ناجائز و گناہ ہے، اس کی مذمّت پر کئی احادیث وارد ہیں۔

حضرتِ سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ”جس نے مسلمانوں پر غلّہ روک دیا، اللہ تعالٰی اُسے جُذام (کوڑھ) اور اِفلاس میں مبتلا فرمائے گا۔“ (مشکوٰۃ المصابیح، 1/535، حدیث: 2895)

اِحتِکار کا لغوی معنٰی ہے گرانی کے انتظار میں کسی بھی چیز کا ذخیرہ کرلینا۔ جبکہ شریعت کی اصطلاح میں وہ چیز جو انسانوں یا جانوروں کی بنیادی خوراک ہے اسے اس نیت سے روک کر رکھنا کہ جب اس کی قیمت زیادہ ہو گی تب بیچیں گے بشرطیکہ نہ بیچنے سے لوگوں کو ضرر ہو اور وہ چیز شہر یا شہر کے قریب سے خریدی ہو، یہ اِحتِکار کہلاتا ہے۔ لہٰذا اگر اس کے نہ بیچنے سے لوگوں کو ضرر نہیں ہوتا، یا وہ چیز اس کی اپنی زمین کی ہے یا وہ دور سے خرید کر لایا ہے تو ان صورتوں میں روک کر رکھنا اِحتِکار میں داخل نہیں۔

اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت مولانا شاہ امام احمد رضاخان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن لکھتے ہیں: ”غلّہ کو اس نظر سے روکنا کہ گرانی کے وقت بیچیں گے بشرطیکہ اسی جگہ یا اس کے قریب سے خریدا اور اس کا نہ بیچنا لوگوں کو مُضِر ہو مکروہ و ممنوع ہے اور اگر غلّہ دُور سے خرید کر لائے اور باِنتظارِ گرانی نہ بیچے یا نہ بیچنا اس کا خلق کو مُضِر نہ ہو تو کچھ مضائقہ نہیں۔“ (فتاویٰ رضویہ، 17/189)

صدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی لکھتے ہیں: ”اِحتِکار یعنی غلّہ روکنا منع ہے اور سخت گناہ ہے اور اس کی صورت یہ ہے کہ گرانی کے زمانہ میں غلّہ خریدلے اور اُسے بیع نہ کرے بلکہ روک رکھے کہ لوگ جب خوب پریشان ہوں گے تو خوب گراں کرکے بیع کروں گا اور اگر یہ صورت نہ ہو بلکہ فصل میں غلّہ خریدتا ہے اور رکھ چھوڑتا ہے کچھ دنوں کے بعد جب گراں ہوجاتا ہے بیچتا ہے یہ نہ احتکار ہے نہ اس کی ممانعت۔ غلّہ کے علاوہ دوسری چیزوں میں اِحتِکار نہیں۔“

(بہارِ شریعت، 2/725)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

جعلی پروڈکٹ بیچنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک کمپنی نے کوئی پروڈکٹ بناکر مارکیٹ میں فروخت کرنا شروع کی، اب کوئی دوسرا شخص اسی نام سے اس پروڈکٹ کی نقل بناتا ہے اور اصل کمپنی کا نام استعمال کرکے یہ نقلی پروڈکٹ مارکیٹ میں سستے داموں بیچ رہا ہے۔ ایسا کرنا کیسا ہے؟ نیز اس پروڈکٹ کو سپلائی کرنا اور دوکاندار کا اسے گاہک کو بیچنا کیسا ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: کسی کمپنی کا نام استعمال کرکے جعلی پروڈکٹ بنانا اور خریدنے والے کو بتائے بغیر بیچ دینا حرام ہے کہ یہ دھوکا ہے اور دھوکا دے کر مال فروخت کرنا ناجائز و حرام ہے۔ مسلمان کی تجارت جھوٹ، وعدہ خلافی اور دھوکا دہی جیسے تمام خلافِ شرع امور سے پاک ہونا چاہیے۔ بکثرت احادیث ان کاموں کی مذمّت میں وارد ہوئی ہیں۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حضرت سیّدنا دَعْلج رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا تعارف اور پیشہ

عبدالرحمٰن عطّاری مدنی*

حالاتِ زندگی حضرتِ سیّدنا دَعْلَج بن احمد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ولادت تقریباً 259ھ میں ہوئی۔ آپ استاذُ المحدّثین، عظیم فقیہ اور مال دار تاجر تھے۔ ایک عرصہ تک مکۂ مکرمہ میں مقیم رہے اور سن 351ھ یا353ھ میں وصال ہوا۔ (سیر اعلام النبلاء، 12/204، 205، 207) **کس چیز کی تجارت کرتے؟** آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کپڑے کے تاجر تھے۔ (سیر اعلام النبلاء، 12/207) **مالدار کیسے ہوئے؟** حضرت ابنِ ابی موسیٰ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو کہیں مال کی ادائیگی کرنی تھی۔ ان کا بیان ہے کہ زمین وسیع ہونے کے باوجود مجھ پر تنگ ہوگئی تھی اور میں بہت پریشان تھا، کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ مال کس طرح سے ادا کروں؟ اسی پریشانی کے عالَم میں صبح سویرے کَرْخ جانے کے ارادے سے اپنے خچر پر سوار ہوگیا، میرا خچر کہاں جارہا تھا مجھے کچھ پتا نہیں تھا۔ خچر دَرْبُ السَّلُوْلی علاقے میں واقع حضرت دَعْلَج رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی مسجد کے دروازے پر آکر رُک گیا، میں مسجد میں داخل ہوا اور ان کے پیچھے فجر کی نماز پڑھی۔ نماز کے بعد حضرت دَعْلَج رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ میری طرف متوجّہ ہوئے، مجھے خوش آمدید کہا اور اپنے گھر لے گئے، وہاں دستر خوان بچھایا گیا اور کھانے کے لیے ہَرِیْسہ (عرب کا مشہور حلوہ) پیش کیا گیا، میں سوچوں میں گُم کھانے لگا، آپ نے مجھ سے پوچھا: کیا بات ہے میں تمہیں پریشان دیکھ رہا ہوں، میں نے اپنی پریشانی بتائی تو آپ نے فرمایا: بے فکر ہو کر کھاؤ، تمہاری حاجت پوری کردی جائے گی۔ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے مجھے دس ہزار دینار (یعنی سونے کی اشرفیاں) دیں، میں جب وہاں سے اٹھا تو میرا دل خوشی سے جُھوم رہا تھا۔ ان دیناروں سے میں نے مال کی ادائیگی کی، اس کے بعد جب اللہ پاک نے مجھے مال عطا فرمایا تو میں آپ کو لوٹانے کے لئے حاضر ہوا، آپ نے فرمایا: خدا کی قسم! میری نیّت اس کو واپس لینے کی نہیں تھی، اس سے بچّوں کے لئے سامان خرید لو۔ میں نے کہا: حضرت! آپ کو اتنا مال کیسے حاصل ہوا کہ آپ نے مجھے دس ہزار دینار دے دیئے؟ آپ نے فرمایا: میں قراٰن کا حافظ بنا، علمِ حدیث حاصل کیا اور ساتھ ساتھ کپڑوں کی تجارت بھی کرتا رہا، ایک دن ایک تاجر میرے پاس آیا اور پوچھا: کیا آپ کا نام دَعْلَج ہے؟ میں نے کہا: ہاں! اس نے کہا: میں اپنا مال مُضَارَبَت[1] کے طور پر آپ کو دینا چاہتا ہوں اور دس لاکھ درہم مجھے دے کر کہا: ہاتھ کُھلا رکھ کر کام کریں، مال خرچ کرنے کی جو جگہیں آپ کو معلوم ہیں وہاں مال لے جایئے۔ وہ تاجر ہر سال میرے پاس آتا اور مجھے دس لاکھ درہم دے کر جاتا، اس طرح مال بڑھتا جارہا تھا۔ ایک مرتبہ اس نے کہا: میرا سمندر میں بکثرت سفر رہتا ہے، اگر میں ہلاک ہوجاؤں تو یہ مال آپ کا ہے اس شرط پر کہ آپ اس سے صدقہ کریں گے، مساجد بنوائیں گے اور اسے خیر کے کاموں میں خرچ کریں گے۔ میں اس لئے مال نیکی کے کاموں میں خرچ کرتا ہوں۔ اللہ پاک نے میرے ہاتھ میں مال کو بڑھا دیا اور جب تک میں زندہ رہوں تم میرے اس معاملے کو چھپائے رکھنا۔ (سیر اعلام النبلاء، 12/206 ملخصاً)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) مضاربت ایک ایسا عَقْد ہے جو فریقین کے درمیان طے پاتا ہے۔ جس میں ایک فریق کی طرف سے رقم اور دوسرے کی طرف سے عمل ہوتا ہے جبکہ منافع (Profit) میں دونوں شریک ہوتے ہیں۔ (ماخوذ از تبیین الحقائق، 5/514)

* ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

ابو حارث عطاری مدنی*

بزرگانِ دین کے تجارت کے بارے میں فرامین

مسلمانوں کی ایک کثیر تعداد روزی کمانے کے لئے تجارت کو ذریعہ بناتی ہے، اسلام نے تجارتی معاملات کو بحسن و خوبی انجام دینے کے لئے کئی زریں اصول عطا فرمائے ہیں، اگر مسلمان تجارت میں سچائی اور دیانتداری سے کام لیں تو ان کی تجارت کو چار چاند لگ جائیں، آیئے تجارت کے حوالے سے بزرگوں کے اقوال اور معمولات ملاحظہ کرتے ہیں:

(1) گاہک کم ہونے کا سبب حضرت سیدنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار ایک مرتبہ بازار میں تشریف لائے اور کچھ لوگوں کے پاس آکر بیٹھ گئے اور ان سے پوچھا: بازار کیسا چل رہا ہے؟ انہوں نے کہا: بِکری کم ہے۔ آپ نے فرمایا: تم لوگوں نے دھوکے سے کام لیا ہوگا، پھر پوچھا: تمہارا سامانِ تجارت کیسا ہے؟ انہوں نے کہا: ناقص ہے، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: تم نے جھوٹ بولا ہوگا۔ پھر پوچھا: تمہارے سامانِ تجارت کی مقدار کتنی ہے؟ انہوں نے کہا: تھوڑی ہے، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: تم نے (چیز بیچتے وقت) قسم کھائی ہوگی۔ (بہجۃ المجالس وانس المجالس لابن عبد البر، 1/135)

(2) احکامِ تجارت نہ سیکھنے پر بازار سے نکال دیا حضرت سیدنا ابو محمد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا بیان ہے: میں نے مغرب کے وقت محتسب کو بازاروں میں گھومتے دیکھا، وہ ہر دکان پر ٹھہر کر دکان دار سے ان احکام کے متعلق پوچھتا جو سامان تجارت کے متعلق اس پر سیکھنا لازم ہیں اور یہ بھی پوچھتا کہ اس میں سود کس طرح شامل ہوجاتا ہے اور اس سے کیسے بچا جاسکتا ہے؟ اگر وہ صحیح جواب دیتا تو اسے دکان داری کرنے دیتا ورنہ اسے دکان سے کھڑا کر دیتا اور کہتا: ہم تجھے مسلمانوں کے بازار میں نہیں رہنے دیں گے تو مسلمانوں کو سود اور ناجائز چیزیں کھلائے گا۔ (المدخل لابن الحاج مکی، 1/114)

(3) اللہ پاک کے دسترخوان حضرت سیدنا حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: بازار زمین میں اللہ پاک کے دسترخوان ہیں، جو بازاروں میں (تلاشِ رزق کے لئے) آتا ہے وہ ان میں سے کچھ نہ کچھ پاتا ہے۔

(المجالسۃ وجواہر العلم، 3/ 122، رقم 3065)

(4) تاجر پر تعجب ہے! حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے تھے: تاجر پر تعجب ہے وہ کیسے سلامت رہ سکتا ہے، اگر اپنی چیز بیچتا ہے تو اس کی تعریفیں کرتا ہے اور اگر دوسرے سے کوئی چیز خریدتا ہے تو اس کی برائیاں کرتا ہے۔ (بہجۃ المجالس وانس المجالس لابن عبد البر، 1/136)

(5) اللہ پاک سے تجارت حضرت سیدنا جعفر بن محمد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: میں غریب و تنگ دست ہوتا ہوں تو صدقہ کرکے اللہ پاک سے تجارت کرتا ہوں پس اس میں نفع پاتا ہوں۔ (بہجۃ المجالس وانس المجالس لابن عبد البر، 1/138)

اللہ پاک ہمیں احکامِ شریعت پیشِ نظر رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

نواسیِ مصطفےٰ حضرت سیدتنا

زینب رضی اللہ تعالٰی عنہا کا صبر

(مزارِ حضرت زینب بنتِ علی رضی اللہ تعالٰی عنہا)

محمد شہزاد عطاری مدنی*

حضرتِ سیّدتنا بی بی زینب بنتِ علی رضی اللہ تعالٰی عنہما نور والے آقا، میٹھے مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نواسی، مولا علی و حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالٰی عنہما کی شہزادی اور جنّتی نوجوانوں کے سردار حسنینِ کریمین رضی اللہ تعالٰی عنہما کی سگی بہن ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حیاتِ ظاہری میں پیدا ہوئیں، بڑی عقل مند، دانا اور فراخ دِل تھیں۔(اسد الغابہ، 7/146)زینبِ کبریٰ آپ ہی کو کہا جاتا ہے۔ (تاریخ مدینہ دمشق،69/174)

نکاح اور اولاد آپ کے والد حضرتِ سیّدنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہ تعالٰی وجھَہُ الکریم نے اپنے بھتیجے حضرتِ سیّدنا عبدُاللہ بن جعفر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے آپ کا نِکاح کیا، ان سے آپ کے ہاں چار بیٹوں حضرت علی، حضرت عون اکبر، حضرت عبّاس، حضرت محمد اور ایک بیٹی حضرت اُمِّ کلثوم رضوان اللہ تعالٰی علیہم اَجمعین کی وِلادت ہوئی۔ (اسد الغابہ،7/146)

معرکۂ کربلا میں شرکت میدانِ کربلا میں آپ اپنے دو شہزادوں حضرت عَون اور حضرت محمد رضی اللہ تعالٰی عنہما کے ساتھ تشریف لائیں، دونوں شہزادوں نے دورانِ جنگ بہادری کے خوب جوہر دِکھائے، بالآخر ظالم یزیدیوں کو تہِ تیغ کرتے ہوئے شہادت کا جام نوش کرگئے۔ (سوانح کربلا، ص127 ماخوذاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صبر واستقامت سے کام لیتے ہوئے رضائے الٰہی پر راضی رہنا انتہائی اعلیٰ صفت ہے، صبر کرنے سے اللہ پاک کی خاص مدد ونصرت حاصل ہوتی ہے۔ حضرت سیّدتنا بی بی زینب رضی اللہ تعالٰی عنہا نے کربلا کے قیامت نُما سانحہ میں اپنے بیٹے، بھتیجے حتّٰی کہ جان سے عزیز بھائی امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنھم شہید ہوتے دیکھے لیکن اس کے باوجود ایک لمحے کے لئے بھی بے صبری کا مظاہرہ نہیں کیا اور آپ کے پائے استقامت میں ذرّہ برابر بھی لَرزِش نہیں آئی، گویا آپ صبر کا پہاڑ تھیں جنہیں درد و غم کا کوئی بھی طوفان ان کی جگہ سے ہٹا نہیں پایا۔

گھر لُٹانا جان دینا کوئی تجھ سے سیکھ جائے
جانِ عالم ہو فدا اے خاندانِ اہلبیت

(ذوقِ نعت، ص73)

مشکل وقت میں ان پاک ہستیوں کے مصائب یاد کرنے سے بھی صبر کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔ ایک مرتبہ ایک یزیدی نے کربلا کی ظاہری برتری کو اپنی فتح کی دلیل بناتے ہوئے طنز کا زہریلا تیر چلایا تو حضرت زینب رضی اللہ تعالٰی عنہا نے اسے منہ توڑ جواب دیا، پھر اللہ پاک کے انعامات پر یوں حمد بجالائیں: تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے حضرت محمد صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ذریعے ہمیں عزّت بخشی اور ہمیں خوب ستھرا کیا۔(الکامل فی التاریخ، 3/435ماخوذاً)

امامِ عالی مقام امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کی شہادت کے دو روز بعد اسیرانِ کربلا کو کوفہ لے جایا گیا، کوفہ سے واپسی پر جب ان کا گزر میدانِ کربلا سے ہوا تو وہاں شہداء کے خون سے لَت پَت مبارک جسم دیکھ کر عزّت مآب خواتینِ اہلِ بیت کے دل بیتاب ہوگئے، دل کا درد ضبط نہ ہو سکا، حضرت بی بی زینب رضی اللہ تعالٰی عنہا نے اس موقع پر بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! آپ پر آسمان کے فرشتوں کا درود ہو، دیکھئے! یہ حسین میدان میں

*شعبہ فیضانِ صحابیات وصالحات، المدینۃ العلمیہ، سردار آباد (فیصل آباد)

لیٹے ہوئے ہیں، خون میں لت پت ہیں، ان کے اَعْضاء ٹکڑے ٹکڑے ہیں، آپ کی بیٹیاں قید میں ہیں، آپ کی اولاد شہید کر دی گئی ہے اور ہوا ان پر خاک اُڑا رہی ہے۔

(الکامل فی التاریخ، 3/434 ماخوذاً)

اہلِ بیتِ اَطہار کی محبت کا دم بھرنے والو! مشکل گھڑی آن پڑے تو ان پاکیزہ نفوس کی پیروی میں آپ بھی بارگاہِ رسالت میں استغاثہ پیش کیا کیجئے، شرعاً اس میں کوئی حرج نہیں اور اللہ پاک چاہے تو اس کی برکت سے مشکلات بھی حل ہو جاتی ہیں۔

واللہ وہ سُن لیں گے فریاد کو پہنچیں گے
اتنا بھی تو ہو کوئی جو آہ کرے دِل سے

(حدائقِ بخشش، ص143)

بڑے نفع کا سودا

ابوالنّور عطاری مدنی*

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں اخلاص کے ساتھ خرچ کیا ہوا مال کبھی ضائع نہیں جاتا بلکہ اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اس کے نفع بخش ہونے کی ضمانت عطا فرماتا ہے چنانچہ اللہ رَبُّ الْعِزَّت نے فرمایا:

﴿مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضْعَافًا كَثِیْرَةً﴾ (پ2، البقرۃ:245) ترجمۂ کنزالایمان: ہے کوئی جو اللہ کو قرضِ حسن دے تو اللہ اس کے لئے بہت گُنا بڑھا دے۔

باغ صدقہ کردیا حضرتِ سیّدُنا ابوالدَّحْدَاح رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بارگاہِ نبوی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یاحبیبَ اللہ! میرے دو باغ ہیں۔ اگر میں ان میں سے ایک صدقہ کر دوں تو کیا مجھے اس جیسا باغ جنت میں ملے گا؟ فرمایا: ہاں۔ تو عرض کی: کیا میرے ساتھ میری بیوی اُمِّ دحداح بھی اسی باغ میں ہوں گی؟ فرمایا: ہاں۔ عرض کی: میرے بچے بھی میرے ساتھ ہوں گے؟ فرمایا: ہاں۔ پھر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ان میں سے بہترین باغ کو جس کا نام حنینہ تھا خیرات کر دیا۔ ان کے بال بچے اسی باغ میں رہتے تھے۔ آپ اس باغ پر پہنچے اور دروازے پر کھڑے ہو کر اپنی بیوی کو آواز دی کہ اے اُمِّ دحداح! یہاں سے نکل چلو۔ میں نے یہ رب کے ہاتھ بیچ دیا، اب یہ باغ ہمارا نہ رہا۔ اس سعادت مندی بیوی نے کہا کہ مبارک ہو تم نے بہترین ذات کے ساتھ بڑے ہی نفع کا سودا کیا۔ اس پر مَنْ ذَا الَّذِیْ سے تُرْجَعُوْنَ تک آیت نازل ہوئی۔ دُرِّ منثور میں ہے کہ اس باغ میں چھ سو درخت تھے۔

(تفسیر نعیمی، 2/486 ملخصاً، تفسیر کبیر، 2/499، تفسیر درمنثور، جزء2، 1/746)

پھر حضرت سیدتنا اُمِّ دحداح رضی اللہ تعالٰی عنہا اپنے بچوں کے پاس آئیں اور ان کے منہ میں موجود کھجوریں بھی نکالنے لگیں اور جو ان کے پاس خوشوں (یعنی گچھوں) میں تھا اسے بھی جھاڑ دیا اور بچوں کو لے کر دوسرے باغ میں منتقل ہو گئیں۔ حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کتنے ہی پھلوں سے لدے ہوئے بھاری بھرکم درخت اور وسیع گھر ابوالدّحداح کے لئے ہیں۔ (تفسیر الثعلبی، پ2، البقرۃ، تحت الآیۃ:245، 2/207)

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو اور اِسلامی بہنو! حضرت سیّدنا ابوالدّحداح کا مبارک عمل تو قابلِ تقلید ہے ہی، مگر حضرت سیّدتنا اُمِّ دحداح کا ایمان افروز جملہ "مبارک ہو تم نے بہترین ذات کے ساتھ بڑے ہی نفع کا سودا کیا" قابلِ صد ستائش اور ہمارے لیے قابلِ غور ہے۔ ہمیں بھی چاہئے کہ اپنے بھائیوں، والدین اور گھر کے دیگر افراد کو راہِ خدا میں خرچ کرنے کی ترغیب دلائیں اور ان کے خرچ کرنے پر ان کی حوصلہ افزائی کریں۔

*ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی*

نماز کا ایک مسئلہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ خواتین کا اسکرٹ پہن کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

اسکرٹ میں عورت کے بازو اور پنڈلیاں کھلی رہتی ہیں اور ایسا لباس عورت کو پہننا جائز نہیں اور نہ ہی اسکرٹ پہن کر نماز ہو سکتی ہے اس لئے کہ نماز میں ستر عورت فرض ہے اور بازو پنڈلیاں عورت کے ستر میں داخل ہیں۔ جب ستر میں شامل کسی بھی عضو کا چوتھائی حصّہ کھلا ہو یا متعدد اعضائے ستر کھلے ہونے کی صورت میں ان میں جو سب سے چھوٹا عضو ہے اس کا چوتھائی حصّہ کھلا ہو تو ایسی حالت میں نماز شروع ہی نہیں ہوتی بلکہ ذمّہ پر باقی رہتی ہے تو ایسا لباس جو اللہ تعالٰی کے حق کو پورا کرنے میں رکاوٹ بنے وہ کس قدر بُرا لباس ہے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ لہٰذا نہ تو نماز ایسا لباس پہن کر پڑھی جا سکتی ہے اور نہ ہی نماز کے علاوہ ایسا لباس پہننا جائز ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کیا عورت سجدہ کرتے وقت اپنی کلائیاں بچھائے گی؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ عورت سجدہ کرتے وقت اپنی کلائیاں زمین پر بچھا دے گی یا اُٹھا کے رکھے گی؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

عورت کا سجدہ مَردوں کے سجدے کی طرح نہیں بلکہ عورت کو حکم یہ ہے کہ وہ سمٹ کر سجدہ کرے، اپنے بازو کروٹوں سے، پیٹ ران سے، ران پنڈلیوں سے، اور پنڈلیاں زمین سے ملا دے اور اپنی کلائیاں زمین پر بچھا دے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کیا دورانِ خطبہ عورت گھر میں نمازِ ظہر پڑھ سکتی ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ مسجد میں جمعہ کا خطبہ پڑھا جا رہا ہو تو کوئی عورت اس وقت گھر میں ظہر کی نماز پڑھ سکتی ہے یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

مسجد میں ہونے والے جمعہ کے خطبے کے وقت عورتیں گھر میں نمازِ ظہر پڑھ سکتی ہیں البتہ بہتر یہ ہے کہ جمعہ کی جماعت ہو جانے کے بعد پڑھیں۔ خطبہ سننا مسجد میں موجود حاضرین پر فرض ہے گھر میں موجود عورتوں پر نہیں۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کیا عورت اندھیرے میں ننگے سر نماز پڑھ سکتی ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ گرمی کے موسم میں اسلامی بہن کمرے میں اندھیرا ہونے کی صورت میں ننگے سر نماز پڑھ سکتی ہے یا نہیں؟ نیز ایسی صورت میں اسے کوئی غیر محرم تو کیا محرم بھی نہیں دیکھ رہا ہوتا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

نماز کے لئے عورت کا سر اور اس کے لٹکتے بال بھی سترِ عورت میں شامل ہیں لہٰذا اگر عورت نے لباس ہونے کے باوجود دورانِ نماز اپنا سر نہ چھپایا تو نماز نہ ہوگی اور کمرے میں اندھیرا ہونے اور کسی کے نہ دیکھنے سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ نماز کے لئے ستر کا اہتمام کرنا فرض ہے۔

صدرُ الشریعہ بدرُ الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی ارشاد فرماتے ہیں: سَترِ عورت ہر حال میں واجب ہے، خواہ نماز میں ہو یا نہیں، تنہا ہو یا کسی کے سامنے، بلا کسی غرضِ صحیح کے تنہائی میں بھی کھولنا جائز نہیں اور لوگوں کے سامنے یا نماز میں تو ستر بالاجماع فرض ہے۔ یہاں تک کہ اگر اندھیرے مکان میں نماز پڑھی، اگرچہ وہاں کوئی نہ ہو اور اس کے پاس اتنا پاک کپڑا موجود ہے کہ ستر کا کام دے اور ننگے پڑھی، بالاجماع نہ ہوگی۔ الخ۔ (بہار شریعت، 1/479)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* دار الافتاء اہلِ سنّت نور العرفان، کھارادر، باب المدینہ کراچی

روشن ستارے

عدنان احمد عطاری مدنی*

حضرت سیّدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ

مزار حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ

تاجدارِ رسالت صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کا سفرِ ہجرت ختم ہوا اور مدینے میں آمد ہوئی تو جاںنثاروں کا جُھرمَٹ ساتھ تھا۔ سُواری جُوں جُوں آگے بڑھتی جاتی راستے میں انصار انتہائی جوش و مَسَرَّت کے ساتھ اونٹنی کی مہار تھام کر عرض کرتے: یارسولَ اللہ! آپ ہمارے گھر کو شرفِ نُزُول بخشیں مگر جانِ عالَم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم ہر ایک سے فرماتے: اس کے راستے کو چھوڑ دو! جس جگہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو منظور ہو گا اسی جگہ میری اونٹنی بیٹھ جائے گی۔ بالآخر ایک مکان کے سامنے اونٹنی بیٹھ گئی صاحبِ مکان جلدی سے آگے بڑھے اور سیّدِ عالَم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کا سامان اُتارا اور اٹھا کر اپنے گھر میں لے گئے۔ مدینے کے سلطان رحمتِ عالمیان صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم نے سات ماہ یہیں قیام فرمایا یہاں تک کہ مسجدِ نبوی اور اس کے آس پاس کے حُجرے تیار ہوئے تو اُمّہاتُ المؤمنین رضیَ اللہُ تعالٰی عنہُنّ کے ساتھ ان حُجروں میں قیام فرما ہوگئے۔ (طبقاتِ ابنِ سعد، 1 / 183 ملخصاً، سیرت ابن ہشام، ص: 198، 199 ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مدینۂ منوّرہ میں حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کی میزبانی کا شرف حاصل کرنے والے سب سے پہلے خوش نصیب صحابی حضرت سیّدنا ابو ایوب انصاری رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ تھے۔

اصل نام آپ کا اصل نام خالد بن زید بن کلیب تھا جبکہ کنیت ابو ایوب تھی۔ ہجرت سے قبل عُقبہ کی گھاٹی میں نبیِّ کریم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کے دستِ اقدس پر بیعت کرنے والے تقریباً 70 خوش نصیب حضرات میں آپ بھی شامل تھے۔ (طبقات ابن سعد، 3 / 368، 369)

پانی نیچے نہ گرنے دیا آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ اپنے ہر قول و فعل سے پیارے آقا صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے بے پناہ ادب و احترام اور عقیدت و جاںنثاری کا مظاہرہ کرتے، اسی لئے پہلے پہل آپ نے حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے اوپر کی منزل پیش کی مگر تاجدارِ مدینہ صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم نے ملاقاتیوں کی آسانی کا لحاظ فرماتے ہوئے نیچے کی منزل کو پسند فرمایا۔ ایک مرتبہ مکان کے اُوپر کی منزل پر پانی کا گھڑا ٹوٹا تو فوراً اپنا لحاف ڈال کر سارا پانی اس میں خشک کر لیا گھر میں موجود اِکلوتا لحاف اب گیلا ہوچکا تھا (رات بھر سردی میں ٹھٹھرتے رہے) مگر یہ گوارا نہ کیا کہ پانی بہہ کر نیچے کی منزل میں چلا جائے اور رحمتِ عالَم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کو کچھ تکلیف پہنچے۔ (سیرت ابن ہشام، ص 199)

کہیں بے ادبی نہ ہو جائے! ایک رات آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ کے دل میں خیال آیا کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم نیچے کی منزل میں تشریف فرما ہوں اور ہم اُوپر! یہ خیال آتے ہی آپ اور آپ کی زوجۂ محترمہ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہُما کونے میں سمٹ گئے اور پوری رات یونہی گزار دی۔ صبح ہوتے ہی دربارِ نبوی میں حاضر ہوئے اور گریہ و زاری کرتے ہوئے عرض گزار ہوئے: ہمیں اس بات کا ڈر ہے کہ اوپر رہنے کی وجہ سے ہمارے قدموں کی خاک کا کوئی ذَرّہ جسمِ اطہر پر نہ آجائے (اور ہمارا شمار بے ادبوں میں نہ ہوجائے)، آقائے دو عالَم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کی محبت اور گریہ و زاری

*مُدَرِّس مرکزی جامعۃ المدینہ،
عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

دیکھی تو اوپر کی منزل پر تشریف لے آئے۔ (دلائل النبوۃ للبیہقی، 2/501، مسلم، ص 874، حدیث: 5358)

برتن سے برکتیں لیتے آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ جانِ عالَم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کیلئے کھانا بھیجتے اور جب برتن واپس آتے تو پوچھتے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کی انگلیاں کس جگہ سے مَس ہوئیں پھر حصولِ بَرَکت کے لئے انگلیوں کے نشانِ اَقدس سے لقمہ اُٹھاتے اور کھانا کھاتے۔(مسند احمد، 9/135، حدیث: 23576)

دعائے نبوی ایک موقع پر آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ نے رات بھر کاشانۂ نبوی پر پہرہ دیا، صبح ہوئی تو دعائے نبوی یوں ملی: اے اللہ! تو ابو ایوب کو اپنے حِفظ واَمان میں رکھ جس طرح اس نے میری نگہبانی کرتے ہوئے رات گزاری۔(سیرت ابن ہشام، ص442)

موئے مبارک کا ادب ایک مرتبہ حضور سیّدِ عالَم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم صَفا و مروہ کی سَعی فرمارہے تھے کہ رِیش مبارک سے ایک بال جدا ہو کر نیچے کی طرف آیا آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ تیزی سے آگے بڑھے اور موئے مبارک زمین تک پہنچنے سے پہلے ہی اسے اپنے ہاتھوں میں لے لیا۔ سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کو دُعا دی: اللہ تعالٰی تم سے ہر ناپسندیدہ بات دور کردے۔(معجم کبیر، 4/172، حدیث: 4048)

روضۂ رسول پر حاضری ایک بار آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ آئے اور روضۂ انور پر اپنا چہرہ رکھ دیا۔ حاکم مَرْوَان نے دیکھا تو کہا: یہ کیا کررہے ہو؟ فرمایا: میں اینٹ پتھر کے پاس نہیں آیا بلکہ رسولُ اللہ صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں آیا ہوں۔(مسند احمد، 9/148، حدیث: 23646)

حیاتِ مبارکہ کے مختلف پہلو آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ کی سیرتِ طیبہ کا مطالعہ کرنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ آپ متقی پرہیز گار، باہمت وبہادر، صبر واستقلال کے پہاڑ اور جذبۂ جہاد سے لبریز تھے۔(اعلام للزرکلی، 2/295) چنانچہ 2ہجری میں غزوات کا سلسلہ شروع ہوا تو ہر غزوہ میں شرکت کی اور ایک پرجوش مجاہد کی حیثیت سے آخری دَم تک ہر سال جہاد میں حصہ لیتے رہے، حضرتِ سیّدنا علیُ المرتضیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ساتھ خَوارِج کے خلاف نہروان کی مشہور جنگ میں **مُقَدَّمَۃُ الْجَیْش** (فوج کے آگے چلنے والے دستے) کے سالار کی حیثیت سے شامل ہوئے۔(الاستیعاب، 4/169) 50 یا 51 ہجری میں حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ نے ایک لشکر قُسطُنطُنیہ کی تسخیر کے لئے روانہ کیا تو آپ ایک عام مجاہد کی حیثیت سے شریک ہوگئے۔(الاستیعاب، 2/10) حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ کی شہادت کے دِنوں میں آپ مسجدِ نبوی میں اِمامت فرماتے رہے۔(التمہید لابن عبد البر، 4/410، تحت الحدیث: 1/232) حضرت سیّدنا علیُ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجہَہُ الْکریم کے ابتدائی دورِ خلافت میں مدینے کے گورنر رہے۔(الاستیعاب، 1/244)

وصالِ باکمال آخری اَیّام میں جب آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ سخت بیمار ہوگئے تو مجاہدینِ اسلام سے فرمایا: مجھے میدانِ جنگ میں لے جانا اور اپنی صفوں میں لٹائے رکھنا، جب میرا انتقال ہوجائے تو میری نعش کو قلعہ کی دیوار کے قریب دَفن کردینا، چنانچہ 51ہجری میں دورانِ جہاد آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ کو قُسطُنطُنیہ کے قلعہ کی دیوار کے قریب دَفن کردیا گیا۔ ابتدا میں اندیشہ تھا کہ شاید نصرانی قبرِ مبارک کو کھود ڈالیں مگر ان پر ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ مزارِ اقدس کو ہاتھ بھی نہ لگا سکے اور یقیناً یہ نبیِّ مختار صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کی دعا کا اثر تھا کہ آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ زندگی بھر مصائب و آلام سے محفوظ رہے اور بعدِ وفات بھی صدیوں تک نصاریٰ آپ کی قبرِ مبارک کی حفاظت اور نگرانی کرتے رہے حتّٰی کہ قُسطُنطُنیہ پر مسلمانوں نے فتح کا جھنڈا گاڑدیا۔ آج بھی ترکی حکومت کے زیرِ نگرانی آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ کا مزارِ اقدس اسی آن بان اور شان کے ساتھ آنے والوں کے دلوں میں سُرُور اور آنکھوں میں ٹھنڈک کا ساماں لئے ہوئے ہے۔ (کراماتِ صحابہ، 182ماخوذاً)

وسیلہ سے بارش برستی قحط سالی کے زمانے میں لوگ آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ کی قبرِ مبارک پر حاضر ہو کر بارش طلب کرتے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے طفیل پیاسی مخلوق کو سیراب کردیتا۔

(طبقاتِ ابن سعد، 3/370)

حضرت مولانا مفتی نقی علی خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

حافظ عرفان حفیظ عطاری مدنی*

ہند کے ایک شہر میں ایک مرتبہ بارش نہیں ہورہی تھی۔ لوگ بہت پریشان تھے، بالآخر یہ طے ہوا کہ اس شہر کے مشہور مولانا صاحِب سے دُعا کا عرض کیا جائے۔ مولانا نے لوگوں کو ساتھ لیا اور عید گاہ میں پہنچے اور نمازِ اِسْتِسْقا (بارش کے لئے پڑھی جانے والی نماز) ادا کی۔ بعدِ نماز جب دُعا کے لئے ہاتھ اٹھائے گئے تو لوگوں نے دیکھا کہ یکایک بادل اُمَنڈ آئے اور موسلا دھار بارش شروع ہوگئی۔ اس روز کے بعد لگاتار بارش ہوتی رہی یہاں تک کہ شہر کا قحط دور ہوگیا۔

(مولانا نقی علی خان از مولانا شہاب الدین ص52، 53 ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہندوستان کے اس شہر کا نام بریلی شریف اور ان مولانا کا نام حضرت علّامہ مولانا نقی علی خان علیہ رحمۃ الرَّحْمٰن ہے جو کہ امامِ اہلِ سنّت، اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربِّ العزت کے والدِ گرامی اور ایک عظیم علمی و روحانی شخصیت ہیں۔ اہلِ علم آپ کو رئیسُ المتکلمین اور رئیسُ الاَتْقیا کے القابات سے یاد کرتے ہیں۔

ولادتِ باسعادت آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ولادت 1246ھ جُمادَی الاُخریٰ کی آخری یا رَجَبُ المُرَجَّب کی پہلی تاریخ کو بریلی شریف میں ہوئی۔

تعلیم آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ساری تعلیم اپنے والدِ ماجد مولانا رضا علی خان علیہ رحمۃ الرَّحْمٰن سے حاصل کی جو اپنے زمانے کے زبردست عالِمِ دین تھے۔ (جواہر البیان فی اسرار الارکان، ص6) انہیں کے زیرِ سایہ فتویٰ نویسی کا آغاز فرمایا۔ والدِ محترم کے انتقال کے بعد 1282ھ بمطابق 1865ء سے وصال تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ افسوس کہ آپ کے فتاویٰ جات الگ سے جمع نہ ہوسکے۔

(مولانا نقی علی خان از مولانا شہاب الدین، ص 29، 30 مفہوماً)

اولادِ امجاد آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے تین شہزادے اور تین شہزادیاں تھیں، شہزادوں کے نام یہ ہیں: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، مولانا حسن رضا خان اور مولانا محمد رضا خان۔ (ایضاً، ص38)

بیعت و خلافت 5 جُمادَی الاُولیٰ 1294ھ کو اپنے صاحبزادے (اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ) کے ساتھ مارہرہ مطہرہ حاضر ہوئے اور خاتمُ الاَکابِر سیّدنا شاہ آلِ رسول رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے شرفِ بیعت حاصل کیا۔ مرشِدِ گرامی نے اُسی مجلس میں باپ اور بیٹے دونوں کو تمام سَلاسِل کی خلافت بھی عطا فرمادی۔

(علامہ مولانا نقی علی خان حیات اور علمی و ادبی کارنامے، ص 51)

سفرِ حرمینِ طیبین 1295ھ میں آپ علیل تھے۔ خواب میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت سے مشرف ہوئے تو سفرِ حج کا ارادہ فرمایا۔ بعض اَحباب نے بیماری کی وجہ سے اگلے سال حاضری کا مشورہ دیا تو ارشاد فرمایا: مدینہ طیبہ کے قصد سے قدم دروازہ سے باہر رکھوں پھر چاہے روح اُسی وقت پرواز کر جائے۔ اس سفر میں اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربِّ العزت بھی ہمراہ تھے۔ وہاں کئی علما سے ملاقاتیں رہیں اور ان سے سندِ حدیث حاصل فرمائی۔ (جواہر البیان فی اسرار الارکان، ص10)

تصانیف آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے سیرت، عقائد، اعمال اور تصوّف وغیرہ کے موضوع پر شاندار کُتُب تحریر فرمائیں۔ آپ کی تقریباً 26 تصانیف کے نام ملتے ہیں۔ چند کے نام درج ذیل ہیں۔ (1) جَوَاهِرُ الْبَيَانِ فِي أَسْرَارِ الْأَرْكَانِ (2) اَلْكَلَامُ الْأَوْضَحُ فِي تَفْسِيرِ سُورَةِ أَلَمْ نَشْرَحْ (3) سُرُورُ الْقُلُوبِ فِي ذِكْرِ الْمَحْبُوبِ (4) أُصُولُ الرَّشَادِ لِقَمْعِ مَبَانِي الْفَسَادِ (5) هِدَايَةُ الْبَرِيَّةِ إِلَى الشَّرِيعَةِ الْأَحْمَدِيَّةِ (6) إِذَاقَةُ الْآثَامِ لِمَانِعِي عَمَلِ

* مُدرِّس جامعۃ المدینہ، ماریشس

الْمَوْلَدِ وَالْقِیَام 7 اَحْسَنُ الوِعَا لِآدَابِ الدُّعَا 8 فَضْلُ الْعِلْمِ وَالْعُلَمَا (مولانا نقی علی خان از مولانا شہاب الدین، ص39، جواہر البیان فی اسرار الارکان، ص7، 8)

وصالِ مبارک 30ذوالقعدۃ الحرام1297ھ بمطابق 1880ء بروز جمعرات 51برس،5ماہ کی عمر میں وصال فرمایا اور والدِ محترم کے پہلو میں دَفن ہوئے۔(جواہر البیان فی اسرار الارکان، ص10)

آخِری کلام وتحریر اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربِّ العزت فرماتے ہیں کہ پچھلا (یعنی آخری) کلمہ کہ زبانِ فیضِ ترجمان سے نکلا لفظ ”اللہ“ تھا اور اَخیر تحریر کہ دستِ مبارک سے ہوئی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ تھی کہ انتقال سے دوروز پہلے ایک کاغذ پر لکھی تھی۔ (جواہر البیان فی اسرار الارکان، ص11)

اللہ پاک کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

شاہ زیب عطاری مدنی*

مشہور عاشقِ رسول بُزرگ، امیرِ ملّت حضرت پیر سیّد جماعت علی شاہ نقشبندی مُحدِّث علی پوری علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 1257ھ بمطابق 1841ء کو علی پور سیّداں (ضلع نارووال، پنجاب، پاکستان) میں ہوئی۔(تذکرہ اکابر اہلِ سنّت، ص113)

تعلیم وتربیت آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حفظِ قراٰنِ کریم کی سعادت اور ابتدائی تعلیم اپنے محلّے ہی میں حاصل کی اور مزید دینی تعلیم کے لئے برِّعظیم کے نامور عُلَما و مشائخ سے استفادہ کر کے علومِ عقلیہ و نقلیہ میں دسترس حاصل کی۔(اکابر تحریکِ پاکستان، ص114 ملخصًا)

بیعت وخلافت آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ علومِ ظاہری میں مہارتِ تامّہ حاصل کرنے کے بعد روحانی تربیت کے لئے حضرت خواجہ فقیر محمد المعروف باباجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوکر سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ میں مرید ہوئے اور قلیل مدّت کے بعد خلافت و اجازت سے مشرّف ہوئے۔

چند اوصاف اور کارنامے آپ باعمل عالمِ دین، شیخِ طریقت، عظیم مبلغِ اسلام اور متحرک (Active) راہنما تھے۔ آپ نے تبلیغِ اسلام کے سلسلے میں گرانقدر خدمات انجام دیں، کئی کفّار کو مشرف بہ اسلام کیا، سینکڑوں مسجدیں اور متعدّد مدرسے قائم کئے، تحریکِ پاکستان میں بھرپور حصّہ لیا۔ (تذکرہ اکابر اہلِ سنّت، ص113 تا 115 ملتقطاً)

عشقِ مدینہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ زبردست عاشقِ مدینہ تھے، مدینے کی ہر شے سے محبّت رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مدینۂ منورہ میں تھے کہ اتفاقاً آپ کے کسی مُرید نے مدینۂ منورہ کے ایک کتّے کو (مٹی کا) ڈھیلا مارا جس کی وجہ سے وہ کتّا چیخنے لگا، جب آپ کو پتا چلا تو آپ بے چین ہوگئے اور اپنے مُریدوں کو حکم دیا کہ فوراً اُس کتّے کو آپ کے پاس لائیں، جب وہ کتّا لایا گیا تو آپ اُٹھے اور روتے ہوئے اُس سے کہنے لگے: اے دیارِ حبیب کے رہنے والے! لِلّٰہ میرے مُرید کی اِس لغزش کو مُعاف کردے۔ پھر بُھنا ہوا گوشت اور دودھ منگوایا اور اُس کتّے کو کھلایا، پلایا۔ (سنّی علماء کی حکایات، ص211 ملخصًا)

تصانیف ”ضرورتِ شیخ، یارانِ طریقت، اطاعتِ مرشد، مریدِ صادق“ آپ کی یادگار تصانیف ہیں۔

وصال آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال 26 ذوالقعدۃ الحرام1370ھ بمطابق 30اگست 1951ء کو ہوا۔ آپ کا مزار علی پور سیّداں (ضلع نارووال، پنجاب، پاکستان) میں مرجعِ خلائق ہے۔ (تذکرہ اکابر اہلِ سنّت، ص116۔117)

اللہ پاک کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی*

مقامِ شہدائے خندق

مزار شریف منصور بن حلاج

مزار شریف شیخ نور الحق پنڈوی

مزار شریف سید مخلص الرحمٰن

مزار شریف شیخ صفی الرحمٰن ردولوی

وہ بزرگانِ دین جن کا یومِ وصال / عرس ذوالقعدۃ الحرام میں ہے۔

ذُو الْقعدۃِ الْحرام اسلامی سال کا گیارہواں (11) مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، اَولیائے عِظام اور علمائے اسلام کا وصال یا عرس ہے، ان میں سے 20 کا مختصر ذکر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ذُو الْقعدۃِ الْحرام 1438ھ کے شمارے میں کیا گیا تھا۔[1] مزید کا تعارف ملاحظہ فرمائیے:

صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان

(1تا7) شہدائے غزوۂ خندق: یہ غزوہ مشرکین اور مسلمانوں کے درمیان مدینہ شریف میں (ایک قول کے مطابق) ذوالقعدہ 5 ہجری کو ہوا۔ اس میں 7 صحابۂ کرام (حضرت کعب نجاری، حضرت ابوسنان خَزْرَجی، حضرت طفیل خَزْرَجی، حضرت ثعلبہ خَزْرَجی، حضرت عبدُ اللہ اَوْسی، حضرت انس اَوْسی اور سیّدِ الاَوْس حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالٰی عنہم) شہید ہوئے۔ (زرقانی علی المواہب، 3/65)

اولیائے کرام رحمہم اللہ السّلام

(8) ولیِ کامل حضرتِ سیِّدُنا حُسین بن منصور حَلّاج رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ولادت قصبہ طورِ بیضاء (صوبہ فارس) ایران میں ہوئی۔ آپ عالِمِ دین، صاحبِ دیوان اور اکابر اہلِ حال اولیائے کرام سے ہیں۔ ذوالقعدہ 309ھ کو بغداد (عراق) میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔ (مرآۃ الاسرار، ص377) (9) عارفِ ربّانی، حضرت سیّد صفیُّ الدّین حقّانی گازرُونی نقوی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت (صوبہ فارس) ایران میں ہوئی اور وصال 8 ذوالقعدہ 436ھ کو فرمایا، مزار اُوچ شریف (تحصیل احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور جنوبی پنجاب) پاکستان میں ہے۔ آپ ولیِ کامل، مستجابُ الدعوات اور پیر حاجت جیسے عظیم القابات سے مُلقّب تھے۔ سینکڑوں سالکین نے آپ سے فیض پایا۔ (اقوامِ پاکستان، ص290، 291) (10) قطبِ عالَم حضرت سیّدنا شیخ نورُ الحق احمد چشتی نظامی پنڈوی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت پنڈوہ (ضلع مالدہ مغربی بنگال) ہند میں ہوئی اور وصال 10 ذوالقعدہ 818ھ کو فرمایا، مزار پنڈوہ ہند میں مرجعِ اَنام ہے۔ آپ ولی ابنِ ولی، صاحبِ کرامات اور بنگال کے مشہور اولیا میں سے ہیں۔ (تحفۃ الابرار مترجم، ص231، مرآۃ الاسرار، ص1167تا1174) (11) حضرت بابا سیّد ابوالبرکات حسن بادشاہ پشاوری قادری علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت ٹھٹھہ (باب الاسلام سندھ) پاکستان میں ہوئی۔ آپ جیّد عالِمِ دین اور اکابر اولیائے پاکستان سے ہیں، تبلیغِ دین کے لئے کئی شہروں کا سفر کیا، کثیر لوگوں نے آپ سے استفادہ کیا۔ 21 ذوالقعدہ 1115ھ کو وصال فرمایا، مزارِ پُرانوار یکہ توت پشاور (خیبر پختونخواہ) پاکستان میں ہے۔ (تذکرہ علماء و مشائخ سرحد، ص49تا63، تذکرہ اولیائے پاکستان، 2/41) (12) بانیِ سلسلۂ جہانگیریہ، شیخ العارفین علّامہ سیّد محمد مخلص الرحمٰن جہانگیر شاہ قادری ابوالعلائی منعمی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 1229ھ میں مرزا کھیل (صوبہ چٹاگانگ) بنگلہ دیش میں ہوئی۔ آپ ولیِ کامل، عالمِ دین، مُصنّفِ کُتب اور مشہور شیخِ طریقت ہیں۔ آپ کا وصال 12 ذوالقعدہ 1302ھ میں ہوا، مزار مبارک جائے پیدائش میں مشہور ہے۔ (سالنامہ معارفِ رضا 2006ء، ص213)

علمائے اسلام رحمہم اللہ السّلام

(13) تلمیذ (شاگردِ) امام ابویوسف، امامِ احناف حضرت ہلال بن یحییٰ محدّث بصری حنفی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت دوسری صدی ہجری میں بصرہ عراق میں ہوئی اور وصال ذوالقعدہ 245ھ میں فرمایا، تدفین بصرہ عراق میں ہوئی۔ آپ صاحبِ اَحکامُ الوقف، بحرِ فقہ، امامِ وقت، قمرُ العلماء ہیں۔ آپ کا شمار محدّثینِ احناف اور جلیل القدر فقہاء میں ہوتا ہے۔ (تاریخ الاسلام، 18/528،

* رکنِ شوریٰ و نگران مجلس المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

طبقات الحنفیہ، جز2، ص207) **(14)** امامُ الائمہ حضرت امام محمد بن اسحاق بن خزیمہ نیشاپوری علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 223ھ کو نیشاپور (ضلع خراسان رضوی) ایران میں ہوئی اور وصال 2ذوالقعدہ 311ھ کو فرمایا، تدفین نیشاپور میں ہی ہوئی۔ آپ حافظِ قراٰن، محدّثِ جلیل، فقیہِ شافعی، مجتہد علی الاطلاق اور صاحبِ کرامت بزرگ تھے، "صحیح ابنِ خزیمہ" آپ کا ہی مجموعۂ حدیث ہے۔ (النجوم الزاہرہ فی ملوک مصر والقاہرہ، 3/209، محدثین عظام حیات وخدمات، ص391، 398) **(15)** شیخ الاسلام حضرت امام علی بن عمر دار قطنی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 306ھ میں محلہ دارِ قطن بغداد عراق میں ہوئی اور وصال 8 ذوالقعدہ 385ھ میں ہوا اور قبرستانِ حضرت معروف کرخی بغداد میں دفن کئے گئے۔ آپ ماہرِ علمِ حدیث، عللِ حدیث، اسمائے رجالِ حدیث، امامُ المحدثین، عالمِ باعمل اور "سننِ دارِ قطنی" سمیت 80 کُتب کے مصنّف ہیں۔ (تذکرۃ الحفاظ، جز 3، 2/134، 132، بستان المحدثین، ص119) **(16)** مؤرّخِ اسلام، حضرت امام شمسُ الدین محمد بن احمد ذہبی دمشقی حنبلی علیہ رحمۃ اللہ القوی 673ھ دمشق شام میں پیدا ہوئے۔ آپ قراٰنِ کریم کے حافظ، قراءتِ سبع کے قاری، عظیم محدّث، بہترین مؤرّخ، کثیر کُتب کے مصنّف اور استاذُ المحدّثین ہیں۔ مشہور تصانیف میں "تَارِیْخُ الْاِسْلَام وَفْیَاتُ الْمَشَاهِیْرِ وَالْاَعْلَام"، "سِیَرُ اَعْلَامِ النُّبَلَاء"، "تَذْکِرَۃُ الْحُفَّاظ"، "مِیْزَانُ الْاِعْتِدَال" ہیں۔ 3ذوالقعدہ 748ھ کو آپ نے وصال فرمایا، تدفین بابِ صغیر دمشق شام میں ہوئی۔ (سیر اعلام النبلاء، 1/11، تذکرۃ الحفاظ، 1/4) **(17)** شیخ الاسلام امام سراجُ الدّین عمر بُلْقِینی شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی کی ولادت 724ھ موضع بُلْقِینہ ضلع محلۃ الکبریٰ (صوبہ الغربیہ) مصر میں ہوئی۔ آپ حافظِ قراٰن، مجتہدِ وقت، فقیہِ زمانہ، محدّثِ کبیر، بانیِ مدرسہ بین السیارج (باب الشعریہ) قاہرہ، کئی کُتب کے مصنّف اور اکابرین علمائے شوافع سے ہیں۔ 10ذوالقعدہ 805ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک قاہرہ (حوش الاشرف) مصر میں ہے۔ (اعلام للزرکلی، 5/46، حسن المحاضرۃ، 1/283) **(18)** استاذالعلماء حضرت علّامہ شیخ صفیُّ الدین رَدُولوی اشرفی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت جونپور (یوپی) ہند میں ہوئی۔ آپ علوم وفنون میں ماہر، زہد وتقویٰ کے پیکر، سلطان التارکین (مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی) کے مرید و خلیفہ اور کئی کُتب کے مصنّف ہیں۔ آپ کی کتب "دَسْتُوْرُالْمُبْتَدِی" اور شرحِ کافیہ "غَایَۃُ التَّحْقِیق" عُلَما میں معروف ہیں۔ آپ نے 13ذوالقعدہ 819ھ کو وصال فرمایا، تدفین رَدُولی (ضلع فیض آباد، یوپی) ہند میں ہوئی۔ (فقہائے ہند، 2/352، 390) **(19)** شیخ الاسلام، مفتی الثقلین، امام الفروع والاصول، علّامۂ وقت شمسُ الدین ابنِ کمال احمد پاشا رومی حنفی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت دارالعلماء طوقات (مضافاتِ سیواس) شمال مشرقی ترکی میں ہوئی اور وصال 2ذوالقعدہ 940ھ کو فرمایا، تدفین استنبول (قدیم قسطنطنیہ) ترکی میں ہوئی۔ آپ حافظِ قراٰن، عظیمُ المرتبت عالمِ دین، عظیم حنفی فقیہ، مفتی وقاضیِ استنبول اور 300 سے زائد کُتب کے مصنّف ہیں۔ "مجموعہ رسائل ابنِ کمال پاشا" مطبوع ہے۔ (کواکب السائرہ، 2/108، 109، شذرات الذہب، 8/258، الطبقات السنیہ، 1/106) **(20)** امامُ المیراث حضرت علّامہ سراج احمد خانپوری چشتی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 1303ھ کو موضع مکھن بیلہ (تحصیل خانپور ضلع رحیم یار خان، جنوبی پنجاب) پاکستان میں ہوئی۔ آپ علّامۃُ الدہر، علوم وفنون بالخصوص علمِ میراث کے ماہر، مفتیِ اسلام، استاذُ العلماء اور اکابرینِ اہلِ سنّت سے ہیں۔ تصانیف میں کئی کُتب پر حواشی اور "سراجُ الفتاویٰ" شامل ہیں۔ آپ نے 5ذوالقعدہ 1392ھ کو وصال فرمایا۔ تدفین مقامِ پیدائش میں ہوئی۔

(تذکرہ اکابرِ اہلِ سنّت، ص146)

---

(1) ❀ شہزادۂ امامِ اعظم ابو حنیفہ حضرت حماد بن نعمان حنفی (ماہِ عرس ذوالقعدہ) ❀ حافظ الحدیث حضرت سیّدنا سلیمان بن احمد طبرانی (یومِ عرس 28ذوالقعدہ) ❀ حضرت مولانا شاہ ملّا جیون احمد صدیقی قادری حنفی (یومِ عرس 9ذوالقعدہ) ❀ حضرت خواجہ بندہ نواز گیسودراز سیّد محمد حسینی (یومِ عرس 16ذوالقعدہ) ❀ والدِ اعلیٰ حضرت رئیس المتکلمین مفتی نقی علی خان (یومِ عرس 30ذوالقعدہ)

اصلاحی کارنامے

امام طَبَرانی کی دینی خدمات

آصف جہانزیب عطاری مدنی*

رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی احادیث کی حفاظت اور ان کی خدمت ہمارے بُزرگانِ دین کا بے مثال کارنامہ ہے۔ جن بُزرگانِ دین نے خدمتِ حدیث میں نمایاں مقام حاصل کیا ان میں محدّثِ اسلام، حافظُ الحدیث، ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بھی شامل ہیں۔ **ولادت** آپ کی ولادت صفر المظفر 260ھ میں ہوئی۔ (تذکرۃ الحفاظ، 3/85) **علمی سفر کی ابتدا** آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے 13 سال کی عمر سے اپنے علمی سفر کا آغاز فرمایا چنانچہ آپ نے ملکِ شام کے شہروں، حَرَمَیْن طَیِّبَیْن، یمن، مصر، بغداد، کوفہ، بصرہ، اور اصبہان وغیرہ کے اصحابِ علم و فضل سے اپنی علمی پیاس بجھائی۔(تذکرۃ الحفاظ،3/85) آپ نے ایک ہزار سے زائد محدّثینِ کرام سے اِسْتِفادہ کیا جن میں امام نَسائی، امام ابوزرعہ ثقفی دمشقی اور شیخ علی بن عبد العزیز بغوی وغیرھم رحمھم اللہ تعالٰی قابلِ ذکر ہیں۔(تذکرۃ الحفاظ،3/85) **تین لاکھ حدیثیں** علم حدیث پر آپ کی انتہائی گہری نظر تھی، حضرت ابوالعباس احمد بن منصور علیہ رحمۃ اللہ الغفور فرماتے ہیں: میں نے امام طبرانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے تین لاکھ حدیثیں لکھی ہیں۔ (سیر اعلام النبلاء، 12/268) آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے بحیثیتِ محدّث اصبہان میں 60 سال قیام فرمایا۔ (سیر اعلام النبلاء، 12/265) **تصنیف و تالیف** آپ کا شمار کثیرُ التَّصانِیف بُزرگانِ دین میں ہوتا ہے۔ آپ کی تمام تصانیف میں معاجِمِ ثلاثہ آپ کی وجہِ شہرت ہیں۔ ان مَعاجم میں (1) اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر 60،000 احادیث پر مشتمل ہے، (2) اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط میں آپ نے ایک ہزار شیوخ کے انوکھے، دلچسپ واقعات اور احادیث جمع فرمائی ہیں جبکہ (3) اَلْمُعْجَمُ الصَّغِیر میں آپ نے ایک ہزار سے زیادہ شیوخ کی ایک ایک حدیث جبکہ آخر میں خواتین کی 2000 روایتیں جمع فرمائی ہیں۔ معاجِمِ ثلاثہ کے علاوہ (4) معرفۃُ الصَّحابۃ (5) دَلائلُ النُّبُوَّۃ (6) الدُّعاء (7) الرَّمی (8) کِتابُ المَناسِک (9) الاَوْلَوِیۃ فِی خِلافۃِ ابی بکرٍ وَّعمر (10) کتابُ التفسیر (11) مُسندِ عائشہ (12) مُسندِ ابی ہریرۃ وغیرہ قابلِ ذکر ہیں۔ (سیر اعلام النبلاء،12/269) **وصال و مدفن** منقول ہے کہ دشمنانِ دین نے آخری عمر میں آپ پر جادو کروا دیا جس سے آپ بینائی سے محروم ہوگئے اور 28 ذوالقعدہ 360ھ میں آپ کا وصال ہوا، آپ نے سو سال دس ماہ کی طویل عمر پائی۔ (سیر اعلام النبلاء، 12/269) آپ کی نمازِ جنازہ امام ابونُعَیم اصبہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے پڑھائی اور اَصبہان میں صحابیِ رسول حُمَمَۃُ الدَّوْسی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پہلو میں دفن ہوئے۔(محدثین عظام حیات و خدمات، ص426 ملخصاً، طبقات الحنابلۃ،2/43)

امام طبرانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے اپنی تمام عمر خدمتِ حدیث میں گزاری، آپ کی زندگی میں خلقِ خدا نے آپ سے فیض حاصل کیا اور آپ کے وصال کے بعد لوگ آپ کی کُتب سے مستفید ہورہے ہیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

صدرُ الشّریعہ اور کنزُالایمان

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ، محسنِ اہلِ سنّت، خلیفہ اعلیٰ حضرت، مُصنّفِ بہارِ شریعت حضرت علّامہ مولانا الحاج مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی 1300ھ بمطابق 1882ء میں مشرقی یوپی (ہند) کے قصبے مدینۃُ العلماء گھوسی میں پیدا ہوئے۔ (تذکرہ صدر الشریعہ، ص5)

صحیح اور اَغلاط سے مُنَزَّہ (مُ۔نَز۔زَہ) احادیث نَبویّہ واقوالِ ائمّہ کے مطابِق ایک ترجَمہ کی ضَرورت محسوس کرتے ہوئے آپ نے ترجمۂ قراٰن پاک کے لئے اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن کی بارگاہِ عظمت میں درخواست پیش کی تو ارشاد فرمایا: یہ تو بہت ضَروری ہے مگر چھپنے کی کیا صورت ہو گی؟ اس کی طَباعت کا کون اہتِمام کرے گا؟ باوُضو کاپیوں کو لکھنا، باوُضو کاپیوں اور حُرُوفوں کی تصحیح کرنا اور تصحیح بھی ایسی ہو کہ اِعراب نُقطے یا علامتوں کی بھی غلطی نہ رہ جائے پھر یہ سب چیزیں ہو جانے کے بعد سب سے بڑی مشکِل تو یہ ہے کہ پریس میں ہمہ وقت باوُضو رہے، بِغیر وُضو نہ پتّھر کو چھوئے اور نہ کاٹے، پتّھر کاٹنے میں بھی احتیاط کی جائے اور چھپنے میں جو جوڑیاں نکلی ہیں ان کو بھی بَہُت احتیاط سے رکھا جائے۔ آپ نے عرض کی: اِن شَآءَ اللہ جو باتیں ضروری ہیں ان کو پوری کرنے کی کوشِش کی جائے گی، بِالفرض مان لیا جائے کہ ہم سے ایسا نہ ہو سکا تو جب ایک چیز موجود ہے تو ہو سکتا ہے آئندہ کوئی شخص اس کے طَبع کرنے کا انتِظام کرے اور مخلوقِ خدا کو فائدہ پہنچانے میں کوشش کرے اور اگر اس وقت یہ کام نہ ہو سکا تو آئندہ اس کے نہ ہونے کا ہم کو بڑا افسوس ہو گا۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: ترجمہ کے لئے مستقل وقت نکالنا مشکل ہے اس لئے آپ رات کو سونے کے وقت یا دن میں قیلولے کے وقت آجایا کریں تو میں املا کرادوں، چنانچہ صدرُ الشَّریعہ ایک دن کاغذ، قلم اور دوات لے کر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور عرض کی: حضرت ترجمہ شروع ہو جائے چنانچہ اسی وقت ترجمہ شروع کروادیا گیا، آپ پہلے ترجمہ لکھتے پھر تفاسیر سے ملاتے، جس کی وجہ سے اکثر بارہ بجے کبھی کبھی دو بجے رات گئے اپنی رہائش گاہ پر واپس ہوتے۔ بِحَمْدِ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی مَساعیٔ جمیلہ سے خاطر خواہ کامیابی ہوئی اور آج مسلمانوں کی کثیر تعداد مُجدِّدِ اعظم، امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے لکھے ہوئے قراٰنِ پاک کے صحیح ترجمہ "ترجَمۂ کنزالایمان" سے مُستفید ہو کر آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (یعنی صدر الشریعہ) کی ممنونِ اِحسان ہے اور اِن شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔

(تذکرہ صدر الشریعہ، ص17تا19 ملخصاً، صدر الشریعہ نمبر، ص: 209 ملتقطاً)

گر اہلِ چمن فخر کریں اس پہ بجا ہے
امجد تھا گلابِ چمنِ دانش و حکمت

وِصال شریف 2 ذوالقعدۃ الحرام 1367ھ کی دوسری شب 12 بج کر 26 منٹ پر بمطابق 6 ستمبر 1948ء کو آپ وفات پاگئے۔ مدینۃُ العلماء گھوسی (ضلع اعظم گڑھ، ہند) میں آپ کا مزار زیارت گاہِ خاص و عام ہے۔

(تذکرہ صدر الشریعہ، ص39تا41 ملخصاً)

تاریخ کے اوراق

آبِ زَمْ زَمْ

اعجاز نواز عطاری مدنی*

آبِ زم زم ایک نہایت ہی مبارک پانی ہے جسے پی کر نہ صرف لاکھوں عاشقانِ رسول اپنی پیاس بجھاتے ہیں بلکہ اس سے خوب برکتیں بھی حاصل کرتے ہیں۔ **زم زم کو زم زم کیوں کہتے ہیں؟** آبِ زم زم تقریباً پانچ ہزار سال سے بھی پہلے اللہ کے نبی حضرتِ سیّدنا اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کی ایڑیوں کی برکت سے جاری ہوا۔ (مراٰۃ المناجیح، 1/7 ماخوذاً) آپ کی والدہ حضرتِ سیّدتنا ہاجِرہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے پانی کی تلاش میں صفا مَرْوَہ کے 7 چکر لگائے، پھر جب آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا مَرْوَہ سے حضرت اسماعیل علیہ السّلام کی طرف آئیں تو حضرت اسماعیل علیہ السّلام زمین پر اپنی ایڑی رگڑ رہے تھے جہاں سے ربّ تعالٰی نے چشمہ جاری فرمادیا۔ (تفسیر طبری، پ13، ابراھیم، تحت الآیۃ:37، 7/462 ملخصاً) ایک روایت کے مطابق جبریلِ امین علیہ السّلام کی ٹھوکر سے یہ چشمہ جاری ہوا۔ (ماخوذ از جامع لاحکام القرآن، پ2، البقرۃ، تحت الآیۃ:251، 2/196) حضرت ہاجرہ پانی کے پاس تشریف لائیں اور پانی کے بہاؤ کو روکتے ہوئے فرمایا: "زَمْ زَمْ" اسی لئے اسے آبِ زم زم کہا جانے لگا۔ (سمط النجوم العوالی، 1/187) بعد ازاں اسے کنویں میں تبدیل کر دیا گیا جسے چاہِ زم زم اور بئرِ اسماعیل کہا جانے لگا۔ **آبِ زم زم کے فضائل** 2 فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: (1) "آبِ زم زم اُسی مقصد کے لئے ہے جس کے لئے اسے پیا جائے۔" (ابن ماجہ، 3/490، حدیث: 3062) (2) "زمین پر سب سے بہترین پانی آبِ زم زم ہے۔" (مجمع الزوائد، 3/621، حدیث: 5712) **محلِ وقوع** یہ کنواں مسجدِ حرام میں خانۂ کعبہ کے جنوب مشرق میں تقریباً 21 میٹر کے فاصلے پر تہ خانے میں واقع ہے۔ **پانی نکلنے کی مقدار** ایک عربی اخبار کے مطابق زَمْ زَم کے چشمے سے فی گھنٹہ 68 ہزار 4 سو لیٹر پانی مسلسل نکالا جا رہا ہے۔ مسجدِ حرام سے ساڑھے چار کلو میٹر دور ایک کارخانہ میں یومیہ دو لاکھ گیلن آبِ زم زم ذخیرہ کیا جاتا ہے۔ **معدنیات کی موجودگی** آبِ زم زم میں سوڈیم، کیلشیم، میگنیشیم، پوٹاشیم، کلورائڈ، فلورائڈ وغیرہ پائے جاتے ہیں جو نہ صرف بڑی بڑی بیماریوں کو دور کرتے ہیں بلکہ توانائی بھی دیتے ہیں۔ **زَم زَم کی خصوصیات** ◆ زم زم کا کنواں آج تک خشک نہیں ہوا۔ ◆ اس میں نمکیات کی مقدار ہمیشہ یکساں رہتی ہے۔ ◆ دیگر کنووں میں کائی وغیرہ جم جاتی ہے اور جراثیم و دیگر خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں مگر چاہِ زم زم ان تمام خرابیوں سے پاک ہے۔ ◆ جس پانی پر سب سے زیادہ تحقیق کی گئی ہے وہ آبِ زم زم ہے۔ ◆ ایک تحقیق میں اسے زمین پر موجود پانی کا سب سے قدیم چشمہ قرار دیا گیا ہے۔ **زم زم میں شِفا ہے** فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: "زم زم بطورِ کھانا غذا اور بیماری کے لئے شِفا ہے۔" (مسند بزار، 9/361، حدیث: 3929) آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم آبِ زم زم کو برتنوں میں ڈال لیتے اور اسے مریضوں پر چھڑکا کرتے اور اُنہیں پلایا کرتے تھے۔ (تاریخ کبیر، 3/167، رقم: 3533) **زم زم کا ذائقہ** اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: زم زم شریف کا ایک معجزہ یہ بھی ہے کہ ہر وقت مزہ بدلتا رہتا ہے۔ کسی وقت کچھ کھاراپن، کسی وقت نہایت شیریں اور رات کے دو بجے اگر پیا جائے تو تازہ دوہا ہوا گائے کا خالص دودھ معلوم ہوتا ہے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص435) **زم زم پینے کے آداب** ◆ کھڑے ہو کر پیئیں ◆ بِسْمِ اللہ سے شروع کریں اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ پر ختم کریں ◆ حرمِ پاک میں ہوں تو زم زم پیتے وقت حتَّی الْامکان ہر بار کعبۂ معظّمہ کی طرف نگاہ اُٹھا کر دیکھیں ◆ پیٹ بھر کر پیئیں۔

* ذمہ دار شعبہ فیضانِ حدیث، المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

بچے کی موت کے فضائل

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے میٹھے میٹھے مدنی بیٹے دلشاد آرائیں!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

آصف بھائی نے یہ افسوس ناک خبر دی کہ آپ کا مدنی منّا رمضان المبارک 1439 سنِ ہجری کی دوسری رات صرف ایک دن دنیا میں سانس لے کر انتقال کر گیا، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن۔ اللہ کریم آپ کو، میری مدنی بیٹی کو، ننھیال اور ددھیال والوں کو سب کو صبرِ جمیل و صبرِ جمیل پر اجرِ جزیل مَرحمت فرمائے۔ صبر و ہمت سے کام لیجئے گا، اللہ کی رحمت بہت بڑی ہے، اِنْ شَآءَ اللہ یہ مدنی منّا آپ کا ضائع نہیں ہو گا، آپ کے لئے قیامت کا بہت بڑا ذخیرہ بنے گا۔ جو بچے دنیا سے جاتے ہیں ان کے بارے میں مختلف روایات ہیں کہ وہ اپنے ماں باپ کی سفارش کر کے جنت میں لے جاتے ہیں، جہنم سے آڑ بن جاتے ہیں وغیرہ وغیرہ، چنانچہ مکتبۃ المدینہ کی چھپی ہوئی کتاب "شرح الصدور" (مترجم) سے تین مدنی پھول پیش کرتا ہوں: فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: مسلمان گھرانے میں پیدا ہونے والا ہر بچہ جنت میں شکم سیر و سیراب ہوتا ہے اور اللہ پاک سے عرض کرتا ہے: اے میرے رب! میرے والدین کو میرے پاس بھیج دے۔ حضرت سیّدنا خالد بن معدان علیہ رحمۃ المنّان فرماتے ہیں: جنت میں طوبیٰ نامی ایک درخت ہے جو پورا کا پورا دودھ سے بھرے تھن کی طرح ہے، جو بھی شیر خوار بچہ مرتا ہے وہ اس درخت سے دودھ پیتا ہے اور حضرت سیّدنا ابراہیم خلیلُ اللہ علٰی نَبِیِّنَا وعلیہ الصَّلٰوۃ وَالسَّلام ان بچوں کی پرورش کرتے ہیں۔ حضرت سیّدنا عبید بن عمیر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: جنت میں ایک درخت ہے اور گائے کے دودھ سے بھرے تھنوں کی طرح اس کے بھی بہت تھن ہیں جن سے جنتیوں کے بچے غذا پاتے ہیں۔ (شرح الصدور مترجم، ص399) اللہ کریم آپ سب پر رحم کرے، رمضان المبارک کا مہینا ہے، خوب عبادت کیجئے، روزے رکھئے، نمازیں پڑھئے، تراویح پڑھئے اور زہے نصیب اللہ پاک توفیق دے تو عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ آکر اعتکاف کی سعادت حاصل کیجئے۔ یاد رکھئے! ایک دن کے بچے کو بھی ایصالِ ثواب ہوتا ہے۔ ایصالِ ثواب کی نیت بھی کر لیجئے آپ کو تو ثواب ملے گا مدنی منّے کو بھی ثواب ہو گا، اِنْ شَآءَ اللہ۔ ہمت کیجئے اور آجائیے۔ گھر میں سب کو سلام کہئے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عشرۂ مغفرت کی مبارک باد

حضرت سیّدنا شیخ جنید بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الہادِی کے مزار شریف (بغدادِ مُعلّٰی) کے متولی و امام و خطیب شیخ علی طارق الحنفی القادری مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی نے تحریری صورت میں ایک کارڈ ڈیزائن کر کے امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو رمضان المبارک کے دوسرے عَشرہ (یعنی عَشرۂ مغفرت) کے شروع ہونے کی مبارک باد پیش کی۔ جس پر امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے انہیں دعاؤں سے نوازتے ہوئے فرمایا:

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے قبلہ شیخ علی طارق حنفی قادری!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

آپ کی طرف سے ماہِ رمضان المبارک (1439ھ) کے دوسرے

عشرے کی مبارک باد کا خوبصورت تحریری پیغام ملا، اللہ پاک ماہِ رمضان المبارک کی برکتوں سے آپ کو اور مجھے مالامال کرے اور یہ رمضان المبارک (1439ھ) ہماری حتمی مغفرت کا باعث بنے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ مجھے بتایا گیا کہ آپ کا حادثہ (Accident) ہو گیا ہے اور آپ کو شدید چوٹیں آئیں ہیں اور علاج کے لئے آپ ہند جانے کا بھی قصد کررہے ہیں۔ اللہ کریم آپ کو آپ کے وطن میں ہی شِفائے کامِلہ عاجِلہ نافِعہ عطا فرمائے، اور جو کچھ آپ کے جسم کو نقصان ہوا اللہ کرے کہ وہ ختم ہو جائے، اللہ پاک آپ کو صحتوں، راحتوں، عافیتوں، دینی خدمتوں بھری طویل زندگی عطا کرے۔ صبر وہمت سے کام لیجئے گا، لَابَاْس طَھُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللہ! لَابَاْس طَھُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللہ! لَابَاْس طَھُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللہ! حضور سیّدی شیخ جنید بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الھادِی کے مزارِ فائز الانوار پر میرا اسلام عرض کیجئے گا اور میرے لئے وہاں پر بے حساب مغفرت کی دعا کیجئے گا۔ آپ ہمت رکھئے گا، صبر کیجئے گا اِنْ شَآءَ اللہ سب بہتر ہو جائے گا۔ اللہ پاک جو کرتا ہے بہتر کرتا ہے اِنْ شَآءَ اللہ اس میں آپ کی بہتری ہو گی، اللہ نے آپ کی جان بچائی یہ بھی اُس کا کرم ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ۔ یہ تکلیفیں جو آتی ہیں یہ گناہوں کے مٹنے کا سبب بنتیں اور باعثِ ترقیِ درجات ہوتی ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مدنی کاموں کا جذبہ رکھنے والے کی حوصلہ افزائی

جامعۃ المدینہ صادق آباد کے دَرَجہ خامسہ کے طالبِ علم ابراہیم عطاری 23 رمضان المبارک 1439ھ کو ایکسیڈنٹ میں شدید زخمی ہوگئے تھے۔ ایک رات زندگی و موت کی کشمکش میں گزار کر 24 رمضان المبارک (1439ھ) کی صبح کو انتقال کر گئے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو مدنی مذاکرے کے درمیان جب یہ افسوس ناک خبر ملی تو آپ نے مرحوم کے لئے (Live) دعائے مغفرت کی اور لواحقین سے تعزیت بھی فرمائی۔ جس پر ان کے بڑے بھائی یاسر عرفات عطاری مدنی (مدرس جامعۃ المدینہ) نے صَوتی پیغام کے ذریعے ایک اسلامی بھائی کو اپنے جذبات اور نیتوں کا اظہار کرتے ہوئے کچھ یوں کہا:

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ

ہمارے دَرَجہ خامسہ کے طالبِ علم ابراہیم عطاری کے جنازے میں رکنِ شوریٰ، دیگر احباب اور اسلامی بھائی شریک تھے، اللہ تعالٰی انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ میرے مرشدِ کریم نے بھی دعائیں عطا فرمائیں۔ یقیناً یہ بڑی سعادت کی بات ہے، اس موقع پر بھی اگر نیت نہ بنے تو پھر کب نیت بنے گی؟ اِنْ شَآءَ اللہُ العزیز میں چاند رات سے مدنی قافلے میں سفر کروں گا، اپنے بھائیوں کو بھی شرکت کراؤں گا اور تعزیت کے نام پر (بلاضرورت) بیٹھ کر وقت ضائع کرنا، گپے لگانے وغیرہ کا جو لوگوں نے رسم ورواج بنایا ہوا ہے اِنْ شَآءَ اللہ ان کو ختم کروں گا، سب کو مسجد میں بٹھاؤں گا اور ذکر و اذکار کی ترکیب بناؤں گا، میں خود اپنے گاؤں کے فیضانِ مدینہ گلزارِ حبیب میں معتکفین کی تربیت کے حوالے سے پورا وقت دوں گا، جب تک میں اپنے گاؤں میں ہوں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سارا وقت معتکفین کے ساتھ گزاروں گا، اس کے علاوہ جو مجھ سے اچھی اچھی نیتیں بنیں گی، مجھ سے جو ہو سکے گا میں دعوتِ اسلامی کے لئے کروں گا۔ میری جان، میری آن، میری آبرو، میری آل واولاد سب دعوتِ اسلامی پر قربان، اِنْ شَآءَ اللہ۔ میں نے جو عرض کیا ہے اِنْ شَآءَ اللہ میں ضرور یہ کام کروں گا۔

اِنْ شَآءَ اللہ میں وقتاً فوقتاً دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں شرکت کروں گا۔ میں باب المدینہ سے یہ نیت کرکے اپنے گاؤں آیا تھا کہ اپنے گاؤں جا کر گاؤں گاؤں جا کر بیان کروں گا اور ذہن بنا کر 126 اسلامی بھائیوں کو باب المدینہ اپنے خرچے پر لے کر جاؤں گا، اِنْ شَآءَ اللہ۔ مدرس ہونے کے ناطے میں ہاتھ جوڑ جوڑ کر عرض کروں گا کہ علمِ دین کی راہ میں اپنے بچوں کو ڈالیں۔ میری ضرور ایک سو چھبیس کی نیت تھی، نیت ہے اور

رہے گی اور اِنْ شَآءَ اللہ میں لے کر بھی آؤں گا۔ اگر ایک سو چھبیس سے زیادہ تیار ہوئے تو اِنْ شَآءَ اللہ میں سب کا اپنی جیب سے کرایہ ادا کرکے سب کو لے کر آؤں گا۔ جتنے دن داخلہ ہونے میں لگیں گے اتنے دن تک میں سب کے اخراجات اٹھاؤں گا اور جامعۃ المدینہ بھرنے کی کوشش کروں گا۔ بس مرشد کریم ہم سب کو، ہماری فیملی کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ پاک میرے مرشدِ کریم کے دَرَجات بلند فرمائے اور ان کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم و دائم فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے یاسر عرفات عطاری مدنی کی نیتوں اور جذبات سے متأثر ہو کر جوابی صوتی پیغام میں کچھ یوں ارشاد فرمایا:

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے میٹھے میٹھے مدنی بیٹے یاسر عرفات مدنی!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اللہ پاک آپ کے چھوٹے بھائی مرحوم ابراہیم عطاری کو غریقِ رحمت فرمائے، بے حساب بخشے، اٰمین۔ آپ کا صَوتی پیغام میں نے سنا، سُن کر جواب دینے کا میرا جذبہ بنا، مَاشَآءَ اللہ! آپ کی نیتیں، آپ کا جذبہ صد کروڑ مرحبا! میں آپ کے جذبے سے بڑا متأثر ہوا، اللہ کریم آپ کو استقامت دے، ہمارے دیگر اساتذۂ کرام و مدرِّسین کے لئے آپ کا یہ انداز لائقِ تقلید ہے۔ مَاشَآءَ اللہ! اللہ پاک آپ کو دونوں جہاں کی بھلائیاں نصیب فرمائے، آپ کے سارے گھرانے کو شاد و آباد پھلتا پھولتا مدینے کے صدا بہار پھولوں کے صدقے مسکراتا رکھے، اٰمین۔ بس خوب مدنی کام کرتے رہیں، علمِ دین کی بھی خدمت کرتے رہیں، جامعۃ المدینہ کو بھی بھرتے رہیں، مدنی قافلے میں سفر بھی کرتے رہیں اور دوسروں کو مدنی کاموں کا مدنی قافلوں کا ذہن بھی دیتے رہیں۔ مَا شَآءَ اللہ! مدینہ مدینہ۔ اللہ آپ کو خوش رکھے۔ بے حساب مغفرت کی دعا کا ملتجی ہوں۔ آپ کے تلامذہ اور سب گھر والوں کو میرا سلام۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

فیضانِ مشکل کُشا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم

حیدرِ کرّار، صاحبِ ذوالفقار، مولا مشکل کُشا، امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علیُّ المرتضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کا یومِ عرس رمضان المبارک کی 21 تاریخ کو نہایت عقیدت و احترام سے منایا جاتا ہے۔ شیخ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے 21 رمضان المبارک 1439ھ کو یومِ علی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی مناسبت سے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں جلوس اور مدنی مذاکرے کا اہتمام فرمایا، نیز مولا علی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی یاد میں اکیس سو اکیس 2121 مساجد بنانے کا اعلان فرمایا۔

فیضانِ مُشکل کُشا!
جاری رہے گا!

قبولِ اسلام کی مدنی بہاریں

رمضانُ المبارک 1439ھ کو جوہانسبرگ ساؤتھ افریقہ میں ایک غیر مسلم نے مبلغِ دعوتِ اسلامی مولانا عبدالنبی حمیدی صاحب کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ اس کا اسلامی نام محمد رمضان رکھا گیا۔ یکم جون 2018ء کو اولڈہم (Oldham) یوکے میں ایک غیر مسلم نے اسلام قبول کیا جس کا اسلامی نام محمد یوسف رکھا گیا۔

اشعار کی تشریح

ابو الحسان عطاری مدنی*

فقط اتنا سبب ہے انعقادِ بزمِ محشر کا
کہ ان کی شانِ محبوبی دکھائی جانے والی ہے

(ذوقِ نعت، ص161)

شرح قیامت کے 50ہزار سالہ دن اور اس کے مختلف مَراحِل کو منعقد کرنے کی حکمت یہ ہے کہ تمام مخلوق پر اللہ کریم کے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شان و عظمت اور آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبوبیت کا مقام ظاہر ہو جائے۔ **قیامت کی منظر کشی** قیامت کے دن زمین تانبے کی جبکہ سورج ایک میل کے فاصلے پر ہو گا۔ گرمی کی شدت کے باعث اس قدر پسینا بہے گا کہ اگر جہاز چھوڑیں تو اس میں بہنے لگیں، بھیجے (مغز) کھولتے ہوں گے، زبانیں سوکھ کر کانٹا ہو جائیں گی۔ اسی حالت میں قیامت کا آدھا دن یعنی تقریباً 25ہزار سال گزر جائیں گے لیکن حساب کتاب شروع نہ ہو گا۔ اب لوگ آپس میں مشورہ کرکے باری باری حضراتِ آدم و نوح، ابراہیم و موسیٰ اور عیسیٰ عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بارگاہوں میں حاضر ہو کر شفاعت کی التجا کریں گے لیکن ہر جگہ سے یہی جواب ملے گا کہ ہم سے یہ کام نہیں ہو سکے گا، تم کسی اور کے پاس جاؤ۔ آخر کار شفیعُ المذنبین، رحمۃٌ لِّلعٰلمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضری اور آپ کی شفاعت کی بدولت حساب کتاب کا سلسلہ شروع ہو گا۔ (خلاصہ از فتاویٰ رضویہ، 29/574، بہار شریعت، 1/70) **مقامِ محمود** اللہ ربُّ العزّت کے حبیب، حبیبِ لبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی یہ "شفاعتِ کُبریٰ" مؤمن، کافر، اِطاعت گزار اور گناہ گار سب کے لئے ہے جس پر اوّلین و آخرین سب آپ کی تعریف کریں گے، اِسی کا نام "مقامِ محمود" ہے جس کا تذکرہ قراٰنِ کریم میں یوں کیا گیا: ﴿عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا(۷۹)﴾ (پ15، بنی اسراءیل:79) ترجمۂ کنزالایمان: قریب ہے کہ تمہیں تمہارا ربّ ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔

شانِ محبوبی امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں قیامت کی منظر کشی کرنے کے بعد فرماتے ہیں: مسلمان بنگاہِ ایمان دیکھے اور حق جَلَّ وَعَلَا کی یہ حکمتِ جلیلہ خیال کرے کہ کیونکر اہلِ محشر کے دلوں میں ترتیب وار انبیائے عظام علیہمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی خدمت میں جانا اِلہام فرمائے گا اور دفعۃً بارگاہِ اقدس سیّدِ عالم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں حاضر نہ لائے گا کہ حضور تو یقیناً شفیع مُشَفَّع ہیں (یعنی آپ شفاعت فرمانے والے ہیں اور آپ کی شفاعت مقبول ہے)، ابتداءً یہیں آتے تو شفاعت پاتے مگر اوّلین و آخرین و موافقین و مخالفین خلقُ اللہ اجمعین پر کیونکر کھلتا کہ یہ منصبِ اَفْخَم اسی سیّدِ اکرم مولائے اعظم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا حصّۂ خاصّہ ہے جس کا دامنِ رفیع جلیل و مَنِیْع تمام انبیاء و مرسلین کے دستِ ہمّت سے بلند و بالا ہے۔ پھر خیال کیجئے کہ دنیا میں لاکھوں کروڑوں کان اس حدیث سے آشنا اور بے شمار بندے اس حال کے شناسا، عرصاتِ محشر میں صحابہ و تابعین وائمۂ محدّثین و اولیائے کاملین و علمائے عاملین سبھی

* ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

موجود ہوں گے، پھر کیونکر یہ جانی پہچانی بات دلوں سے ایسی بُھلا دی جائے گی کہ اتنی کثیر جماعتوں میں ان طویل مدتوں تک کسی کو اصلاً یاد نہ آئے گی، پھر نَوْبَت بَنَوْبت (باری باری) حضراتِ انبیاء سے جواب سنتے جائیں گے جب بھی مطلق دھیان نہ آئے گا کہ یہ وہی واقعہ ہے جو سچّے مُخْبِر (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے پہلے ہی بتایا ہے۔ پھر حضراتِ انبیاء علیہمُ الصّلٰوۃُ والثَّناء کو دیکھئے، وہ بھی یکے بعد دیگرے انبیائے مابعد کے پاس بھیجتے جائیں گے، یہ کوئی نہ فرمائے گا کہ کیوں بیکار ہلاک ہوتے ہو، تمہارا مطلوب اُس پیارے محبوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس ہے۔ **یہ سارے سامان اسی اظہارِ عظمت و اشتہارِ وجاہتِ محبوبِ باشوکت کی خاطر ہیں۔**

(فتاویٰ رضویہ، 30/225)

خدا اس واسطے قائم کرے گا بزمِ محشر کو
کہ دیکھیں اوّلین و آخریں عزّت محمد کی

(قبالۂ بخشش، ص142)

شمعِ رسالت کے پروانے

ذوالقعدۃ الحرام 6 ہجری میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایک ہزار چار سو صحابۂ کرام کو اپنے ہمراہ لے کر عمرہ کرنے مکّۂ مکرّمہ کی جانب روانہ ہوئے۔ راستے میں خبر ملی کہ کفارِ مکّہ مسلمانوں سے جنگ کرنے پر آمادہ ہیں اور انہیں مکّۂ مکرمہ زادھا اللہ شرفاً وتعظیماً میں داخل نہیں ہونے دیں گے۔ حضور اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم حُدَیْبِیہ کے مقام پر ٹھہر گئے اور حضرت سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیغام دے کر مکّۂ مکرّمہ بھیجا کہ ہم جنگ لڑنے نہیں بلکہ عمرہ ادا کرنے آئے ہیں، مگر کفارِ مکہ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نظر بند کر دیا اور ان کی شہادت کی افواہ پھیلا دی۔ حضور پاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ببول کے ایک درخت کے نیچے مسلمانوں سے حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بدلہ لینے کی بیعت لی، جسے بیعتِ رضوان کے نام سے جانا جاتا ہے۔

صحابہ کی تعظیمِ رسول

جب کفارِ مکہ کو اس بیعت کا معلوم ہوا انہوں نے صلح کا راستہ اپنانے میں عافیت سمجھی اور بات چیت کرنے کیلئے پے دَرْپے پانچ نمائندے بھیجے، انہی میں دوسرے نمبر پر آنے والے حضرت عُروہ بن مسعود بھی تھے جو اس وقت تک ایمان نہیں لائے تھے، دورانِ گفتگو انہوں نے جو صحابۂ کرام کا عشق اور اندازِ تعظیمِ رسول ملاحظہ کیا اسے کفارِ مکہ کے سامنے جا کر یوں بیان کیا: اے گروہِ قریش! میں بڑے بڑے کَرّوفر والے سلاطین و بادشاہوں حتّٰی کہ قیصر وکسریٰ اور نجاشی کے درباروں میں بھی گیا ہوں لیکن میں نے کسی بھی بادشاہ کے خدمت گاروں کو ایسا ادب و احترام کرتے نہیں دیکھا جیسا محمد (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے اصحاب اُن کا ادب و احترام کرتے ہیں، وہ وضو کرتے ہیں تو ان کے صحابہ وضو کا پانی حاصل کرنے کے لئے بے حد کوشش کرتے ہیں حتّٰی کہ ایسا لگتا ہے جیسے وضو کا پانی نہ ملنے کے سبب لڑ پڑیں گے، دہن یا بینی (منہ یا ناک مبارک) کا پانی ڈالتے ہیں تو صحابہ اسے ہاتھوں میں لے کر اپنے چہرے اور جسم پر ملتے ہیں، آپ (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کا کوئی بال جسدِ اطہر سے جدا نہیں ہوتا تھا مگر اس کے حصول کے لئے جلدی کرتے، جب کوئی حکم دیتے ہیں تو صحابہ فوراً تعمیل کرتے ہیں۔ خدا کی قسم! میں نے ایسا لشکر دیکھا ہے جو میدانِ جنگ میں تم سب کو مار ڈالے گا اور تم پر غالب آجائے گا۔ (الشفاء، 2/69، مدارج النبوۃ، 2/207 ملخصاً)

کُتُب کا تعارف

آصف اقبال عطاری مدنی*

بزرگانِ دین وسلف صالحین رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہم کی کتابِ حیات کا ہر صفحہ ہمارے لئے راہنمائی کا سامان کرتا ہے کیونکہ اِن پاکیزہ ہستیوں کے صبح وشام ربِّ کریم اور رسولِ رحیم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کی رضا پانے کی کوشش میں گزرتے ہیں لہٰذا اگر ہم ان کے حالات وفرامین کی روشنی میں اپنی زندگی کو گزارنے کا سامان کریں تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری دنیاو آخرت سنور جائے گی۔

پیارے اسلامی بھائیو! پندرھویں صدی ہجری کی عظیم شخصیت شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا **محمد الیاس عطّار قادری** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ **"مدنی مذاکروں"** کے ذریعے عقائد و اعمال، فضائل و مناقب، شریعت وطریقت، اور اخلاقیات و اسلامی معلومات وغیرہ کے متعلق پوچھے گئے سوالات کے علم وحکمت سے معمور جوابات کے ذریعے مسلمانوں کی تربیت فرماتے رہتے ہیں۔

آپ کے اِن علم و حکمت سے بھرپور مدنی پھولوں سے دنیا بھر کے مسلمانوں کو فیضیاب کرنے کیلئے **مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ** کا شعبہ **"فیضانِ مَدَنی مذاکرہ"** ان مَدَنی مذاکرات کو ترمیم و اضافہ کے ساتھ تحریری صورت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے۔ تادمِ تحریر دعوتِ اسلامی کا اشاعتی ادارہ مکتبۃ المدینہ **23 مدنی مذاکروں پر مشتمل** 31رسائل چھاپ چکا ہے، تین رسائل چھپنے کیلئے پریس میں ہیں، جبکہ 4رسائل عنقریب پریس بھیجے جانے والے ہیں۔ شائع شدہ 31رسائل کے نام یہ ہیں: 1 وضو کے بارے میں وسوسے اور ان کا علاج 2 مقدس تحریرات کے آداب کے بارے میں سوال جواب 3 پانی کے بارے میں اہم معلومات 4 بلند آواز سے ذِکر کرنے میں حکمت 5 گونگے بہروں کے بارے میں سوال جواب 6 جنتیوں کی زبان 7 اِصلاحِ اُمّت میں دعوتِ اسلامی کا کردار 8 سرکار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اندازِ تبلیغِ دین 9 یقین کامل کی برکتیں 10 وَلِیُّ اللہ کی پہچان 11 نام کیسے رکھے جائیں؟ 12 مساجد کے آداب 13 ساداتِ کرام کی عظمت 14 تمام دنوں کا سردار 15 اپنے لیے کفن تیار رکھنا کیسا؟ 16 نیکیاں چھپاؤ 17 یتیم کسے کہتے ہیں؟ 18 تجدیدِ ایمان و تجدیدِ نکاح کا آسان طریقہ 19 پیری مریدی کی شرعی حیثیت 20 قطبِ عالم کی عجیب کرامت 21 سفرِ مدینہ کے بارے میں سوال جواب 22 نظر کی کمزوری کے اسباب مع علاج 23 شریر جنات کو بدی کی طاقت کہنا کیسا؟ 24 بچوں کی تربیت کب اور کیسے کی جائے ؟ 25 اَنبیا و اولیا کو پکارنا کیسا؟ 26 تحفے میں کیا دینا چاہئے؟ 27 تنگدستی اور رزق میں بے برکتی کا سبب 28 حافظہ کمزور ہونے کی وجوہات 29 صلح کروانے کے فضائل 30 دِل جیتنے کا نسخہ 31 جنّت میں مَردوں کو حوریں ملیں گی تو عورتوں کو کیا ملے گا؟

پیارے اسلامی بھائیو! امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ کے ان مدنی گلدستوں کا مطالعہ کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عقائد و اعمال کی دُرستی، ظاہر و باطن کی اصلاح اور محبتِ الٰہی و عشقِ رسول کی لازوال دولت کے ساتھ ساتھ مزید حصولِ علمِ دین کا جذبہ بھی بیدار ہوگا۔ آپ خود بھی ان رسائل کا مطالعہ کیجئے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی پڑھنے کی ترغیب دلائیے۔ ربِّ کریم ہمیں ان کی برکتوں سے مالا مال فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

*شعبہ تراجم، المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

ذریعۂ آمدنی کی اہمیت

ابو صفوان عطاری مدنی*

بزرگانِ دین مخلوق کی محتاجی سے بچنے اور اللہ پاک کی عبادت پر مدد حاصل کرنے کے لئے کسبِ حلال کا جائز ذریعہ اختیار کرنے کو بہت اہمیت دیا کرتے تھے، چنانچہ ❁ حضرتِ سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: راہِ خدا میں شہید ہونے کے بعد مجھے کوئی موت اس سے زیادہ محبوب نہیں کہ اللہ کے فضل (یعنی رزقِ حلال) کی تلاش میں زمین میں سفر کرتا ہوا اپنی سواری پر مرجاؤں۔ ❁ ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا بیان ہے: میں نے حضرت سیّدنا عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے سمندر میں تجارت کرنے کے متعلق پوچھا تو آپ نے ارشاد فرمایا: خشکی اور تَری میں تجارت کرو اور لوگوں کی محتاجی سے آزاد ہوجاؤ۔ ❁ امام محمد بن سیرین علیہ رحمۃ اللہ المُبِین کے پاس جب کوئی شخص عرب شریف سے آتا تو آپ اس سے فرماتے: تم تجارت کیوں نہیں کرتے؟ حالانکہ حضرتِ سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ قریش کے تاجر تھے۔ ❁ ایک شخص کی حضرتِ سیّدنا حسن بن یحییٰ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے سرزمینِ حَبشہ میں ملاقات ہوئی، آپ کے پاس تجارتی سامان تھا۔ اس نے پوچھا: آپ کا یہاں کیسے آنا ہوا؟ آپ نے اسے حبشہ آنے کی وجہ بتائی (کہ میں تجارت کے سلسلے میں آیا ہوں) تو اس نے آپ کو ملامت کی اور کہا: کیا یہ سب کچھ طلبِ دنیا اور دنیا کی حرص نہیں ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اے شخص! مجھے اس کام کی رغبت اس لئے ہوئی کیونکہ مجھے تم جیسے لوگوں کی محتاجی ناپسند ہے۔ (موسوعۃ ابن ابی الدنیا، اصلاح المال، 7/450، 451، 454، 456) **پیارے اسلامی بھائیو!** ہمیں بھی چاہئے کہ فارغ نہ بیٹھیں اور دوسروں کے آگے ہاتھ نہ پھیلائیں بلکہ کوئی نہ کوئی کام کریں یا ایسا پیشہ اپنائیں جس کے ذریعے اپنی اور اپنے اہلِ خانہ کی ضَروریات کو بآسانی پورا کرسکیں۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے صُوری (Video) اور صَوتی (Audio) پیغامات کے ذریعے دکھیاروں اور غم زدوں سے تعزیت اور بیماروں سے عیادت فرماتے رہتے ہیں، ان میں سے منتخب پیغامات ضرورتاً ترمیم کے ساتھ پیش کئے جارہے ہیں۔

نیک بندوں کا ادب (حکایت)

جامعۃ المدینہ کے استاذ مولانا محمد خلیل عطّاری مدنی کے انتقالِ پُرملال پر تعزیت

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے محمد شفیق صاحب (مرکز الاولیا لاہور)

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ

آپ کے شہزادے محمد خلیل مدنی جنہوں نے 2003ء میں گلستانِ جوہر میں واقع جامعۃ المدینہ سے سندِ فراغت حاصل کی پھر جامعۃ المدینہ کاہنہ نو مرکز الاولیاء (لاہور) میں ناظم و مدرّس رہے، نیپال میں بھی جامعۃ المدینہ میں دورۂ حدیث پڑھانے گئے اور تاحال حدیث شریف کی تدریس کررہے تھے، 15 شعبانُ المعظّم 1439ھ کو بائیک ایکسیڈنٹ کی وجہ سے سخت دِماغی چوٹ آئی اور باقاعدہ ہوش میں نہ آسکے اور یہی چوٹ 22 شعبانُ المعظّم 1439 سنِ ہجری بروز بدھ بعمر اکتالیس سال اِن کے انتقالِ پُرملال کا سبب بنی، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن۔ میں آپ سے، اِن کی امّی جان سے، ان کے دو بچوں جعفر عطاری اور اُمِّ حبیبہ عطّاریہ سے اور سبھی سوگواروں سے تعزیت کرتا ہوں۔ اللہ پاک آپ سب اور مرحوم کے بچوں کی امّی کو صبر اور اس پر اجر عطا فرمائے۔ مرحوم خلیل مدنی کے ایصالِ ثواب کے لئے ایک مدنی پھول پیش کرتا ہوں: حضرت سیِّدنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بیماری کی وجہ سے ٹیک لگائے ہوئے تھے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی خدمت میں حضرت ابراہیم بن طہمان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن کا ذکرِ خیر ہوا تو فوراً سیدھے بیٹھ گئے اور فرمانے لگے: صالحین اور نیک بندوں کے تذکرے کے وقت ٹیک لگا کر بیٹھنا مناسب نہیں۔

(الآداب الشرعیۃ، ص446)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نگرانِ شوریٰ مولانا عمران عطّاری کے چچا کے انتقال پر تعزیت

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران حاجی محمد عمران عطاری مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی کے چچا جان حاجی انور خانانی کے انتقال کی خبر ملنے پر براہِ راست (Live) مدنی مذاکرے میں ان کے لواحقین اور نگرانِ شوریٰ سے تعزیت کی اور مرحوم کے لئے دُعائے مغفرت فرمائی۔

تعزیت وعیادت کے مختلف پیغامات

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے صُوری پیغامات (Video Messages) کے ذریعے ◆حاجی اشتیاق عطاری سے ان کے بیٹے محمد بلال (لالہ موسیٰ، باب المدینہ کراچی) ◆حافظ محمد نعمان سے عشاء افتخار عطاریہ (راولپنڈی) ◆محمد شفیع عطاری سے ان کے والد محمد سمیع عطاری (واہ کینٹ)

ظہیر عطاری سے ان کی والدہ (خلیجی ملک) محمد عمران سے ان کی والدہ نور النساء (زم زم نگر، حیدرآباد) محمد شفیق عطاری سے ان کی بھتیجی بنتِ اکرم عطاریہ (اورنگی ٹاؤن، باب المدینہ کراچی) خاور صغیر عطاری سے ان کے والد صغیر عطاری محمد شکیل چمبڑ سے ان کی والدہ اُمِّ شکیل محمد سلیم سے ان کی صاحبزادی صائمہ عطاریہ (رحیم یار خان) حاجی محمد اکرم و برادران سے ان کے والد اور حاجی محمد علی رضا کے مدنی منّے حسن رضا کے نانا جان شمس الدّین راشد عطاری و برادران سے ان کے والدِ محترم (رحیم یار خان) حنظلہ عطاری سے ان کے والد محمد عابد عطاری (گجرات) اور عصمت اللہ عطاری سے ان کے صاحبزادے قاری حمید اللہ عطاری (خیبر پختون خواہ) کے انتقال پر تعزیت فرمائی اور لواحقین کو صبر کی تلقین فرماتے ہوئے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کی نیت سے تقسیمِ رسائل اور مدنی قافلے میں سفر کرنے کی ترغیب دلائی۔ نیز

اپنے صُوری پیغام (Video Message) کے ذریعے محمد عمران سے ان کے بچوں کی امّی اُمِّ اریبہ کی عیادت فرمائی اور دعائے صحت فرماتے ہوئے اِنہیں صبر و ہمت سے کام لینے کی ترغیب دلائی۔

گرمی سے پٹھوں میں کھچاؤ

ابتدائی طبّی امداد

ڈاکٹر کامران اسحٰق عطاری*

گرمیوں کے موسم میں پٹھوں میں از خود کھچاؤ یا اکڑن پیدا ہو جاتی ہے جو کہ کافی تکلیف دہ ہوتی ہے۔

وجوہات

گرم ماحول میں سخت کام یا ورزش کرنے سے پسینے کے اخراج کی وجہ سے جسم میں پانی اور نمکیات کی کمی کے سبب ایسا ہوتا ہے۔

متأثرہ پٹھے

اس کیفیت میں ویسے تو جسم کے تمام ان پٹھوں پر اثر ہوتا ہے جو گرمی میں زیادہ استعمال ہوتے ہیں لیکن بالخصوص پنڈلی، بازو، کندھے، پیٹ، اور کمر پر زیادہ اثر ہوتا ہے۔

احتیاطیں اور فوری حل

(1) نمکیات ملا پانی یا جوس استعمال کریں۔

(2) تھوڑی دیر کسی ٹھنڈی جگہ پر آرام کریں۔

(3) ہلکی ورزش کریں جس میں متأثرہ حصّے کی مختلف انداز میں حرکت اور مساج شامل ہو۔

(4) اکڑن اور درد ختم ہونے کے بعد مکمل آرام کریں، فوراً کام کرنا شروع نہ کردیں۔

نوٹ اگر اکڑن اور درد برقرار رہے تو ڈاکٹر سے رجوع کریں۔

* مستشفیٰ (کلینک) فیضانِ مدینہ، باب المدینہ، کراچی

کاشف شہزاد عطاری مدنی*

ملیریا کیا ہے؟ ملیریا ایک ایسا بُخار ہے جو خاص قسم کے مادہ مچھر کے کاٹنے سے ہوتا ہے اور اس دوران انسانی خون میں جراثیم منتقل کر دیتا ہے۔ متأثرہ مچھر کے کاٹنے کے دو تین دن سے لے کر 3 مہینے کے اندر ملیریا کی علامات ظاہر ہو سکتی ہیں۔ بالخصوص موسمِ گرما میں ملیریا کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ اس مَرَض کا علاج نہ صرف ممکن بلکہ قدرے آسان ہے مگر یہ بگڑ جائے تو جان لیوا بھی ثابت ہو سکتا ہے۔

تیزی سے عام ہونے والی بیماری ملیریا دنیا بھر میں اور بالخصوص ترقی پذیر ممالک میں تیزی سے عام ہونے والی بیماری ہے۔ ایک اندازے کے مطابق ہر سال پاکستان سمیت دنیا بھر میں بیسیوں لاکھ لوگ ملیریا سے متأثر ہوتے ہیں جن میں سے کئی لاکھ اَفراد موت کے گھاٹ اُتَر جاتے ہیں۔

ملیریا سے ہونے والے نقصانات ملیریا سے جگر اور گُردوں اور دِماغ کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اگر اس کا بَروقت علاج نہ کروایا جائے تو خون کی شدید کمی ہو سکتی اور جان بھی جا سکتی ہے۔ بالخصوص حامِلہ خواتین اور بچّوں کے لئے ملیریا زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔

ملیریا سے بچاؤ کے لئے حفاظتی تدابیر گھر میں اور گھر کے اِردگرد اُن جگہوں کی صفائی رکھیں جہاں مچھر انڈے دے سکتے ہیں مچھروں سے بچنے کے لئے دروازوں اور کھڑکیوں پر باریک جالی لگوائیں باقاعدگی سے مچھر مار دوا کا اسپرے کروائیں پانی کی نِکاسی کے نظام کو درست رکھیں مچھروں کی افزائش ٹھہرے ہوئے پانی میں ہوتی ہے لہٰذا جہاں پانی کھڑا ہو وہاں جراثیم کُش ادویات پانی میں ڈال دیں۔

مچھر مار ذرائع کے استعمال میں احتیاط مچھر مارنے یا ان سے حفاظت کے لئے جو اسباب اختیار کئے جاتے ہیں ان کے استعمال میں اِعتِدال اور احتیاط ضَروری ہے۔ مثلاً مچھر مارنے کے لئے سوتے وقت کمرہ بند کرکے کوائل (Mosquito Coil) جلانا صحت کے لئے نقصان دِہ ہے۔ بالخصوص سانس کے مریض کوائل کے استعمال سے پرہیز فرمائیں۔ کوائل کے استعمال کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ سونے سے ایک دو گھنٹے قبل کمرہ بند کرکے کوائل جلائیں اور پھر سوتے وقت اس کمرے میں جاکر کوائل کو بجھا کر کمرہ کھول دیں۔ مختلف قسم کے مچھر مار اسپرے وغیرہ کرنے میں بھی احتیاطی تدابیر اختیار فرمائیں۔ مچھروں سے حفاظت کے لئے اگر جسم پر کوئی لوشن (Lotion) لگانا ہو تو کسی اچھی کمپنی کا لگائیں تاکہ اس کے مُضِر اثرات (Side Effects) سے جِلد کو نقصان نہ پہنچے۔ مچھروں سے حفاظت کا بہترین طریقہ مچھر دانی کا استعمال ہے۔

ملیریا کی علامات ملیریا کا بُخار سردی دے کر آتا اور پسینہ دے کر جاتا ہے یعنی جب بخار چڑھتا ہے تو کپکپی طاری ہوتی ہے اور جب اُترتا ہے تو پسینہ آتا ہے۔ چند مزید علامات یہ ہیں: منہ کا ذائقہ کڑوا ہو جانا، جسمانی کمزوری، جسم میں درد، پٹّھوں میں کِھنچاؤ، ہاضِمہ خراب ہونا، اُلٹیاں، سردرد، ڈائریا، پٹّھوں میں درد، کھانسی اور گھبراہٹ وغیرہ۔

متفرق مدنی پھول ملیریا کے مریض کو زیادہ سے زیادہ آرام کرنا چاہئے اِنجیر کا گُودا بخار کے دَوران مریض کے منہ کو خشک نہیں ہونے دیتا ملیریا کے جراثیم سے متأثرہ خون لگوانے کی وجہ سے بھی یہ بیماری ہو سکتی ہے لہٰذا ضَرورت پڑنے پر صرف کسی مستند بلڈ بینک (Blood bank) سے ہی خون حاصل کریں۔

(1) اس مضمون کی طبّی تفتیش "مجلس طبّی علاج (دعوتِ اسلامی)" کے ڈاکٹر محمد کامران اسحاق عطاری نے فرمائی ہے۔ (2) تمام علاج اپنے طبیب (Doctor) کے مشورے سے ہی کیجئے

* ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

ملیریا کے گھریلو اور روحانی علاج

ملیریا کے 3 گھریلو علاج 1 سِیاہ نَمک اور سیاہ مِرْچ ایک ایک پاؤ جبکہ میٹھا سوڈا 50 گرام لے کر مکس کرکے ان کا سفوف (Powder) بنالیں۔ دن میں تین مرتبہ کھانے کے بعد پانی کے ساتھ ایک سے تین ماشہ کی مقدار میں استِعمال فرمائیں۔ ملیریا اور عام بخار کے علاج کیلئے مفید ہے۔ ملیریا کے موسم میں اگر بچّوں کو تھوڑا تھوڑا چٹاتے رہیں تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بچے ملیریا سے محفوظ رہیں گے۔ 2 ایک چمچ دار چینی کا پاؤڈر، ایک چمچ شہد اور چٹکی بھر کالی مرچ کو گرم پانی میں گھول کر روزانہ پینا ملیریا کے علاج کے لئے فائدہ مند ہے۔ 3 خُشک دھنیا اور سونٹھ ہم وزن ملاکر روزانہ تین بار پانی سے پھانک لیں۔

روحانی علاج یَا غَفُوْرُ کاغذ پر تین بار لکھ (یا لکھوا) کر پلاسٹک کوٹنگ کرکے چمڑے یا ریگزین یا کپڑے میں سی کر گلے میں ڈال یا بازو پر باندھ دیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ملیریا سمیت ہر قسم کے بُخار سے نجات ملے گی۔

بخار محشر کی آگ سے بچائے گا میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ملیریا میں جسمانی تکلیف ضَرور ہے مگر اُخروی فائدے بھی بے شمار ہیں، لہٰذا گھبرا کر شِکوہ وشکایت کرنے کے بجائے صَبْر کرکے اَجر کمانا چاہئے۔ چنانچہ حضور تاجدارِ رِسالت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک مریض کی عیادت فرمائی تو فرمایا: تجھے بشارت ہو کہ بے شک اللہ تَعَالٰی فرماتا ہے: بخار میری آگ ہے میں اسے اپنے مؤمن بندے پر دنیا میں اس لئے مُسلّط کرتا ہوں تاکہ قیامت کے دن اس کی آگ کا حصّہ (یعنی بدلہ) ہو جائے۔ (ابنِ ماجہ، 4/105، حدیث:3470)

بخار کو بُرا نہ کہو سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم حضرت سیّدَتُنااُمِّ سائب رضی اللہ تعالٰی عنہا کے پاس تشریف لے گئے۔ فرمایا: تمہیں کیا ہو گیا ہے جو کانپ رہی ہو؟ عرض کی: بُخار آگیا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس میں بَرَکت نہ کرے۔ اِس پر سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بخار کو بُرا نہ کہو کہ یہ تو آدمی کی خطاؤں کو اس طرح دور کرتا ہے جیسے بھٹّی لوہے کے میل کو۔ (مسلم، ص1068، حدیث:6570)

مفسرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اور بیماریاں ایک یا دو عُضْو کو ہوتی ہیں مگر بخار سَر سے پاؤں تک ہر رَگ میں اثر کرتا ہے، لہٰذا یہ سارے جسم کی خطاؤں اور گناہوں کو مُعاف کرائے گا۔ (مراٰۃ المناجیح، 2/413)

یہ ترا جسم جو بیمار ہے تشویش نہ کر
یہ مَرَض تیرے گناہوں کو مٹاجاتا ہے

مَدَنی مشورہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" مارچ 2017ء کے شمارے کے صفحہ 20 پر عام بخار سے متعلق کچھ معلومات اور بخار کے فضائل وغیرہ پیش کئے گئے تھے، اس مضمون کا مطالعہ بھی فائدے سے خالی نہ ہوگا۔

اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں ملیریا سمیت تمام چھوٹے بڑے امراض کی ہلاکت خیزیوں سے محفوظ فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

گنّے کا رَس

محمد عمر فیاض عطاری مدنی*

ماحولیاتی تبدیلیوں کے باعث گرمی کے موسم میں پیاس کی شدت بڑھ جاتی اور پسینہ زیادہ آتا ہے، ایسے میں اگر گنے کا جوس پی لیا جائے تو گویا جان میں جان آجاتی ہے۔ گنے کا رَس "پاکستان کا قومی مشروب" ہے۔ اس کے استعمال سے نہ صرف گرمی دور ہوتی ہے بلکہ بہت سے طبّی فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں۔ یاد رکھئے! گنے کا جوس انرجی ڈرنکس کا بہترین متبادل (Substitute) ہی نہیں بلکہ ان سے ہزار درجہ اچّھا اور فائدہ مند ہے۔

گنے کے رس (Sugarcane juice) کے فوائد

💧یرقان میں مبتلا مریضوں کے لئے گنے کا رس کسی اِکسیر (نہایت مفید) سے کم نہیں کیوں کہ یہ جسم میں گلوکوز (Glucose) کی سطح کو مطلوبہ حد تک پہنچا کر صحت کی جلد بحالی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ 💧یہ گلے میں خراش اور نزلہ کا بہترین علاج ہے۔ 💧پیشاب کی نالی کی جلن اور سوزش کا قدرتی علاج ہے۔ 💧گنے کے رس میں پایا جانے والا کیلشیم (Calcium) ہڈیوں کی مضبوطی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ 💧گنے کا رس بخار کی شدت کو توڑتا اور بخار کے دوران جسم میں کم ہونے والے پروٹینز دوبارہ بناتا ہے۔ 💧خون کی کمی کے شکار افراد کے لئے بہت مفید ہے۔ 💧جگر اور گردے کی صفائی کرتا، پتھری کو دور کرتا اور ان کے کام کرنے کی قوت (Power) کو بڑھاتا ہے۔ 💧گنا اگر دانتوں سے چھیل کر چوسا جائے تو اس سے دانتوں اور مسوڑوں کی اچھی طرح ورزش ہوجاتی ہے۔ 💧گنے کا جوس لذیذ اور ہاضمہ دار ہوتا ہے بالخصوص جب اس میں لیموں اور ادرک کا اضافہ کرلیا جائے تو زیادہ لذیذ ہوجاتا ہے۔ 💧پٹھوں (Muscles) کی مضبوطی کو برقرار رکھنے کے لئے ضروری قدرتی گلوکوز کی فراہمی کا بہترین ذریعہ ہے۔ 💧اس میں قدرتی طور پر الکلوی نامی جز شامل ہوتا ہے جو انسانی جسم کو غدود اور چھاتی کے کینسر سے لڑنے کے قابل بناتا ہے۔ 💧قبض، گیس اور معدے کے زخم دور کرنے میں بھی گنے کا رس مفید ہے۔ 💧گنے کا رس دانتوں کو پیلا ہونے سے روکتا ہے۔ 💧خشک کھانسی اور بلغم دور کرتا ہے۔ 💧کیل مہاسوں کو دور کرتا اور جِلد (Skin) کو تروتازہ رکھتا ہے۔ 💧روزانہ گنے کا رس چہرے پر ملنے سے قبل اَز وقت جھریاں نہیں پڑتیں۔ 💧زخموں کو جَلد بھرنے میں معاون ہونے کے ساتھ ساتھ قوتِ مدافعت اور ذہنی صلاحیتوں کو بڑھاتا ہے۔ 💧یہ مشروب بدن سے زہریلی کثافتیں نکال کر پیٹ کی گرمی اور جلن کو دور کرتا ہے۔ **مدنی پھول** گنے کا رس خریدتے وقت بہتر ہے کہ بغیر برف کے خریدیئے اگرچہ کچھ روپے زیادہ ہی دینے پڑیں۔ یوں خالص رس ملے گا پھر حسبِ ذائقہ نمک، لیموں اور برف وغیرہ ملالیجئے۔ **احتیاط** 💧شوگر کے مریض گنے کا رس پینے سے پرہیز کریں 💧گنے کا رس بہت سی بیماریوں سے ضرور بچاتا ہے لیکن آج کل رس نکالنے والی مشینوں کی عدمِ صفائی کے باعث ان میں لگنے والا زنگ فوائد کے بجائے بیماریوں کو دعوت دیتا ہے۔ لہٰذا گنے کا رس وہاں سے خریدیں جہاں گاہکوں کے لئے استعمال ہونے والے برتنوں اور رس نکالنے والی مشین کی صفائی کا خاص خیال رکھا جاتا ہو۔

نوٹ: کسی بھی نسخے کے استعمال سے پہلے اپنے طبیب سے ضرور مشورہ کیجئے۔
(یہ مضمون ایک ماہر حکیم صاحب سے بھی چیک کروایا گیا ہے)

* ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

علمائے کرام اور دیگر شخصیات کے تأثرات (اقتباسات)

(1) پیر سیّد ساجد صدیق شاہ بخاری صاحب (زیب آستانہ عالیہ حضرت مُلّا قائد شاہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ): "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے چند مقامات کے مطالعے کا شرف ملا۔ اسے علمی، معنیٰ خیز اور دلچسپ معلومات سے بھرپور پایا۔ کافی نئی اَبحاث پڑھنے کو ملیں۔ اسے پڑھنے کے بعد ہر ماہ پڑھنے کا ارادہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں عوامِ اہلِ سنّت کو فَعّال و مُتحرک کرنے کیلئے بہترین اِقدام ہے۔ اللہ ربُّ العزّت سے دُعا گو ہوں کہ دعوتِ اسلامی اور بانیِ دعوتِ اسلامی کا سایہ عوامِ اہلِ سنّت اور علمائے اہلِ سنّت پر تا دمِ زیست قائم و دائم رکھے۔ اٰمین (2) مولانا محمد عرفان الحق نقشبندی صاحب (مہتمم دارالعلوم حنفیہ رضویہ، سیمنٹ فیکٹری ڈیرہ غازی خان): "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے مضامین بالاستیعاب پڑھتا ہوں، خصوصاً دینی مسائل جس آسان اور تحقیقی انداز میں بیان کئے جاتے ہیں پڑھ کر دل مدینہ مدینہ ہوجاتا ہے۔ اللہ تعالٰی امیرِ اہلِ سنّت کا سایہ ہم پر تاقیامت قائم رکھے۔ اٰمین (3) مولانا محمد طاہر اکبری گولڑوی صاحب (جامعہ انوارِ مصطفٰے، چک کبوتری شریف، ضلع بہاول نگر): "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" سے ہر ماہ فیوض و برکات حاصل کر رہے ہیں۔ ماشاء اللہ انتہائی نفع بخش اور عقائد کی پختگی میں بہت معاون ہے۔ دُعا ہے کہ مولیٰ کریم عَزَّوَجَلَّ امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی عمر اور علم میں برکتیں عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کو ہر میدان میں کامیابی و کامرانی عطا فرمائے۔ اٰمین

اسلامی بھائیوں کے تأثرات (اقتباسات)

(4) "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" بہت اچھا لگتا ہے، اس میں بہت خوبصورت موضوعات ہوتے ہیں، پڑھ کر دل کو سکون ملتا ہے اور کثیر علمِ دین حاصل ہوتا ہے۔ (محمد ساجد عطاری، جامعۃ المدینہ عطار آباد، جیکب آباد، باب الاسلام سندھ) (5) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مجھے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" بہت پسند آرہا ہے، اس سے بہت ساری دینی معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ (حافظ شوکت فریدی سعیدی) (6) "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" بہت اعلیٰ اور پائے کا رسالہ ہے جو ہمیں دین و دنیا دونوں کی سمجھ دیتا ہے۔ (محمد منصور عطاری، باب المدینہ کراچی)

مَدَنی مُنّوں اور مُنّیوں کے تأثرات (اقتباسات)

(7) "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" پڑھ کر بہت اچھا لگا، اس میں علمِ دین کا خزانہ موجود ہے، اس کا سلسلہ "مدنی مذاکرہ" بہترین سلسلہ ہے، میں نے نیّت کی ہے کہ ہر ہفتے کو مدنی مذاکرہ دیکھوں گی۔ (سیّدہ منزہ تاشفین، باب المدینہ کراچی) (8) مجھے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" بہت اچھا لگتا ہے۔ میں اسے شوق سے پڑھتی ہوں، خاص طور پر "روشن مستقبل" اس سے مجھے بہت سے مدنی پھول ملتے ہیں۔ (بنتِ اعظم، بلوچستان) (9) میں نے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" پڑھا۔ مجھے اس میں "روشن مستقبل" اور "مدنی مُنّوں کی کاوشیں" بہت اچھی لگیں۔ (عبداللہ، باب المدینہ کراچی)

اسلامی بہنوں کے تأثرات (اقتباسات)

(10) "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ہر ماہ کا نیا ماہنامہ گزشتہ ماہ کے ماہنامے سے زیادہ اچھا لگتا ہے، "دارُ الافتاء اہلسنّت"، "تفسیرِ قراٰن" اور "مدنی مذاکرے کے سوال جواب" کے سلسلے بہت اچھے لگتے ہیں۔ ہم سب بہن، بھائی اسے بہت شوق سے پڑھتے ہیں۔ (بنتِ احمد، باب المدینہ کراچی) (11) "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" پڑھنے سے علمِ دین حاصل ہوتا ہے اور علمِ دین سیکھنے کا شوق پیدا ہوتا ہے۔ (بنتِ بشیر، سیالکوٹ) (12) "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" بہت اچھا ہے۔ اس سے ہمیں بہت سا علمِ دین حاصل کرنے کا موقع ملتا ہے۔ (بنتِ صدیق)

مفتی ابوالحسن فضیل رضا العطاری

داڑھی کَٹوانے والے کے پیچھے نماز کا حکم

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ جو شخص داڑھی مونڈے یا ایک مٹھی سے کم کرے اس کے پیچھے نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟ راہنمائی فرمائیں۔ سائل: قاری ماہنامہ فیضان مدینہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

پوری ایک مُشت داڑھی رکھنا واجب ہے اور منڈانا یا ایک مٹھی سے کم کروانا دونوں حرام و گناہ ہیں اور ایسا کرنے والا فاسقِ مُعلِن ہے اور فاسقِ مُعلِن کو امام بنانا یا اس کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہِ تحریمی یعنی پڑھنا گناہ ہے اور اگر پڑھ لی ہو تو اس کا اعادہ واجب ہے۔ غُنیۃ میں ہے: "لوقدموا فاسقا یأثمون بناء علی ان کراھۃ تقدیمہ کراھۃ تحریم" یعنی اگر کسی فاسق کو مقدم کیا تو وہ گناہگار ہوں گے اس بناء پر کہ فاسق کو مقدم کرنا مکروہِ تحریمی ہے۔ (غنیۃ المستملی، ص513) فتاویٰ رضویہ میں ہے: "داڑھی منڈانا اور کُتروا کر حدِ شرع سے کم کرانا دونوں حرام و فسق ہیں اور اس کا فسق بِالاِعلان ہونا ظاہر کہ ایسوں کے منہ پر جلی قلم سے فاسق لکھا ہوتا ہے اور فاسقِ مُعلِن کی امامت ممنوع و گناہ ہے" (فتاویٰ رضویہ، 6/505)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

حائضہ کے قرآن سُننے کا شرعی حکم

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ کیا حیض (Menses) کی حالت میں عورت قرآن شریف کی تلاوت سُن سکتی ہے؟ نیز اگر اس نے آیتِ سجدہ سُنی تو اس پر سجدۂ تلاوت لازم ہو گا یا نہیں؟ سائل: اسلامی بہن

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

حائضہ عورت قرآن مجید کی تلاوت سن سکتی ہے، ممانعت صرف قرآن مجید پڑھنے یا اس کو بِلا حائل چھونے کی ہے، سُننے کی کہیں ممانعت نہیں ہے۔ نیز حائضہ عورت نے اگر آیتِ سجدہ سُنی تو اس پر سجدۂ تلاوت واجب نہیں ہوتا کیونکہ آیتِ سجدہ پڑھنے یا سُننے والے پر سجدہ اُس وقت واجب ہوتا ہے جبکہ وہ وجوبِ نماز کا اہل ہو اور حائضہ عورت وجوبِ نماز کی اہلیت نہیں رکھتی یعنی اُس پر نہ ان ایام میں نماز فرض ہوتی ہے اور نہ ہی بعد میں قضاء لازم ہوتی ہے۔

فتاویٰ تاتارخانیہ میں ہے: وکل من لا یجب علیہ الصلاۃ و لا قضاؤھا کالحائض والنفساء والکافر والصبی والمجنون فلا سجود علیھم وکذالک الحکم فی حق السامع، من کان اھلا لوجوب الصلاۃ علیہ یلزمہ السجدۃ بالسماع ومن لایکون اھلا لایلزمہ یعنی جس شخص پر نہ نماز فرض ہو اور نہ اس کی قضاء فرض ہو اس پر سجدۂ تلاوت بھی واجب نہیں جیسے حیض و نفاس والی عورت، کافر، نابالغ بچہ، پاگل۔ اور یہ ہی حکم سننے والے کے حق میں ہے کہ جو وجوبِ نماز کا اہل ہو گا اُس پر آیتِ سجدہ سُننے سے سجدۂ تلاوت واجب ہو گا اور جو اس کا اہل نہیں اُس پر آیتِ سجدہ سننے سے سجدۂ تلاوت بھی واجب نہیں ہو گا۔ (فتاویٰ تاتارخانیہ، 2/466)

بہارِ شریعت میں صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: حَیض و نفاس والی عورت کو قرآنِ مجید پڑھنا دیکھ کر، یا زبانی اور اس کا چھونا اگرچہ اس کی جلد یا چولی یا حاشیہ کو ہاتھ یا انگلی کی نوک یا بدن کا کوئی حصہ لگے یہ سب حرام ہیں۔ (بہارِ شریعت، 1/379)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

٭دارالافتاء اہلِ سنّت
عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

اے دعوتِ اسلامی
تری دھوم مچی ہے

عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) میں ہونے والے مدنی کام

دارالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) کے اسلامی بھائیوں کا 19 تا 22 شعبان المعظم چار دن کا تربیتی اجتماع منعقد ہوا۔ جس میں مفتیانِ دعوتِ اسلامی سمیت رکنِ شوریٰ حاجی عبدالحبیب عطّاری اور دارالافتاء اہلِ سنت کے دیگر اسلامی بھائیوں نے شرکت کی، تمام شرکا شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بارگاہ میں بھی حاضر ہوئے۔ مجلسِ تاجران کے تحت 11 مئی 2018ء کو سنتوں بھرا اجتماع منعقد ہوا، نگرانِ شوریٰ مولانا محمد عمران عطّاری مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی نے سنتوں بھرا بیان فرمایا جبکہ مجلسِ رابطہ، مجلسِ رابطہ برائے تاجران اور مجلس نشرو اشاعت کو مدنی مشورے میں مدنی پھولوں سے نوازا۔ مجلسِ مکتوبات و تعویذاتِ عطّاریہ کے تحت ذمہ داران اور مدنی عملے کا مدنی حلقہ ہوا جس میں نگران مجلس نے عاشقانِ رسول کی تربیت فرمائی۔

مدنی مرکز سردارآباد (فیصل آباد) میں ہونے والے مدنی کام

تاجران اور شخصیات اسلامی بھائیوں کا مدنی حلقہ ہوا جس میں جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت حضرت مولانا الحاج عبید رضا عطّاری مدنی مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی نے عاشقانِ رسول کو مدنی پھولوں سے نوازا۔ اس موقع پر نگرانِ پاک انتظامی کابینہ حاجی محمد شاہد عطّاری بھی موجود تھے۔

مساجد و مدرسۃ المدینہ آن لائن کا افتتاح

مجلس خدّام المساجد کے تحت گزشتہ دنوں ان مساجد کا افتتاح ہوا: جامع مسجد اُمِّ حسان باغِ ملیر باب المدینہ کراچی جامع مسجد فیضانِ فاطمہ اورنگی ٹاؤن باب المدینہ کراچی جامع مسجد فیضانِ غوث اعظم بدھنی گوٹھ ہاکس بے روڈ باب المدینہ کراچی جامع مسجد فیضانِ میلاد صابری چوک اورنگی ٹاؤن باب المدینہ کراچی جامع مسجد فیضانِ امیرِ اہلِ سنّت اورنگی ٹاؤن باب المدینہ کراچی جامع مسجد جیلانی قادری سکھر جامع مسجد فیضانِ جمالِ مصطفیٰ ملاح گوٹھ قاسم آباد حیدر آباد جامع مسجد فیضانِ بغداد قاسم آباد حیدرآباد جامع مسجد گلشنِ مدینہ مصطفیٰ آباد جامع مسجد فیضانِ صدّیق اکبر باگڑیاں پنجاب جامع مسجد فیضانِ آمنہ سبزہ زار جامع مسجد زبیدہ بند روڈ لاہور جامع مسجد فیضانِ مدینہ وجامعۃ المدینہ قادر ایونیو ہالہ ناکہ حیدرآباد۔ نیز باغ بان پورہ مرکزالاولیاء لاہور نوشہرہ پنجاب پاکستان اور جبل پور ہند میں "جامع مسجد فیضانِ امیر معاویہ" کا سنگِ بنیاد رکھا گیا۔ رکنِ شوریٰ حاجی یعفور رضا عطّاری نے اسلام آباد کے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں مدرسۃ المدینہ آن لائن کا افتتاح کیا اور سنتوں بھرا بیان فرمایا جس میں سینیٹر چوہدری محمد تنویر اور دیگر اسلامی بھائیوں نے شرکت کی۔

مجلس مزاراتِ اولیاء کے مدنی کام

حضرت مولانا محمد سعید احمد قادری چشتی علیہ رحمۃ اللہ القوی (زم زم نگر حیدرآباد) پیر سید حیدر شاہ مست قلندر علیہ رحمۃ اللہ الاکبر (پناگ شریف، کوٹلی کشمیر) حضرت بابا کملا بادشاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (نکیال کشمیر) حضرت بابا احمد الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (چشتیاں، پنجاب) سید خواجہ معصوم شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (بہوٹی، واہ کینٹ) حضرت بابا صدر الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (اٹک) کے سالانہ عرس مبارک کے موقع پر مجلس مزاراتِ اَوْلیا کے تحت قراٰن خوانی، اجتماع ذکر و نعت، 12 مدنی قافلوں، 20 مَدَنی حلقوں، 25 سے زائد چوک درس اور دیگر مَدَنی کاموں کا سلسلہ رہا۔

مختلف شعبہ جات کی مدنی خبریں

مجلس ڈاکٹر کے تحت پنجاب انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی (مرکزالاولیاء لاہور) میں عظیم الشان سنتوں بھرے

اجتماع کا انعقاد ہوا جس میں کثیر تعداد میں ہارٹ اسپیشلسٹ ڈاکٹرز (Heart Specialist Doctors) نے شرکت کی۔ ■ مجلس شعبۂ تعلیم کے تحت اِن مقامات پر سنتوں بھرے اجتماعات کا سلسلہ ہوا: ■ پنجاب یونیورسٹی مرکزالاولیاء لاہور ■ کامسیٹس یونیورسٹی مرکزالاولیاء لاہور ■ یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی مرکزالاولیاء لاہور ■ یونیورسٹی آف سینٹرل پنجاب ■ مہران یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی جامشورو ■ مہران آرٹس کونسل زم زم نگر حیدرآباد ■ گورنمنٹ خواجہ صفدر میڈیکل کالج ضیاکوٹ (سیالکوٹ) جبکہ سردارآباد (فیصل آباد) کے بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن میں ڈپٹی سیکریٹری کے دفتر میں مدنی حلقہ لگایا گیا۔ ■ مجلس حج و عمرہ کے تحت سرکاری طور پر وزارتِ مذہبی امور کے زیرِ انتظام قائد اعظم میڈیکل کالج بہاولپور، زرعی یونیورسٹی سردار آباد (فیصل آباد)، رحیم یار خان اور اوکاڑہ میں حج تربیتی اجتماعات کا سلسلہ ہوا جن میں مبلغینِ دعوتِ اسلامی اور سرکاری ماسٹر ٹرینرز نے عازمینِ حج کو مناسکِ حج کی تربیت دی۔ ■ مجلسِ رابطہ کے تحت مدنی مرکز فیضانِ مدینہ گلزارِ طیبہ (سرگودھا) میں مدنی حلقہ لگایا گیا جس میں رکنِ شوریٰ وقار المدینہ عطّاری نے اراکینِ کابینات اور صوبائی ذمہ داران کو مدنی پھول ارشاد فرمائے۔ ■ مجلس تقسیمِ رسائل کے تحت باب المدینہ کراچی، مرکزالاولیاء لاہور اور سردارآباد فیصل آباد کی مختلف مارکیٹوں میں شخصیات سے ملاقاتوں اور رسائل بکس رکھوانے کا سلسلہ رہا جبکہ مجلس کے ذمہ داران کی کاوشوں سے گلگت بلتستان، بلوچستان اور پنجاب کے پسماندہ علاقوں میں قراٰنِ پاک اور مدنی قاعدے تقسیم کئے گئے۔ **مجلس معاونت برائے اسلامی بھائی** دعوتِ اسلامی کے 104 شعبہ جات میں سے ایک شعبہ مجلس معاونت برائے اسلامی بہنیں بھی ہے جس کے مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام اسلامی بہنوں کے محارم اسلامی بھائیوں کی تربیت کے لئے محارم اجتماعات کا انعقاد کرنا ہے۔ مئی 2018ء میں پورے پاکستان میں 129 محارم اجتماعات ہوئے جن میں تقریباً 2034 اسلامی بھائی شریک ہوئے، 665 مدنی انعامات کے رسائل تقسیم کئے گئے جبکہ 323 اسلامی بھائیوں نے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کی۔

اسلامی بہنوں کی مدنی خبریں

مدنی کورسز ● 17 شعبان المعظم 1439ھ سے باب المدینہ (کراچی)، زم زم نگر (حیدرآباد)، مدینۃ الاولیاء (ملتان) اور دارالحکومت اسلام آباد میں قائم اسلامی بہنوں کی مدنی تربیت گاہوں میں مدرّسات اسلامی بہنوں کے لئے جبکہ ● سردار آباد (فیصل آباد)، گلزارِ طیبہ (سرگودھا) اور گجرات میں عام اسلامی بہنوں کے لئے 12 دن کا **"فیضانِ قراٰن کورس"** ہوا ● یکم رمضان المبارک 1439ھ سے باب المدینہ (کراچی)، زم زم نگر (حیدرآباد)، مدینۃ الاولیاء (ملتان)، سردارآباد (فیصل آباد)، گلزارِ طیبہ (سرگودھا)، گجرات اور دارالحکومت اسلام آباد میں 19 دن کا **"مدنی تربیتی کورس"** ہوا۔ اِن مدنی کورسز میں کم و بیش 634 اسلامی بہنوں نے شرکت کی سعادت حاصل کی۔ **مدرسۃ المدینہ للبنات کا سنّتوں بھرا اجتماع** مجلس مدرسۃ المدینہ للبنات کے تحت 10 مئی 2018ء کو مدرّسات اور دیگر ذمہ دار اسلامی بہنوں کا سنتوں بھرا اجتماع ہوا جس میں پردے میں موجود اسلامی بہنوں سے رکنِ شوریٰ قاری محمد سلیم عطّاری نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا۔

مختلف کورسز یکم رمضان المبارک1439ھ سے یوکے میں کم و بیش 76 عرب شریف میں 2 تنزانیہ میں 2 ملائیشیا، کوریا اور جاپان میں 3 عمان اور کویت میں 7 USA اور کینیڈا میں 16 ہند، ایران اور نیپال میں کم وبیش 203 موزمبیق اور موریشس میں 5 اسپین، بیلجیم، اٹلی، ڈنمارک، آسٹریا، فرانس اور ناروے میں کم و بیش 30 مقامات پر 20 دن کے "فیضانِ تلاوتِ قراٰن" کورسز ہوئے۔ جن میں کم و بیش 7325 اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ اسلامی بہنوں کے 63 مدنی انعامات کو زندگی میں عملی طور پر نافذ کرنے کیلئے مئی 2018ء میں ہند میں پرتاپ گڑھ (Pratapgarh) راجستھان جموں کشمیر پونچھ (Punch) راجوڑی (Rajuori) تاج پور مہاراشٹرا نواز نگر آکولہ (Akola) گجرات انجار (Anjar) مرادآباد بھروچ (Bharuch) کانپور (Kanpur) اور یوکے میں لندن لیسٹر (Leicester) اور ہائی وے کمب (High wycombe) میں مدنی انعامات تربیتی اجتماعات کی ترکیب رہی جن میں تقریباً 432 اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ دعوتِ اسلامی کی ذمہ دار اسلامی بہنوں کو سکھانے کیلئے 21 اور 22 اپریل 2018ء کو ممبئی ہند میں 26 گھنٹے کا "مدنی انعامات کورس" ہوا۔

تجہیز و تکفین اجتماعات اسلامی بہنوں کو شرعی طریقے کے مطابق میت کے غسل و کفن کا طریقہ سکھانے کے لئے اپریل 2018ء کو ہند میں چھترپور (Chhatarpur) جبل پور (Jabalpur) حیدرآباد دکن بابا نگر بانو نگر تاڑبن (Tadbun) سمیت کثیر مقامات پر یوکے میں نوٹنگھم (Nottingham) وارنگٹن (Warrington) بلیک برن (Black Burn) اور کئی مقامات پر نیز بنگلہ دیش، کینیا اور اٹلی میں تجہیز و تکفین کے اجتماعات منعقد ہوئے۔ ان اجتماعات میں کم وبیش 1593 اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔

شعبۂ تعلیم کے مدنی کاموں کی جھلکیاں اپریل 2018ء میں شعبۂ تعلیم کے تحت 881 خواتین شخصیات نے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی۔ 642 خواتین شخصیات تک مدنی رسائل پہنچائے گئے۔ 10 خواتین شخصیات کو مدرسۃ المدینہ کے دورے کروائے گئے۔

ملک و بیرونِ ملک اسلامی بہنوں کے مدنی کاموں کا اجمالی جائزہ

مئی 2018ء میں پاکستان، ہند، نیپال، یوکے، عرب شریف، کویت، بحرین، قطر، تنزانیہ، کینیا، یوگنڈا، بنگلہ دیش، ساؤتھ افریقہ، ساؤتھ کوریا، سری لنکا، ملائیشیا، ہانگ کانگ، چائنہ، تھائی لینڈ، انڈونیشیا، عمان، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، امریکہ، کینیڈا، لیسوتھو، بوٹسوانہ، موزمبیق، ملاوی، سویڈن، جرمنی، اٹلی، ناروے، بیلجیم، فرانس، اسپین، آسٹریا اور ہالینڈ سے موصول ہونے والی کارکردگی کا خلاصہ پیشِ خدمت ہے: انفرادی کوشش کے ذریعے مدنی ماحول سے منسلک ہونے والی اسلامی بہنوں کی تعداد 9991 روزانہ گھر درس دینے یا سننے والیوں کی تعداد 78837 روزانہ امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا بیان یا مدنی مذاکرہ سننے والیوں کی تعداد 89453 مدرسۃ المدینہ بالغات کی تعداد 3150 مدرسۃ المدینہ بالغات میں پڑھنے والیوں کی تعداد 37379 ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کی تعداد 9064 ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات میں شُرَکا کی تعداد 331907 ہفتہ وار مدنی دورہ میں شریک اسلامی بہنوں کی تعداد 26646 تربیتی حلقوں کی تعداد 966 تربیتی حلقوں میں شُرَکا کی تعداد 23559 وصول ہونے والے مدنی انعامات کے رسائل کی تعداد 69692 ہے۔

شخصیات کی مدنی خبریں

علمائے کرام سے ملاقاتیں مجلسِ رابطہ بالعلماء والمشائخ کے ذمّہ داران نے گزشتہ دنوں ان علمائے کرام سے ملاقاتیں کیں: ■ شیخ الحدیث والتفسیر مفتی عبدالعلیم سیالوی صاحب (جامعہ نعیمیہ، مرکز الاولیاء لاہور) ■ مفتی محمد عمران حنفی صاحب (مدرّس جامعہ نعیمیہ، مرکز الاولیاء لاہور) ■ صاحبزادہ پیر سید عنایت الحق شاہ صاحب سلطان پوری (ناظمِ جامعہ محمدیہ غوثیہ راولپنڈی) ■ سیّد ساجد صدّیق شاہ صاحب (سجادہ نشین دربار حضرت پیر سید ملّا قائد شاہ صاحب، ڈیرہ غازی خان) ■ مولانا نذیر احمد عباسی صاحب (مہتمم جامعہ امام نورانی پھگواڑی، مری) ■ مولانا محمد فیضان جمیل صاحب (ناظم اعلیٰ دارالعلوم جامعہ فریدی، جام پور) ■ مولانا خلیل احمد سلطانی صاحب (مدرّس دارالعلوم جامعہ فریدی، جام پور) ■ مولانا عبدالغنی قریشی صاحب (مہتمم و مدرس جامعہ قادریہ جمالیہ منورالعلوم، شاہ جمال) ■ ڈاکٹر محمد عمر فاروق نقشبندی صاحب (معروف عالم دین، ڈیرہ غازی خان)

عُلَما و شخصیات کی مدنی مراکز آمد ■ شیخ ایمن یعقوب حَفِظَہُ اللہ (جامعہ ازہر، مصر) ■ شیخ فوزی خطاب حَفِظَہُ اللہ (مدرّس حفظ و عربی لینگوئج، یوکے) ■ شیخ محمود فوزی خطاب حَفِظَہُ اللہ (امام و خطیب جامع مسجد انوار العلوم، یوکے) اور دیگر شافعی علمائے کرام کی مدنی مرکز اسٹیچ فورڈ یوکے آمد ہوئی۔ مبلغِ دعوتِ اسلامی مولانا عبدالنبی حمیدی صاحب نے ان علمائے کرام سے ملاقات کی اور مدنی حلقے میں مدنی پھول بھی بیان کئے۔ ■ ناظمِ دربارِ حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (دہلی، ہند) ڈاکٹر محمد علی نظامی صاحب نے بھی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ اسٹیچ فورڈ یوکے کا دورہ کیا اور تأثرات دیتے ہوئے خدماتِ دعوتِ اسلامی کو خوب سراہا۔ جبکہ ■ خواجہ مسعود جان نقشبندی صاحب کی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ سبّی بلوچستان اور ■ استاذ الجامعۃ الاشرفیہ مولانا مبارک حسین مصباحی صاحب کی جامعۃ المدینہ ٹانڈہ یوپی ہند تشریف آوری ہوئی۔ ■ سیّد قاسم علی شاہ (Motivational Speaker and Professional Trainer) کی عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ (کراچی) آمد ہوئی جہاں انھوں نے مجلسِ رابطہ کے ذمہ داران سے ملاقات اور مدنی مذاکرے میں شرکت کی۔

شخصیات سے ملاقاتیں مجلسِ رابطہ کے اسلامی بھائیوں نے افطار اجتماعات اور دیگر مواقع پر ان شخصیات سے ملاقاتیں کی: ■ ملک ابرار حسین (D.P.O خوشاب) ■ روحیل اصغر (M.N.A) ■ سردار محمد عرفان ڈوگر (M.N.A) ■ وحید عالم خان (M.N.A) ■ مراد راس (M.P.A) ■ عارف خان سندھیلہ (M.P.A) ■ سجاد مَنج (پی ایس او ٹو آئی جی پنجاب) ■ عمران محمود (اے آئی جی آپریشن پنجاب ایس ایس پی) ■ غلام مرتضٰی (ڈائریکٹر ویلفیئر آل پنجاب پولیس) ■ سعید احمد (ڈائریکٹر اسٹیبلشمنٹ وَن پنجاب) ■ جمیل بٹ (پرائیویٹ سیکرٹری ٹو آئی جی پنجاب) ■ زعیم قادری (منسٹر اوقاف اینڈ مذہبی امور) ■ غزالی سلیم بٹ (M.P.A) ■ چوہدری شہباز (M.P.A) ■ ماجد ظہور (M.P.A) ■ سیّد رضا علی گیلانی (منسٹر ہائر ایجوکیشن، M.P.A) ■ محمد لیاقت علی (D.S.P ہیڈ کوارٹر چنیوٹ) ■ چوہدری خالد محمود مارتھ (بزنس پارٹنر پروجیکٹ دی مال آف سرگودھا) ■ چوہدری عبدالغفور جٹ (چیئرمین میونسپل کمیٹی لالیاں) ■ رانا منور غوث خان (M.P.A) ■ میاں جمیل (سیکرٹری ٹو اسپیکر پنجاب اسمبلی) ■ سردار اکبر ناصر (چیف سیکورٹی آفیسر پنجاب اسمبلی) ■ ڈاکٹر حماد سرور (ڈپٹی سیکرٹری ہائر ایجوکیشن) ■ کمال مان (ڈپٹی سیکرٹری اسٹیبلشمنٹ) ■ میر سہیل الرحمٰن بلوچ (کمشنر سبّی) ■ ملک محمد عبدالرحمٰن اعوان (ڈی ایس پی نوشہرہ) ■ طارق مسعود یاسین (ایڈیشنل آئی جی) ■ خرم علی شاہ (ڈی آئی جی اسٹیبلشمنٹ) ■ محمد اسلم (ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ C.I.A زم زم نگر حیدر آباد)۔ ان شخصیات کو مکتبۃ المدینہ کی چھپی ہوئی کتاب "فیضانِ رمضان" اور "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے شمارے تحفے میں پیش کئے گئے۔

امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے تحریری مدنی گلدستے

دعائے عطار: یاربَّ المصطفیٰ جل جلالہ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم جو بھی عاشقِ رسول جامعۃُ المدینہ سے درسِ نظامی کی سعادت حاصل کرے اس کو اور اس کے صدقے میں سارے گھرانے کو اور آئندہ نسلوں کو بھی بے حساب مغفرت سے مشرف فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

Department's Location

دعوتِ اسلامی کی آفیشل ویب سائٹ پر موجود ویب لوکیشن کا تعارف:

- پاکستان بھر میں ہونے والے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کے مقامات کی تفصیلات
- پاکستان کے دور دراز علاقوں میں قائم مدارس المدینہ کے مقامات کی تفصیلات
- زیورِ علمِ دین سے آراستہ کرنے والی جامعات المدینہ کے مقامات کی تفصیلات
- دکھیاری امت کی غمخواری میں کوشاں تعویذاتِ عطاریہ کے بستوں کی معلومات

www.dawateislami.net/map

I.T DEPARTMENT

عطاریوں کے لئے بشارت

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْم، اَمَّا بَعْد!

اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ! جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے، اپنے دل میں پیارے محبوب کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبت کے چشمے پھوٹتے محسوس کئے ہیں۔ عشقِ رسول کا جام مجھے میرے غوثِ پاک نے پلایا، میرے اعلیٰ حضرت نے پلایا رحمۃ اللہ تعالٰی علیہما، اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ! مجھ پر یہ خصوصی فیضان ہے کہ مجھے سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے، انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے، تمام صحابۂ کرام سے، تمام اہلِ بیتِ اَطہار خصوصاً شہدائے کربلا سے بڑا پیار ہے رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین، اولیاء کرام رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم سے بڑی محبت ہے خصوصاً غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے میں بڑی عقیدت رکھتا ہوں، اللہ پاک کی رحمت سے ساداتِ کرام کا احترام میں اپنی نَس نَس میں پاتا ہوں اور میں اُمید کرتا ہوں کہ اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ جو میرے ذریعے غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا مُرید ہو گا، عطاری بنے گا اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ وہ کبھی بھی، کبھی بھی، کبھی بھی میٹھے آقا، محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم، تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام، تمام اہلِ بیتِ اَطہار بشمول مولا مشکل کُشا علی المرتضیٰ شیرِ خدا اور حَسَنَینِ کریمین اور تمام صحابۂ کرام بشمول حضرت سیِّدُنا امیرِ معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین، ان پاک ہستیوں سے غداری نہیں کر سکتا بلکہ جو کسی دوسرے جامع شرائط شیخ کا مُرید ہو گا اور میرے سلسلے میں طالب ہو گا اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ وہ بھی ان پاک ہستیوں کا کبھی بھی باغی نہیں بنے گا۔

دعائے عطار یا اللہ پاک! میرے کہے کی لاج رکھ لے، میرے مولیٰ! 25 رمضان المبارک 1439 ہجری کو میں نے حُسنِ ظن کی بنا پر یہ چند کلمات نگرانِ شوریٰ حاجی عمران عطاری کے مطالبے پر عرض کئے ہیں، اے اللہ! میری لاج رکھ لے کہ ایسا ہی ہو، ہم عمر بھر انبیاء کرام علیہم السلام کی، صحابۂ کرام علیہم الرضوان کی، اولیاء کرام علیہم رحمۃ السلام کی محبتوں کا دم بھرتے رہیں، سرکارِ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے گُن گاتے رہیں، اسی پر ہمارا خاتمہ ایمان کے ساتھ ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی تقریباً دنیا بھر میں 104 سے زائد شعبہ جات میں دینِ اسلام کی خدمت کے لئے کوشاں ہے۔